قانون وانصاف کمیشن

قانون فہمی

(جلد پنجم)

قانون وانصاف کمیشن، حکومتِ پاکستان
سپریم کورٹ بلڈنگ
اسلام آباد

فون نمبر: 9220483

فیکس نمبر: 9214416

ای میل: ljcp@ljcp.gov.pk

ویب سائٹ: www.ljcp.gov.pk

فہرست موضوعات

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
8	پیش لفظ	1
10	مال میں بے جا مجرمانہ تصرف	2
13	وصیت نامہ تلف کرنے کی سزا	3
14	قومی آفات کے انتظام کے آرڈیننس مجریہ ۲۰۰٦ء کے تحت کمیشن کا قیام اور اس کے اختیارات و کارہائے منصبی	4
15	واقعات جن کا ثابت کرنا عدالت کیلئے ضروری نہیں	5
17	آمدنی کا گوشوارہ	6
19	غلاموں کی خرید و فروخت کی ممانعت	7
20	تحفظ برائے اجتماعی املاک اقلیت	8
22	غیر ملکی افراد کی رہائش کے حوالے سے ہوٹل وغیرہ کے مالکان کی ذمہ داریاں	9
24	پاکستان ریلوے پولیس کی تشکیل اور کارہائے منصبی	10
25	سول مسلح فورسز کے اراکین کی شہادت، مستقل معذوری یا زخمی ہونے پر معاوضے کی ادائیگی کے قواعد، ۲۰۰٦ء	11
28	صوبہ سندھ میں پلاسٹک بیگ بنانے، فروخت اور استعمال کی ممانعت کا آرڈیننس، ۲۰۰٦ء	12
29	پرائیوٹ سیکیورٹی کمپنیز آرڈیننس، ۲۰۰۱ء	13
35	سرکاری وکیل	14
37	صوبہ سندھ میں لازمی پرائمری تعلیم کا قانون، ۲۰۰۱ء	15

16	انتباہ تمباکونوشی کی چھپائی کا قانون	40
17	ماہی گیری کا قانون	41
18	پرائیویٹ فوجی تنظیموں کے خاتمے اور ممانعت کا قانون	43
19	دماغی صحت کی وفاقی اتھارٹی اور اس کے کارہائے منصبی	44
20	انصاف تک رسائی میں ترقی سے متعلق فنڈ کے قواعد مجریہ ۲۰۰۲ء	48
21	معلمین حج کے کارندہ کے طور پر کام کرنے کی ممانعت کا قانون مجریہ ۱۹۸۰ء	50
22	انتخابات کے انعقاد سے متعلق طریقہ کار کا قانون	51
23	مختلف قوانین میں عمر کی حد	57
24	زرعی ترقیاتی بینک کا قانون مجریہ ۱۹۶۱ء	60
25	دیت، ارش اور ضمان کی ادائیگی سے متعلقہ فنڈ کے قواعد	62
26	بے بنیاد الزامات پر مشتمل مقدمات اور انکی سزا	64
27	بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام آرڈیننس ۲۰۰۹ء	65
28	مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۴۹۱ کے تحت معاہدہ کی خلاف ورزی کی سزا	67
29	مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۸۹ (الف) کے تحت مصالحت	68
30	حکومتی اسٹام کی تلبیس اور سزا	69
31	فریقین مقدمہ کی حاضری اور نتیجہ غیر حاضری	71
32	مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت سرکاری ملازمین سے سرزد ہونے والے جرائم اور ان کی سزا	75
33	خیانت مجرمانہ اور اسکی سزا	77
34	پولیس آرڈر کے تحت سرزد ہونے والے جرائم اور انکی سزا	79
35	ریلوے ریگولیٹری اتھارٹی آرڈیننس ۲۰۰۲ء کے تحت جرائم اور انکی سزا	81
36	دماغی صحت آرڈیننس ۲۰۰۲ء کے تحت جرائم اور انکی سزائیں	83

37	جیل میں قیدیوں سے سرزد ہونے والے جرائم اور انکی سزا	85
38	دارالخلافہ اسلام آباد کے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے انضباط اور ترویج کا قانون مجریہ ۲۰۰۷ء	86
39	دارالاصلاح کا قانون مجریہ ۱۸۹۷ء	88
40	ڈگری برضا مندی فریقین	91
41	زہریلی اشیاء، آتش گیر مادے اور مشینری وغیرہ کی نسبت غافل رویے کی وجہ سے دوسروں کو نقصان پہنچنے کی صورت میں سزا	92
42	صدر اور صوبائی حکومت کے سزا کی معافی، معطلی اور منسوخی کے اختیارات	93
43	ڈرامے کی پرفارمنس کا قانون مجریہ ۱۸۷۶ء	95
44	مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت غیر قانونی طور پر جبری محنت لینا اور اسکی سزا	96
45	وبائی امراض کے پھیلنے کی صورت میں حکومت کی ذمہ داری	97
46	اسلام آباد دارالحکومت کے نجی تعلیمی اداروں کے اندراج، ضابطہ کار اور ترویج کے قانون مجریہ ۲۰۱۳ء کے تحت ریگولیٹری اتھارٹی کے فرائض اور اختیارات	98
47	اسلام آباد کی زمین کے بندوبست کا ضابطہ ۲۰۰۵ء	100
48	اسلام آباد سطحی منظر کے تحفظ کا قانون مجریہ ۱۹۶۶ء	105
49	عدالتی ڈگری کے ذریعہ نیلام میں خریدار کا استحقاق	107
50	لاٹری آفس کھولنا یا تجارت وغیرہ کے لیے انعام کی پیشکش کرنا	110
51	لگان کی وصولی کا طریقہ کار	111
52	صاف خون کی منتقلی کا قانون	113
53	عوام الناس کو متاثر کرنے والے جرائم اور انکی سزائیں	115
54	تعزیرات پاکستان میں تخویف مجرمانہ اور اسکی سزا	118
55	مناسب قیمت پر کتابوں کی دستیابی میں نیشنل بک فاونڈیشن کا کردار	119

56	قومی کمیشن برائے انسانی ترقیاتی آرڈیننس ۲۰۰۲ء	121
57	قومی تعلیمی فاؤنڈیشن کا قانون مجریہ ۲۰۰۲ء	122
58	قومی مفاد سے متصادم سرگرمیوں کی روک تھام کا قانون مجریہ ۱۹۷۴ء	124
59	الیکٹرانک جرائم کے سدباب کا آرڈیننس ۲۰۰۹ء	128
60	انسانوں کی غیر قانونی نقل وحمل کو روکنے کے قواعد مجریہ ۲۰۰۴ء	131
61	قدرتی آفات سے بچنے اور نمٹنے کا قانون مجریہ ۱۹۵۸ء	133
62	پاسپورٹ بنوانے کا طریقہ کار	134
63	مفت قانونی مدد حاصل کرنے کا طریقہ کار	137
64	نجی تعلیمی اداروں کے اندراج کا طریقہ کار	139
65	ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن کا طریقہ کار	142
66	پنجاب قانون مزارعت کے تحت مزارع کی بے دخلی کا طریقہ کار	147
67	سماجی بہبود سے متعلق رضا کارانہ اداروں کی رجسٹریشن کا طریقہ کار	150
68	سابقہ سرکاری ملازمین کے غیر ملکی حکومت اور ایجنسی میں ملازمت کی ممانعت کا قانون مجریہ ۱۹۶۶ء	153
69	تمباکو نوشی کی ممانعت کے قانون کی خلاف ورزی کو روکنے کے لئے مختلف افراد کی تعنیاتی	153
70	اسلام آباد رہائشی پلاٹوں کی تقسیم کی ممانعت کا قانون	155
71	سنیما گھروں میں تمباکو نوشی کی ممانعت کا قانون	156
72	مجرم کو پناہ دینے کی سزا	157
73	پنجاب تعلیمی فاؤنڈیشن کا قانون مجریہ ۲۰۰۴ء	158
74	پنجاب صحت کی فاؤنڈیشن کا قانون مجریہ ۱۹۹۲ء	159
75	پنجاب پبلک سروس کمیشن کے امتحانات میں بدعنوانی اور اسکی سزا	160
76	ایک ہی جرم میں دوبارہ مقدمہ چلانے کی ممانعت کا قانون	162

77	لاوارث مال کے سلسلہ میں پولیس کی ذمہ داری	163
78	مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کے تحت حق حفاظت خوداختیاری اوراسکی مختلف صورتیں	164
79	غیر شائستہ علمی مواد کی فروخت اوراسکی سزا	167
80	معدنی کانوں میں بچوں اور خواتین کے کام کرنے سے متعلق خصوصی ہدایات	168
81	فیکٹریوں میں بچوں کے کام کرنے سے متعلقہ خصوصی ہدایات	170
82	کھیلوں کی ترقی اور کنٹرول کا قانون مجریہ ۱۹۶۲ء	172
83	صوبہ سرحد میں ابتدائی تعلیم فاونڈیشن کا قانون مجریہ ۲۰۰۲ء	172
84	تارکین وطن کا قانون مجریہ ۱۹۷۹ء	174
85	قانون انسداد دہشت گردی میں دہشت گردی اوراسکی سزا	177
86	ہوائی جہازوں کو خطرات سے تحفظ دینے کا قانون	180
87	ایلوپیتھک سسٹم کے غلط استعمال کے تدارک کا قانون مجریہ ۱۹۶۲ء	181
88	پاکستان سے باہر جانے کے کنٹرول کا قانون مجریہ ۱۹۸۱ء	183
89	وفاق کے زیر نگرانی تعلیمی نصاب، کتابوں اور تعلیمی معیار کو برقرار رکھنے کا قانون مجریہ ۱۹۷۶ء	184
90	شادی شدہ ہندوعورت کا علیحدہ گھر اورنان ونفقے کے حق سے متعلق قانون مجریہ ۱۹۴۶ء	185
91	پنجاب قانون مزارعت کے تحت زمین کی ترقی واصلاح اور فصل کی بٹائی کا طریقہ کار	186
92	معمولی دعووں اور چھوٹے جرائم کی عدالتوں کے قانون کی رو سے دیوانی و فوجداری مقدمات کی سماعت کا طریقہ کار اوراپیل	190
93	غلامی اور جبری مزدوری کے جرائم اورانکی سزائیں	191
94	معمولی دعووں اور چھوٹے جرائم کی عدالتوں کے قانون کے مطابق تنازعات اور مقدمات کا بذریعہ ثالث دوستانہ حل	192
95	چھوٹے دعووں اور معمولی جرائم کی عدالتوں کا قانون	194

96	اسلام سے متعلق جرائم اوران کی سزائیں	195
97	مذہب سے متعلق جرائم اوران کی سزائیں	197
98	قیمتوں پر قابو پانے ، منافع خوری اور ذخیرہ اندوزی کے تدارک کا قانون	198
99	قانون فہمی سے متعلق شائع شدہ و تکمیل طلب موضوعات کی فہرست (Annexure-I)	201
100	شائع شدہ رپورٹوں کی فہرست (Annexure-II)	223

پیش لفظ

قانون وانصاف کمیشن پاکستان (Law & Justice Commission of Pakistan) ۱۹۷۹ء میں ایک آرڈیننس کے تحت اپنے قیام کے بعد اپنے فرائض منصبی کے مطابق رائج الوقت قوانین میں اصلاح اور عدالتی نظام کی ترقی و بہتر کارکردگی کے لیے ایسے تمام قوانین کا جائزہ لینے اور انھیں بدلتے ہوئے حالات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے سرگرم عمل ہے۔ اس سلسلے میں کمیشن بعض دیگر ذمہ داریوں کے علاوہ کئی ملکی قوانین وضوابط کا جائزہ لینے کے بعد ضروری ترامیم وتجاویز پر مشتمل 116 رپورٹیں برائے منظوری ونفاذ حکومت کو پیش کر چکا ہے جن میں سے بعض کا نفاذ ہو چکا ہے۔ رپورٹیں شائع شدہ صورت میں نیشنل بک فاؤنڈیشن (National Book Foundation) سے برائے نام قیمت پر حاصل کی جا سکتی ہیں۔ شائع شدہ رپورٹوں اور تکمیل طلب موضوعات کی فہرست اس کتابچے کے آخر میں دستیاب ہے۔

قانون وانصاف کمیشن کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ معاشرے میں ملکی قوانین سے متعلق شعور پیدا کرنے اور عوام کو انکے قانونی حقوق ومراعات اور ذمہ داریوں سے آگاہ کرنے کے لیے ضروری اقدامات عمل میں لائے۔ اس مقصد کے لیے سیکرٹریٹ قانون وانصاف کمیشن نے ملکی قوانین کو عام فہم بنانے کے لیے معلومات رسانی کا ایک منصوبہ شروع کیا ہے جس کے تحت بعض اہم قوانین وضوابط کا اردو میں ترجمہ کیا جاتا ہے اور عوامی دلچسپی کے مسائل پر مفصل رپورٹیں تیار کر کے شائع کی جاتی ہیں۔ اس ضمن میں اب تک جتنا مواد تیار ہوا ہے وہ اخبارات میں شائع ہو چکا ہے اور کمیشن کی ویب سائٹ (www.ljcp.gov.pk) پر بھی دستیاب ہے۔ ۱۷۷ موضوعات پر مشتمل مواد پہلے ہی کتابچے کی شکل میں چار جلدوں میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اب اس سلسلے کا مزید مواد اس کتابچے میں جلد پنجم کے طور پر شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ کتابچے بھی نیشنل بک فاؤنڈیشن سے برائے نام قیمت پر دستیاب ہیں۔ ان مواد سے متعلق کسی بھی وضاحت اور مزید معلومات یا مشورے کے لیے سیکرٹریٹ کی طرف سے دیئے ہوئے

فون نمبر، ڈاک کے پتے، فیکس یا ای میل کے ذریعے یا ذاتی طور پر رابطہ کرنے پر عوام کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

قانون و انصاف کمیشن قانونی اور عدالتی اصلاح سے متعلق مسائل پر تحقیق اور پیشہ ورانہ اداروں اور عوام کے ساتھ تعاون اور رابطے کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اصلاح قوانین، حصول انصاف اور قانونی تعلیم کے معیار کی بہتری اور آگاہی عوام سے متعلق تجاویز اور مشورے اس سیکرٹریٹ کو بھیجے جا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر فقیر حسین
سیکرٹری
قانون و انصاف کمیشن پاکستان
اسلام آباد ۱۸ / اپریل ۲۰۱۰ء

مال میں بے جا مجرمانہ تصرف

عام طور پر بے جا مجرمانہ تصرف سے مراد کسی کے مال پر بددیانتی سے ناجائز قبضہ کرنا یا خرد برد کرنا یا ذاتی مفاد میں لانے کے لیے کسی مال میں تبدیلی کرتے ہیں۔ جب کہ قانون کے مطابق کسی مال میں بے جا تصرف اُس وقت ہو گا جب کوئی، کسی دوسرے شخص کے منقولہ مال کا قبضہ غیر قانونی ذریعے سے حاصل کرے تاکہ خود یا کسی دوسرے کو ایسا فائدہ دیا جاسکے جس کا قانونی حق نہ بنتا ہو۔ مزید یہ کہ کسی مال میں بے جا مجرمانہ تصرف اُس وقت بھی ہوگا جب کوئی شخص کسی مال کا قبضہ جائز طریقے پر حاصل کرے مگر بعد میں اُس کی نیت بدل جائے یا اُس کی نیت میں فتور آجائے۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۴۰۳ تا ۴۰۴ میں بے جا مجرمانہ تصرف سے متعلق جرائم اور سزاوں کی تفصیلات دی گئی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

بددیانتی سے مال میں بے جا تصرف:

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۴۰۳ کے مطابق جو کوئی شخص بددیانتی سے کسی منقولہ مال کو اپنے بے جا تصرف میں یا اپنے کام میں لائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی دو سال تک کی قید یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

مثالیں:

(i) الف نے زید کے قبضے سے نیک نیتی سے زید کا مال لیا اور لیتے وقت یہ یقین کرلیا کہ وہ مال اس کا اپنا ہے، تو اس صورت میں الف چوری کا مرتکب نہیں ہوگا، لیکن اگر الف اپنی غلطی معلوم کرلینے کے بعد اس مال کو بددیانتی سے اپنے تصرف میں لے آتا ہے تو وہ دفعہ ھذا کے تحت جرم کا ارتکاب کرے گا۔

(ii) الف، زید سے دوستانہ مراسم رکھتا ہے۔ وہ زید کی لائبریری میں زید کی غیر موجودگی میں جاتا ہے اور زید کی ظاہری رضامندی کے بغیر ایک کتاب لے آتا ہے۔ اس صورت میں اگر الف نے یہ گمان کیا کہ کتاب پڑھنے کیلئے لی گئی ہے اور اسے زید کی ظاہری رضامندی حاصل تھی، تو الف نے چوری نہیں کی لیکن اگر الف بعد میں اپنے فائدے کیلئے کتاب بیچ دے تو الف دفعہ ھذا کے تحت جرم کا ارتکاب کرے گا۔

(iii) الف اور ب ایک گھوڑے کے مشترکہ مالک ہیں۔ اگر الف گھوڑے کو کام میں لانے کی نیت سے اسے ب کے قبضہ سے لے لیتا ہے تو اس صورت میں چونکہ الف گھوڑے کو کام میں لانے کا حق دار ہے، اس لئے اس کا یہ

فعل بد دیانتی سے بے جا تصرف نہیں کہلائے گا، لیکن اگر الف گھوڑے کو بیچ ڈالے اور اس کی قیمت کی تمام رقم اپنے استعمال میں لے آئے تو وہ دفعہ ھذا کے تحت جرم کا ارتکاب کرے گا۔

وضاحت ۱:

بد دیانتی سے بے جا تصرف جو صرف وقتی طور پر کیا جائے، دفعہ ہذا کے معنوں میں بے جا تصرف ہوگا۔

مثال:

الف، کو ایک گورنمنٹ پرامیسری نوٹ ملتا ہے جو زید کا ملکیتی ہے اور جس پر عبارت ظہری بلا نام لکھی ہوئی ہے۔ الف یہ جان کر کہ وہ نوٹ زید کی ملکیت ہے، اس کو قرض کی ضمانت میں ایک بینکر کے پاس اس نیت سے گروی رکھ دیتا ہے کہ مستقبل میں کسی وقت وہ اسے زید کو واپس کر دے گا، تو الف نے دفعہ ھذا کے تحت جرم کا ارتکاب کیا۔

وضاحت ۲:

جو کوئی شخص، کوئی مال پائے جو کسی شخص کے قبضے میں نہ ہو، اور اس مال کو اس کے مالک کی طرف سے حفاظت یا اس کے مالک کو واپس کرنے کیلئے اپنی تحویل میں رکھے تو وہ اس مال کو بد دیانتی سے اپنی تحویل یا تصرف بے جا میں نہیں لاتا اور نہ ہی جرم کا مرتکب ہے لیکن اگر وہ اس مال کو اپنے استعمال میں لائے جب کہ وہ اس کے مالک کو جانتا ہو یا مالک کے دریافت کر لینے کے ذریعے رکھتا ہو، یا اس سے پہلے کہ وہ مالک کے دریافت کرنے اور اس کو مطلع کرنے کیلئے معقول ذریعے کام میں لا چکا ہو اور ایک معقول مدت تک اس مال کو اپنی تحویل میں رکھا ہو تا کہ مالک کو اس کے اظہار حق کی مہلت ملتی تو وہ متذکرہ بالا بیان کردہ جرم کا مرتکب ہوگا۔

یہ بات کہ کسی مقدمہ میں کون سے ذریعے یا کون سی مدت معقول ہے، ایک واقعاتی مسئلہ ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ مال پانے والا یہ جانے کہ اس مال کا مالک کون ہے یا کوئی خاص شخص اس کا مالک ہے بلکہ یہ کافی ہے کہ مال کو اپنے تصرف میں لاتے وقت وہ یہ باور نہ کرتا ہو کہ وہ اس کا اپنا مال ہے یا نیک نیتی سے یہ باور نہ کرے کہ مال کا حقیقی مالک دستیاب نہیں ہو سکتا ہے۔

مثالیں:

(i) الف کو شارع عام پر ایک روپیہ ملتا ہے اور اس کو یہ علم نہیں کہ وہ کس کی ملکیت ہے۔ الف اس روپیہ کو اٹھا لیتا ہے تو اس صورت میں الف دفعہ ھذا کے تحت جرم کا مرتکب نہیں ہوا۔

(ii) الف کو شارع عام پر ایک خط ملتا ہے جس میں ایک مہاجنی ہنڈی ہے۔ خط میں مندرجہ ہدایات اور اس کے مضمون سے الف دریافت کر لیتا ہے کہ وہ ہنڈی کس شخص کی ہے الف اس کو اپنے استعمال میں لے آتا ہے تو الف دفعہ ھذا کے تحت جرم کا مرتکب ہوا۔

(iii) الف زید کا روپوں کا بٹوہ گرتا دیکھ لیتا ہے، الف بٹوہ زید کو واپس کرنے کی نیت سے اٹھا لیتا ہے مگر بعد ازاں وہ اسے اپنے استعمال میں لے آتا ہے الف نے دفعہ ھذا کے تحت جرم کا ارتکاب کیا۔

(iv) الف کو روپوں والا ایک بٹوہ ملتا ہے، اور یہ نہیں جانتا کہ وہ کس کا ہے اسے بعد میں پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ بٹوہ زید کا ہے اور پھر بھی اسے اپنے استعمال میں لے آتا ہے، تو الف دفعہ ھذا کے تحت جرم کا مرتکب ہوا۔

(v) الف کو ایک قیمتی انگوٹھی ملتی ہے اور نہیں جانتا کہ انگوٹھی کس کی ہے اور اس کے مالک کے دریافت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرتا اور اسے فوراً بیچ دیتا ہے تو الف نے دفعہ ھذا کے تحت جرم کا ارتکاب کیا۔

بددیانتی سے ایسے مال کا بے جا تصرف جو مرتے وقت کسی متوفی شخص کے قبضہ میں تھا:

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۴۰۴ کے مطابق جو کوئی، مال کو بددیانتی سے اپنے بے جا استعمال میں لائے یہ جانتے ہوئے کہ وہ مال کسی متوفی شخص کے قبضہ میں مرتے وقت تھا اور یہ کہ وہ مال اس وقت سے کسی ایسے شخص کے قبضے میں نہیں رہا ہے جو اس قبضہ کا قانوناً مستحق ہے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی تین برس کی قید اور جرمانے کی سزائیں دی جائیں گی اور اگر مجرم شخص متوفی کی جانب سے اس کی وفات کے وقت کلرک یا ملازم کے طور پر مامور تھا تو قید کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔

مثال:

وفات کے وقت زید کے قبضہ میں فرنیچر اور نقد روپے تھے اس کا ملازم الف قبل اس کے کہ وہ روپیہ کسی ایسے شخص کے قبضہ میں جائے جو اس کا مستحق ہے روپیہ مذکور کو بددیانتی سے اپنے بے جا استعمال میں لے آتا ہے تو اس صورت میں الف نے دفعہ ھذا کے تحت جرم کا ارتکاب کیا۔

وصیت نامہ تلف کرنے کی سزا

لغوی طور پر وصیت سے مراد کسی شخص کی آخری ہدایات یا نصیحت ہے جس کے تحت وہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق اپنی مرضی کے مطابق ہدایات دیتا ہے۔کوئی بھی صحیح الدماغ، عاقل و بالغ مسلمان شخص اپنی کوئی بھی ملکیت یا جائیداد بذریعہ وصیت کسی دوسرے کو منتقل یا اس کے مصارف کے بارے میں ہدایت دے سکتا ہے۔ وصیت زبانی یا تحریری دونوں طرح سے کی جاسکتی ہے۔اسلامی قانون کے مطابق دیگر ورثان کی رضامندی کے بغیر کسی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں ہے کیونکہ شریعت کی منشا کے مطابق وصیت کرنے والا شخص اسلامی اصول وراثت میں دخل اندازی نہیں کرسکتا۔ وصیت کرنے والا (موصی) شخص اپنی جائیداد یا ملکیت کا تیسرا حصہ کسی اجنبی یا غیر وارث کو بذریعہ وصیت دے سکتا ہے۔مزید یہ کہ کسی وارث کے حق میں ہبہ بالوصیت غیر اسلامی و غیر قانونی ہے جب تک کہ دیگر ورثان ہبہ بالوصیت کرنے والے کے مرنے کے بعد وصیت کے متعلق اظہار رضامندی نہ کریں۔

رجسٹریشن ایکٹ مجریہ ۱۹۰۸ء میں وصیت اور دیگر متعلقہ امور کے اندراج کا طریقہ کار بیان کیا گیا ہے جبکہ مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۴۷۷ میں کسی کو نقصان پہنچانے کی غرض سے کسی وصیت نامہ کو تلف کرنے یا منسوخ کرنے کے جرم اور اس کی سزا کی بابت وضاحت کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

وصیت نامہ کو دھوکہ دہی کے ساتھ منسوخ کرنا یا تلف کرنا (Fraudulent cancellation and destruction of will):

مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۴۷۷ کے تحت جو کوئی فریب یا بددیانتی کے ساتھ اس نیت سے کہ وہ عوام الناس یا کسی شخص کو مضرت یا نقصان پہنچائے وصیت نامہ یا ایسی دستاویز کو منسوخ کرے، تلف کرے یا مٹائے یا اس کو منسوخ کرنے، تلف کرنے یا مٹانے کا اقدام کرے یا کسی دستاویز کو چھپائے یا اس کے چھپانے کا اقدام کرے جو وصیت نامہ ہو یا وصیت نامہ جیسی ہو، اگر ایسی دستاویز کی نسبت نقصان رسانی کا مرتکب ہو تو اس کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور اس کو جرمانہ بھی کیا جائے گا۔

قومی آفات کے انتظام کے آرڈیننس مجریہ ۲۰۰۶ء کے تحت کمیشن کا قیام اور اس کے اختیارات و کارہائے منصبی

پاکستان میں قدرتی آفات اور تباہ کن قومی سانحات مثلاً زلزلہ اور سیلاب وغیرہ کی تباہ کاریوں سے نمٹنے کیلئے آرڈیننس ہذا کے نفاذ سے قبل ایسا کوئی بااختیار اور خودمختار ادارہ موجود نہ تھا۔ ۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء کے زلزلے کی تباہ کاریوں کے پیش نظر چاروں صوبائی اسمبلیوں میں ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ قومی اسمبلی قانون کے ذریعے ایسے غیر متوقع حالات پر قابو پانے کیلئے قومی آفات کے انتظام کے معاملات کو منضبط کرے تاکہ ایسی آفات اور سانحات کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل کو حل کیا جا سکے۔ لہذا قومی آفات کے انتظام کا آرڈیننس ۲۰۰۶ء (The National Disaster Management Ordinance, 2006) نافذ کیا گیا جو کہ فوری طور پر پورے پاکستان میں نافذ العمل ہے۔

قومی آفات کے انتظام سے متعلق کمیشن کا قیام:

آرڈیننس ہذا کی دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت وفاقی حکومت، سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے کمیشن برائے انتظام قومی آفات کا قیام عمل میں لائے گی۔ وزیر اعظم پاکستان بلحاظ عہدہ کمیشن کا چیئرمین ہوگا۔ دیگر ممبران میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے قائد حزب اختلاف، وزرائے دفاع، صحت، خارجہ امور، سماجی بہبود و خصوصی تعلیم، مواصلات، خزانہ، داخلہ، گورنر صوبہ سرحد (برائے فاٹا) چاروں صوبائی وزرائے اعلیٰ، وزیر اعظم آزاد کشمیر، چیف ایگزیکٹو (شمالی علاقہ جات) چیئرمین (جے سی ایس سی) یا اس کا نمائندہ اور سول سوسائٹی کے نمائندے یا وزیر اعظم کی طرف سے نامزد کردہ کوئی شخص شامل ہیں۔ ڈائریکٹر جنرل بلحاظ عہدہ کمیشن کے سیکرٹری کے فرائض انجام دے گا۔ کمیشن کا چیئرمین حسب ضرورت، جہاں اور جس وقت چاہے اجلاس بلا سکتا ہے۔ کمیشن کے مقاصد کی تکمیل کیلئے وفاقی حکومت مشیر و دیگر عملہ مہیا کرتی ہے۔

قومی کمیشن کے اختیارات و کارہائے منصبی (Powers and Functions of National Commission)

دفعہ ۶ کی رو سے آرڈیننس ہذا کی دفعات کے تابع آفات کے انتظام کیلئے پالیسیاں، منصوبے اور راہنما اصول مرتب کرنا کمیشن کی ذمہ داری ہوگی۔ اس کے علاوہ کمیشن درج ذیل اقدامات عمل میں لا سکتا ہے۔

(الف) کسی قسم کے سانحہ کے انتظام کیلئے پالیسیاں مرتب کرنا؛

(ب) قومی منصوبوں کی منظوری؛

(ج) وفاقی وزارتوں یا ڈویژنوں کی طرف سے کمیشن کے مقاصد کی تکمیل کیلئے تیار کئے گئے قومی منصوبوں کو منظور کرنا؛

(د) وفاقی حکومت اور کمیشن سے متعلقہ صوبائی اتھارٹیوں کیلئے راہنما اصول مرتب کرنا؛

(ر) آفات سے نمٹنے اور نقصانات کو کم سے کم کرنے کی غرض سے اقدامات اٹھانے کیلئے فنڈز کی فراہمی کا انتظام اور نگرانی کرنا؛

(س) وفاقی حکومت کی تجویز کے مطابق بڑی آفات سے متاثرہ دوسرے ممالک کی مدد کرنا؛ اور

(ع) آفات سے بچاؤ یا نقصانات کو کم کرنے کیلئے یا تیاری اور استعداد کار بڑھانے کیلئے ایسے دیگر اقدامات کرنا جنہیں ضروری سمجھا جائے۔

واقعات جن کا ثابت کرنا عدالت کے لیے ضروری نہیں

عدالتی واقفیت یا عدالتی نوٹس (Judicial Notice) کی اصطلاح اس امر سے متعلق ہے کہ بعض واقعات ایسے ہوتے ہیں جن کا ثابت کرنا ضروری نہیں ہوتا بلکہ عدالت ان کو ثابت شدہ تسلیم کر لیتی ہے چنانچہ کوئی امر جس کو بلا ثبوت تسلیم کرنا قانوناً عدالت پر لازم ہے ایسے واقعات کو بلاطلبی شہادت درست اور صحیح تسلیم کرے۔ قانون شہادت آرڈر ۱۹۸۴ء کے آرٹیکل ۱۱۱ تا ۱۱۳ میں ایسے واقعات جن کو عدالت میں ثابت کرنا ضروری نہیں، کی وضاحت کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

امر واقعہ جو قابل نوٹس عدالت کا ثابت کرنا ضروری نہیں ہے:

قانونِ شہادت آرڈر ۱۹۸۴ء کے آرٹیکل ۱۱۱ کے تحت، کسی واقعہ کو ایسے امر ثابت کرنا ضروری نہیں ہے جو قابل نوٹس عدالت ہو۔

واقعات جن کا عدالتی نوٹس لینا عدالت پر لازم ہے:

آرٹیکل ۱۱۲ کے ذیلی آرٹیکل (۱) کے تحت، عدالت پر لازم ہے کہ حسب ذیل واقعات کا عدالتی نوٹس لے۔

(الف) جملہ قوانین پاکستان،

(ب) مسلح افواج کے ضوابط جنگ،

(ج) مرکزی مجلس مقننہ اور کسی مجلس مقننہ کے ضوابط کا ضابطہ کار جو پاکستان میں فی الوقت نافذ العمل قانون کے تحت قائم کی گئی ہوں،

(د) تمام عدالت ہائے پاکستان اور جملہ عدالت ہائے بیرون پاکستان جو وفاقی حکومت یا سرکاری نمائندہ کے حکم سے قائم ہوئی ہوں، کی مہریں عدالت ہائے بحریہ و علاقہ بحری کی اور صاحبان نوٹری پبلک کی مہریں اور وہ تمام مہریں جو کوئی شخص کسی ایکٹ یا ضابطہ کی رو سے جو پاکستان میں قانون کا حکم رکھتا ہو، استعمال کرنے کا مجاز ہو،

(س) ایسے اشخاص کا کسی عہدے پر فائز ہونا، ان کے اسماء، عہدے، کارہائے منصبی اور دستخط جو فی الوقت پاکستان میں کسی سرکاری عہدے پر فائز ہوں، اگر مذکورہ عہدے پر ان کا تقرر سرکاری جریدہ میں مشتہر کر دیا جائے،

(ش) ہر ایسی مملکت یا مقتدر اعلیٰ کا وجود، خطاب اور قومی پرچم جسے وفاقی حکومت نے تسلیم کیا ہو،

(ص) تقسیم زماں، کرہ ارض کی جغرافیائی تقسیم، اور عام تہوار، روزے (fasts) اور تعطیلات جو سرکاری جریدہ میں مشتہر ہوئی ہوں،

(ض) قلمرو پاکستان کے تحت علاقہ جات،

(ع) پاکستان کا کسی دوسرے ملک یا افراد کی جماعت کے ساتھ اختلافات کی ابتداء اس کا تسلسل دور اختتام۔

(غ) اراکین و عہدیداران عدالت اور ان کے نائب اور ماتحت عہدیداران اور مددگاروں کے نام اور ایسے تمام عہدیداران کے نام بھی جو اس کے حکم ناموں کی تعمیل میں کارگزار ہوں اور تمام وکیلوں اور دیگر اشخاص کے نام جو از روئے قانون عدالت میں حاضر ہونے یا اس کے روبرو سوال و جواب کرنے کے مجاز ہوں، اور

(ف) خشکی یا سمندر پر شاہراتی قاعدہ۔

آرٹیکل ہذا کے ذیلی آرٹیکل (۲) کے تحت، ان تمام صورتوں میں جن کا حوالہ ذیلی آرٹیکل (۱) میں دیا گیا ہے اور تاریخ عام، ادب، سائنس یا فنون، کے متعلق جملہ امور پر بھی عدالت کو دریافت حال کیلئے مناسب کتب یا دستاویزات حوالہ سے مدد لینے کا اختیار ہوگا۔

آرٹیکل ہذا کے ذیلی آرٹیکل (۳) کے تحت، اگر کوئی شخص عدالت سے استدعا کرے کہ کسی واقعہ کا عدالتی نوٹس لیا جائے، تو اسے ایسا کرنے سے انکار کرنے کا اختیار ہے تاوقتیکہ اور جب تک کہ مذکورہ شخص ایسی کوئی کتاب یا دستاویز

پیش نہ کرے جو عدالت کو اس قابل بنانے کے لیے ضروری ہو۔

واقعات مسلمہ کا ثبوت درکار نہیں ہے:

آرڈر ہذا کے آرٹیکل ۱۱۳ کے تحت، کسی قانونی کاروائی میں کسی ایسے واقعہ کا ثابت کرنا ضروری نہیں ہے جسے فریقین مقدمہ یا ان کے کارندے بوقت سماعت مقدمہ تسلیم کرنے پر متفق ہو جائیں یا جسے وہ تسلیم کرنے کا اقرار وہ اپنی سماعت سے قبل اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے کرلیں جو اس وقت نافذ الوقت کسی قاعدہ یا بیانات فریقین کی رو سے ان کے بیانات کے ذریعہ ان کا تسلیم شدہ متصور ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ عدالت اپنی صوابدید کے مطابق، مسلمہ واقعات کی بابت مذکورہ تسلیم کے علاوہ اور ثبوت طلب کرسکتی ہے۔

آمدنی کا گوشوارہ

پاکستان میں انکم ٹیکس سے متعلقہ معاملات کو بہتر طور پر چلانے اور اس موضوع پر نافذ قوانین کو یکجا کر کے انکم ٹیکس آرڈیننس (۲۰۰۱ء) (Income Tax Ordinance, 2001) لاگو کیا گیا ہے۔ آرڈیننس ہذا کی دفعہ ۱۱۴ اور ۱۱۵ میں بالترتیب آمدنی کا گوشوارہ جمع کرانے اور اس سے مستثنیٰ اشخاص کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

آرڈیننس کی دفعہ ۱۱۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت، درج ذیل اشخاص آمدنی کے گوشوارے جمع کرانے کے پابند ہیں، ان اشخاص میں:

ہر کمپنی اور دیگر افراد جن کی سالانہ آمدنی دوران سال آرڈیننس ہذا کے تحت زیادہ سے زیادہ آمدنی کی مقررہ حد سے زائد ہو اور غیر منافع بخش تنظیم وفلاحی ادارے وغیرہ اور ہر وہ شخص جو کہ درج بالا ذیلی دفعہ کے تحت نہ آتا ہو، جو کہ

(i) گذشتہ دو سال سے ٹیکس دہندہ رہا ہو؛

(ii) اس آرڈیننس کے تحت ٹیکس کے سال کیلئے نقصان کا دعوے دار ہو؛ اور

(iii) دوسو پچاس مربع گز یا زائد غیر منقولہ جائیداد کا مالک ہو اور ایسی جائیداد صوبوں میں مقامی حکومتی قوانین کے نفاذ کے فوراً بعد شہری یا چھاؤنی یا وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کی حدود میں واقع ہو یا ایک فلیٹ کا مالک ہو؛

دفعہ ہذا کی ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، سالانہ آمدنی کا گوشوارہ جمع کروانے کیلئے ضروری ہے کہ گوشوارہ:

(الف) وضع کردہ فارم کی صورت میں ہوگا اور فارم کے ساتھ وضع شدہ دستاویزات وغیرہ لف کی جائیں گی؛

(ب) ٹیکس دہندہ کی طرف سے تمام معلومات گوشوارہ فارم کے مطابق بیان کی جائیں گی جس میں ٹیکس دہندہ کا ریکارڈ بھی شامل ہوگا؛

(ج) کاروباری شخص کی صورت میں ٹیکس گوشوارے کے ساتھ آمدنی کا گوشوارہ، اثاثہ جات کا گوشوارہ اور دیگر تصدیقی دستاویزات جو کہ اس ٹیکس سال کیلئے وضع کی گئی ہوں؛ اور

(د) آمدنی کا گوشوارہ جمع کروانے والے یا اس کے نمائندہ کی طرف سے دستخط کیا جائے گا۔

دفعہ مذکور کی ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق، تحریری نوٹس کے تحت کمشنر کسی شخص یا اس کے نمائندہ سے دریافت کر سکتا ہے کہ وہ جیسا کہ نوٹس میں مذکور ہے، ۱۲ ماہ سے کم مدت کیلئے درج ذیل صورتوں میں آمدنی کا گوشوارہ داخل کروائے، جہاں پر:

(الف) کوئی شخص وفات پا گیا ہو؛

(ب) کوئی شخص دیوالیہ قرار دے دیا گیا یا اس کا کاروبار ختم ہو گیا ہو؛

(ج) کوئی شخص مستقل طور پر پاکستان چھوڑنا چاہتا ہو؛ یا

(ر) کمشنر کسی اور وجہ سے یہ خیال کرے کہ آمدنی کا گوشوارہ داخل کرانا مناسب ہے۔

دفعہ ہذا کی ذیلی دفعہ ۱۱۴ کی ذیلی دفعہ (۴) کے مطابق، ذیلی دفعہ (۵) کے تحت، کمشنر انکم ٹیکس بذریعہ تحریری نوٹس کے کسی شخص سے دریافت کر سکتا ہے جو کہ کمشنر کے خیال میں دفعہ ہذا کے تحت ٹیکس یا تخمیناتی سال کیلئے آمدنی کا گوشوارہ جمع کرانے کا پابند تھا مگر اس نے نوٹس ملنے کے ۳۰ دن کے اندر یا اس طرح مہیا یا دیگر مدت کے اندر جیسا کہ نوٹس میں مذکور تھا، ایسا نہیں کیا یا جیسا کہ کمشنر نے اجازت دی تھی۔ مزید یہ کہ دفعہ ہذا کے تحت نوٹس صرف گذشتہ پانچ مکمل سالوں کیلئے ہی جاری کیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی شخص کے گوشوارے میں کوئی غلطی ہو تو وہ پہلے گوشوارے کی تاریخ سے پانچ سال کے اندر دوبارہ گوشوارہ جمع کروا سکتا ہے۔ ایک گوشوارہ کسی شخص یا اس کے نمائندہ کی طرف سے بنایا یا دستخط کیا گیا سمجھا جائے گا جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے۔

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۱۱۵ کے مطابق، اگر ٹیکس ادا کرنے والے شخص کی کل آمدنی و تنخواہ پر ہو تو ایسا شخص آجر کی طرف سے ایک سرٹیفکیٹ جس میں اس کی آمدنی کی بابت تفصیلات اور دیگر تصدیقی معلومات کے ساتھ آرڈیننس ہذا کے تحت بطور آمدنی کے گوشوارہ داخل کر سکتا ہے۔ مگر شرط ہے کہ جہاں تنخواہ کے تحت آمدنی ٹیکس کے سال یا گذشتہ پانچ

سالوں میں پانچ لاکھ یا اس سے زائد ہوگی تو ٹیکس دہندہ دولت کا گوشوارہ جمع کرائے گا۔ علاوہ ازیں درج ذیل افراد سالانہ گوشوارہ آمدنی جمع نہیں کروائیں گے:۔

(الف) ایک بیوہ؛

(ب) ایک پچیس سال سے کم کا یتیم؛

(ج) ایک معذور شخص؛ یا

(د) غیر منقولہ جائیدا کا ملکیتی اس سال کیلئے غیر رہائشی شخص۔

اس کے علاوہ ایسے اشخاص جو کہ، کسی ایسوسی ایشن، بینکنگ کمپنی یا دیگر ایسے ادارے کے ملازم ہوں اور ایسے اداروں کی تصدیقی تفصیلات کمشنر کو متعین کردہ طریقہ کار کے مطابق ٹیکس کے سال کیلئے دی جاتی ہوں تو وہ انفرادی طور پر آمدنی کا گوشوارہ جمع کروانے سے مستثنیٰ ہیں۔

قانون ہذا کی دفعہ ۱۱۵ کی ذیلی دفعہ (۵) کے مطابق، ذیلی دفعہ (۶) کے تحت کمشنر کی طرف سے ٹیکس دہندہ کو تحریری نوٹس گذشتہ ایک سے پانچ ٹیکس کے مکمل سالوں کے ضمن میں جاری کیا جاسکتا ہے اگر کمشنر یہ سمجھے کہ انکم ٹیکس قوانین کے تحت ٹیکس کے سال کیلئے ایسے شخص کی طرف سے آمدنی کا گوشوارہ جمع ہونا چاہیے تھا لیکن وہ شخص ایسا کرنے میں ناکام رہا ہو تو وہ شخص ایسا نوٹس ملنے کے ۳۰ دن کے اندر یا جیسی اس کو اجازت دی گئی ہو، اس ٹیکس کے سال کیلئے گوشوارہ جمع کروائے گا۔

غلاموں کی خرید وفروخت کی ممانعت

عام معاشرتی قوانین کے مطابق کسی بچے، بوڑھے یا دیگر شخص کی بطور غلام خرید وفروخت منع ہے۔ اخلاقی قدریں انسانوں کو غلام بنانے سے نہ صرف روکتی ہیں بلکہ ان کی خلاف ورزی پر تعزیری سزائیں بھی دی جاتی ہیں۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کی دفعات ۳۶۷، ۳۷۰ اور ۳۷۱ میں کسی شخص کو غلام بنانے کیلئے لے بھاگنے، غلاموں کی خرید وفروخت اور غلاموں کے عادتاً کاروبار کے جرائم اور ان کی سزاؤں کے متعلق وضاحت کی گئی ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

کسی شخص کو غلام بنانے کیلئے لے بھاگنا یا بھگا لے جانا (Kidnapping or abduction in order to subject person to slavery):

مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۳۶۷ کے مطابق، جو کوئی کسی شخص کو اس لئے لے بھاگے یا بھگا لے جائے کہ اسے غلام بنایا جائے یا اس لئے کہ وہ شخص ایسی حالت میں رکھا جائے کہ وہ غلام بنائے جانے کے خطرے میں پڑے یا اس امر کا احتمال اس کے علم میں ہو کہ وہ عمل اس شخص کو سہنا پڑے گا یا وہ ایسی حالت میں رکھا جائے گا تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور اسے جرمانے کی سزا بھی دی جائے گی۔

کسی شخص کو بطور غلام خریدنا یا فروخت کرنا (Buying or disposing of any person as a slave):

مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۳۷۰ کے مطابق، جو کوئی کسی شخص کو بطور غلام درآمد کرے، برآمد کرے، لے جائے، تحویل میں لے، خریدے، بیچے یا ٹھکانے لگائے یا کسی شخص کو اس کی مرضی کے خلاف غلام کے طور پر قبول کرے یا تحویل میں لے، یا روک رکھے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور اسے جرمانے کی سزا بھی دی جائے گی۔

عادتاً غلاموں کا کاروبار (Habitual dealing in slaves):

مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۳۷۱ کے مطابق، جو شخص عادتاً غلاموں کو درآمد کرے، برآمد کرے، دوسری جگہ پہنچائے، خریدے، بیچے، ان کی تجارت یا ان کا کاروبار کرے تو اس کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس سے زیادہ نہیں ہوگی اور اسے جرمانے کی سزا بھی دی جائے گی۔

تحفظ برائے اجتماعی املاک اقلیت

پاکستان کی آبادی کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے تاہم دوسرے مذاہب کے پیروکار مثلاً عیسائی، ہندو، سکھ، پارسی، وغیرہ بھی پاکستان میں آباد ہیں جن کا شمار اقلیتوں میں ہوتا ہے۔ دینِ اسلام اقلیتوں کے جان و مال اور ان کی

مذہبی اقدار ورسومات کے تحفظ کا درس دیتا ہے۔ پاکستان کے دستور میں تمام اقلیتوں کو بھی بنیادی حقوق دیے گئے ہیں تا کہ وہ آزادی سے اپنے دینی ودنیاوی امور سرانجام دے سکیں۔ اقلیتوں کی ایسی املاک جو کہ اُن کے اجتماعی استعمال میں ہوں، اُن کے تحفظ کیلئے پاکستان میں تحفظ برائے اجتماعی املاک اقلیت آرڈیننس ۲۰۰۱ء (Protection of Communal Properties of Minorities Ordinance, 2001) نافذ العمل ہے، جس کی بعض دفعات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

وہ اجتماعی املاک اقلیت (minorities communal properties) جن پر آرڈیننس ہذا کا اطلاق ہوگا:

تحفظ برائے اجتماعی املاک اقلیت آرڈیننس ۲۰۰۱ء کی دفعہ ۲ کی ذیلی دفعہ (ب) کے مطابق، اجتماعی املاک اقلیت سے مراد ایسی عبادت گاہیں، خانقاہیں، مذہبی اسکول یا تربیت گاہیں، عیسائی مذہبی رہنما "وقار" کی رہائش گاہ (vicarages)، دھرم شالائیں، گوئشالائیں، جائے مدفن، کمیونٹی مراکز، سماجی بہبود، تعلیمی، طبی اور تفریحی ادارے ہیں جو کہ اقلیتوں کے اجتماعی استعمال میں ہوں اور ان اجتماعی املاک اقلیت سے ملحقہ عمارات، خالی جگہیں، زمین، رہائشی جگہیں یا دفاتر بھی اجتماعی املاک اقلیت کی تعریف میں شامل ہیں۔ لہذا مذکورہ اجتماعی املاک اقلیت پر آرڈیننس ہذا کا اطلاق ہوگا۔

اجتماعی املاک اقلیت کے بیچنے یا انتقال پر قانونی کاروائی:

آرڈیننس ہذا کی دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (1) کے مطابق، کوئی بھی اجتماعی املاک اقلیت خریدی، بیچی یا انتقال نہیں کی جاسکتی جب تک کہ وفاقی حکومت سے پیشگی اجازت نامہ (NOC) نہ لے لیا جائے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ذیلی دفعہ (1) کا اطلاق اُن املاک پر نہیں ہوگا جو کسی رہائشی اسکیم، جو کہ صوبائی یا وفاقی حکومت سے منظور شدہ اور اقلیتوں سے متعلق ہو، کے لئے خریدی، بیچی یا منتقل کی گئیں ہوں۔

آرڈیننس ہذا کی دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، وفاقی حکومت، قومی کمیشن برائے اقلیت (National Commission for Minorities) کی سفارش پر، ذیلی دفعہ (1) میں حوالہ دیا گیا پیشگی اجازت نامہ (NOC) دینے کا اختیار رکھتی ہے۔

آرڈیننس ہذا کا اطلاق "املاک تارکین وطن" پر نہ ہوگا:

آرڈیننس ہذا کی دفعہ۴ کے مطابق، مذکورہ آرڈیننس کا اطلاق "املاک تارکین وطن" (evacuee trust properties) کے زمرے میں آنے والی ایسی املاک پر نہیں ہوگا جو کہ ٹرسٹ پول (Trust Pool) کا حصہ ہوں اور اُن کی ملکیت املاک تارکین وطن (انتظام و انصرام) ایکٹ ۱۹۷۵ء (Evacuee Trust Properties (Management and Disposal) Act, 1975) کے تحت وفاقی حکومت کو تفویض ہو۔

آرڈیننس ہذا کی خلاف ورزی کی سزا:

آرڈیننس ہذا کی دفعہ۵ کے مطابق، جو کوئی، آرڈیننس ہذا کی دفعہ۳ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایسی املاک کی خرید و فروخت یا منتقلی میں ملوث پایا جائے گا جو کہ اقلیتوں کے اجتماعی استعمال کے لئے ہوں اسے سات سال تک کی قید اور کم از کم ایک لاکھ روپے تک جرمانے کی سزا دی جائے گی اور ایسی املاک کی فروخت یا منتقلی کے معاملے کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی۔

مشکلات کو دور کرنا:

آرڈیننس ہذا کی دفعہ۶ کے مطابق، آرڈیننس ہذا کی دفعات کے نفاذ میں مشکل کو دور کرنے کے لئے وفاقی حکومت ایسا حکم دے سکتی ہے جو کہ آرڈیننس ہذا سے متصادم نہ ہو۔

قواعد وضع کرنے کے اختیارات:

آرڈیننس ہذا کی دفعہ۷ کے مطابق، وفاقی حکومت، سرکاری جریدے میں بذریعہ نوٹیفکیشن، ایسے قواعد وضع کر سکتی ہے جس کے تحت آرڈیننس ہذا کو لاگو کرنے اور اس کے دیگر مقاصد حاصل کئے جا سکیں۔

غیر ملکی افراد کی رہائش کے حوالے سے ہوٹل وغیرہ کے مالکان کی ذمہ داریاں

دنیا بھر کے ممالک کے باشندوں کی مختلف ممالک میں آمد و رفت جاری رہتی ہے۔ ان کی آمد کا مقصد سیر و تفریح، سیاسی، سماجی، معاشی وغیرہ ہو سکتا ہے۔ جب ان غیر ملکی افراد کی پاکستان میں آمد ہوتی ہے تو ان کو اپنی رہائش کا بندوبست کسی ہوٹل یا کسی اور جگہ کرنا پڑتا ہے۔ رہائش کے دوران ہوٹل وغیرہ کے مالکان کی یہ قانونی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ان غیر ملکی افراد کے بارے میں مطلوبہ معلومات اپنے ریکارڈ میں رکھیں تا کہ مجاز اتھارٹی کا کوئی بھی آفیسر ایسی

معلومات کا جائزہ لے سکیں اور ان غیر ملکی اشخاص کی حرکات و سکنات پر نظر رکھی جا سکے۔ مزید یہ کہ ان غیر ملکی اشخاص کو قانون میں دیئے گئے ضوابط و شرائط کی پابندی کرنی ہوتی ہے۔ اگر دی گئی شرائط و ضوابط کی خلاف ورزی کی جائے تو ایسی صورت میں قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ اسی سلسلے میں پاکستان میں غیر ملکیوں کی آمد، موجودگی اور روانگی کے متعلق "**غیر ملکی اشخاص کا قانون، ۱۹۴۶**" (**The Foreigners Act, 1946**) پورے ملک میں نافذ العمل ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مذکورہ قانون کی دفعہ (۷) کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، ہوٹل کے مالکان کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ غیر ملکی افراد کو رہائش فراہم کرنے کے دوران ان کے بارے میں مطلوبہ معلومات حاصل کریں اور ایسی معلومات وقتاً فوقتاً کسی مجاز افسر یا اتھارٹی کو معائنے کے دوران دیں۔

وضاحت

مذکورہ ذیلی دفعہ کے تحت دی ہوئی وضاحت کے مطابق سب غیر ملکی یا ان میں سے کسی بھی غیر ملکی شخص جس کو کسی جگہ رہائش دی گئی ہو اس بارے میں تفصیلات کا معین وقت اور جگہ پر فراہم کرنا ہے۔

مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، کسی بھی ایسے شخص کو رہائش ملنے کے بعد اس جگہ کے مالک کو وہ تمام مطلوبہ تفصیلات دینی ہوگی جسے وہ مزید آگے بھیجے گا۔

مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق، رہائش کے مالکان اس تفصیلات کا ریکارڈ رکھیں گے جو کہ انہوں نے غیر ملکی افراد کی رہائش کے دوران جمع کیا تھا تا کہ کسی بھی وقت معائنے کے لئے کوئی بھی پولیس آفیسر یا مجاز اتھارٹی کی طرف سے ایسا شخص جس کو اختیار دیا گیا ہو اس ریکارڈ کا معائنہ کر سکیں۔

غیر ملکی شخص کی قومیت کا تعین کرنا (Determination of nationality)

مذکورہ قانون کی دفعہ (۸) کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، جب کوئی غیر ملکی کی قومیت کسی ایک ملک کی بجائے دو ممالک کی ظاہر ہو یا کسی بھی سبب غیر یقینی ہو یا یہ کہ اس کی شہریت اس ملک کی تصور کی جائے جو کہ ظاہری طور پر قریب ترین محسوس ہو یا اگر ایسا شخص غیر یقینی قومیت کا حامل ہے تو اس کی قومیت اس ملک کی ہونی چاہیئے جس کے ساتھ آخری وقت تک اس کا تعلق رہا ہو لیکن شرط یہ ہے کہ اگر غیر ملکی شخص نے پیدائش کے وقت شہریت حاصل کی ہو تو اس کو اس شہریت کا حامل تصور کیا جائے گا ماسوائے جہاں وفاقی حکومت ایسی صورتحال میں عموماً یا خصوصاً ہدایت جاری کرے اور جب تک کہ

وہ مجاز اتھارٹی کے سامنے یہ ثابت نہ کرے کہ اس نے عطائے شہریت (Naturalization) کے ذریعے شہریت حاصل کی ہے یا دوسری صورت میں کسی اور قومیت کا حامل ہے اور اب تک اس ملک کی حکومت کے تحفظ کا حقدار ہے جس کی شہریت اس نے حاصل کی ہے۔

مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، قومیت کے بارے میں دیا ہو فیصلہ حتمی ہو گا اور کسی بھی عدالت میں زیر بحث نہیں لایا جائیگا لیکن شرط یہ ہے کہ وفاقی حکومت از خود غیر ملکی شخص کی درخواست پر اس فیصلے پر نظر ثانی (Revise) کر سکتی ہے۔ مزید یہ کہ قومیت کو ثابت کرنا غیر ملکی شخص کی اپنی ذمہ داری ہوگی۔

پاکستان ریلوے پولیس کی تشکیل اور کار ہائے منصبی

پاکستان ریلوے آمد رفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے روزانہ ہزاروں لوگ سفر کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساز و سامان کسی ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانے کا اہم ذریعہ بھی ہے۔ پاکستان ریلوے اسٹیشنز اور اس سے ملحقہ املاک اور ریلوے سفر کے دوران مسافروں اور ساز و سامان کی حفاظت کے لئے وفاقی حکومت کی طرف سے پاکستان ریلوے پولیس کی تشکیل عمل میں لائی گئی ہے تاکہ کسی بھی ممکنہ حادثہ یا خطرے سے نمٹا جائے۔ اس سلسلے میں " پاکستان ریلوے پولیس کا قانون، ۱۹۷۷ء" (The Pakistan Railways Police Act, 1977) پورے پاکستان میں نافذ العمل ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قانون ہذا کی دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، کسی اور نافذ العمل قانون میں موجود کسی حکم کے باوجود وفاقی حکومت پاکستان ریلوے پولیس کے نام سے ایک فورس تشکیل، کنٹرول اور قائم رکھ سکتی ہے تاکہ وہ اس کی طرف سے سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے متعینہ حدود اختیار میں حسب ذیل امور انجام دے۔

(الف) ریلوے کی جائیداد اور ریلوے کو دی جانے والی املاک کو نقصان سے بچانا اور اس کے حوالے سے کیئے جانے والے جرائم کی روک تھام کرنا۔

(ب) ریلوے کے عملہ کے رویے کو درست کرنے کو یقینی بنانا۔

(پ) ریلوے کے حوالے سے عمومی طور پر امن امان بحال رکھنا اور کیئے گئے جرائم کے خلاف دست اندازی کرنا۔

(ت) مسافروں اور ریلوے ملازمین کو ہر ممکن تعاون فراہم کرنا۔

(ج)　مسافروں اوران کی املاک کونقصان سے بچانا۔

(ح)　ریلوے پلیٹ فارم اور دوسری متعلقہ جگہوں کو بیکارلوگوں اور بھکاریوں سے پاک کرنا اورمشتبہ اشخاص، سمگلرز اورایسےلوگ جو قواعدوضوابط کےخلاف بغیر لائسنس کے ہتھیار کے ساتھ سفر کررہے ہوں کوگرفتار کرنا۔

(خ)　خالی بوگیوں کو چیک کرنا اور مسافروں کی طرف سے چھوڑے جانے والے سامان اور ایسے دیگر سامان کو قبضے میں لینااوران کوقانون کےتحت حوالے کرنا۔

(د)　ریلوے اسٹیشن پر گھوڑا گاڑیوں اور گاڑیوں کی پارکنگ کے لئے ان کی نقل وحرکت کوضابطے کےتحت لانااوران پرریلوے کےضوابط لاگوکرنا۔

(ر)　کسی بھی قانون کی خلاف ورزی کوجس میں پولیس دست اندازی نہ کرسکتی ہومجاز اتھارٹی کےنوٹس میں لانا۔

(س)　ایسے دوسرے کارہائے منصبی جوکہ قانون ہذا کے مقاصد سے منسلک ہوں اور جن کی ادائیگی کے بارے میں وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کےذریعے پاکستان ریلوے کو کہے۔

(م)　اس قانون کےتحت حاصل اختیارات سے تعصب برتے بغیر وفاقی حکومت ریلوے پولیس سے متعلق وہ سارے اختیارات استعمال کرسکتی ہے جوصوبائی پولیس سے متعلق پولیس ایکٹ ۱۸۶۱ اورضابطہ فوجداری کےتحت صوبائی حکومت استعمال کرتی ہے۔

سول مسلح فورسز کےاراکین کی شہادت، مستقل معذوری یا زخمی ہونے پرمعاوضے کی ادائیگی کےقواعد،۲۰۰۶

سول مسلح فورسز میں کام کرنے والاکوئی فرداگرفرائض کی ادائیگی کے دوران اگرشہید ہوجائے یامستقل معذوریا زخمی ہوجائےتواس کے لئے معاضہ کی ادائیگی کابندوبست کیاگیاہے تاکہ فورس کا رکن یاان کےزیرکفالت خاندان کو معاشی طور پرامداددی جاسکے۔ اس سلسلے میں "سول مسلح فورسز کےاراکین کی شہادت، مستقل معذوری یا زخمی ہونے پر معاوضے کی ادائیگی کے قواعد، ۲۰۰۶" (The Payment of Compensation To "Shauhada" Permanently Disabled Or Injured Persons" Civil Armed Forces Rules, 2006) پاکستان میں نافذالعمل ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قاعدہ ۱ کے ذیلی قاعدہ (۲) کے مطابق، ان قواعد کا اطلاق ایسے مسلح فورس کے اراکین پر ہوگا جو کہ فرنٹیر کورپس آرڈیننس، ۱۹۵۹ پاکستان رینجرز آرڈیننس ۱۹۵۹، پاکستان کوسٹ گارڈ ایکٹ، ۱۹۷۳ اور نارتھ ویسٹ فرنٹیر کانسٹیبلری ایکٹ، ۱۹۱۵ بشمول شمالی علاقہ جات اسکاؤٹس کے ارکین ہوں۔

معاوضے کی ادائیگی (Award of compensation)

قاعدہ ۳ کے مطابق اگر کسی فورس کا رکن شہید ہوا ہو، مستقل طور پر معذور ہوا ہو، شدید یا معمولی زخمی ہوا ہو یا جیسی صورت ہو اور وہ سرکاری فرائض کی ادائیگی کر رہا ہو تو اس کو یا اس کے خاندان کو معاوضہ دیا جائے گا یا جیسی صورت ہو۔

معاوضہ کی ادائیگی کے لئے کیس تیار کرنا (Preperation of cases for award)

قاعدہ ۴ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے مطابق، متعلقہ یونٹ کمانڈنٹ حقائق پرمبنی گوشوارہ تیار کرے گا جس میں وہ تمام حالات جن کے تحت فورس کے رکن نے فرائض کی ادائیگی کے دوران اپنی جان دی ہو، مستقل طور پر معذور، شدید یا معمولی زخمی ہوا ہو یا جیسی صورت ہو۔

مذکورہ قاعدہ کے ذیلی قاعدہ (۲) کے مطابق، سرکاری فرض کی ادائیگی کے دوران فورس کے رکن کے وفات ہونے پر مجاز میڈیکل افسر کی طرف سے فوحیدگی کا سرٹیفکیٹ تیار کیا جائیگا اور ساتھ ہی ان حقائق پرمبنی گوشوارہ جو کہ ذیلی قاعدے (۱) کے مطابق ہوگا جس میں درج ذیل معلومات دی جائیں گی:۔

(الف) فیملی کے بارے میں حقائق جن میں ان کی عمر، کاروبار اور ازدواجی حیثیت کی تفصیلات ہونگی۔

(ب) جس خاندان میں کوئی بھی بیوہ یا بچے نہ ہوں تو فورس کے شہید رکن کے والدین اور ان کی عمر کے بارے میں معلومات، والدین کی غیر موجودگی میں زیر کفالت نابالغ بھائی اور بہنیں اور ان کی غیر موجودگی میں غیر شادی شدہ، طلاق یافتہ یا بیوہ بہنیں جو کلی یا جزوی طور پر کہ فورس کے رکن کے زیر کفالت ہوں۔

ذیلی قاعدہ (۳) کے مطابق، جہاں فورس کا رکن مستقل طور پر معذور ہو جائے یا شدید یا معمولی زخمی ہو جائے یا جیسی صورت ہو تو اس سلسلے میں مجاز میڈیکل افسر سے سرٹیفکیٹ حاصل کیا جائیگا اور اس کو حقائق پر مشتمل گوشوارے کے ساتھ منسلک کیا جائے گا۔

معاوضے کی ادائیگی کے لئے کیس پیش کرنا (Submission of cases)

قاعدہ ۵ کے مطابق، ہر ایک کیس تمام ضروری کوائف مکمل کرنے کے بعد یونٹ کمانڈنٹ معاوضہ ادا کرنے کی سفارشات سمیت متعلقہ ہیڈ کوارٹر کو بھیجے گا جو کہ متعلقہ کمیٹی کے ممبران کے سپرد کیا جائیگا۔ مزید یہ کہ کمیٹی ہر ایک کیس کے تمام حالات کا معائنہ کرے گی جس کے تحت فورس کے رکن نے اپنی جان دی ہو یا مستقل معذور ہوگیا یا فرائض کی ادائیگی کے دوران شدید یا معمولی طور پر زخمی ہوا ہو یا جیسی صورت ہو اور اس کا تعین بھی کیا جائیگا کہ آیا فورس کا رکن معاوضے کا مستحق ہے یا نہیں مزید یہ کہ اگر کمیٹی ضروری اور درست سمجھے تو اضافی طور پر شہادتیں حاصل کرنے کے لئے ہدایت دے سکتی ہے۔

ادائیگی کا طریقہ کار (Mode of payment)

قاعدہ ۷ کے مطابق، معاوضہ منظور ہونے کے بعد اس کی ادائیگی متعلقہ شہید کے خاندان یا مستقل طور پر معذور یا زخمی ہونے والے رکن یا اس کے خاندان یا موت لاحق ہونے کی صورت میں انسپکٹر جنرل یا ڈائریکٹر جنرل یا کمانڈنٹ کے ذریعے جیسے کہ کیس کی نوعیت ہو ضروری فنڈ حاصل کرنے کے بعد ادائیگی کی جائیگی۔

معاوضے کی ادائیگی (Amount of award)

قاعدہ ۸ کے مطابق، معاوضہ کی ادائیگی درج ذیل شیڈول کے مطابق، کی جائیگی۔

شیڈول

۱)	موت	پانچ لاکھ
۲)	مستقل معذوری	تین لاکھ
۳)	شدید چوٹ	ڈیڑھ لاکھ
۴)	معمولی چوٹ	پچاس ہزار روپے

تشریحات (Definations)

۱) ایوارڈ (Award) سے مراد معاوضے کی ادائیگی کا ایوارڈ ہے۔

۲) کمیٹی (Committee) سے مراد کمیٹی جو کہ قاعدہ ۶ کے تحت تشکیل دی گئی ہو۔

۳) فیملی (Family) سے مراد اس میں شامل بیوی اور جائز بچے، والدین، بھائی، بہنیں جو کہ غیر شادی شدہ ہوں اور ۲۱ سال سے کم عمر کے ہوں جو کہ کلی طور پر یا جزوی طور پر فورس کے رکن کے زیر کفالت ہوں۔

۴) **فورس کارکن** (Member of force) سے مراد سول مسلح فورس کا رکن جو کسی بھی عہدے پر فرائض کی ادائیگی کر رہا ہو۔

۵) **شدید چوٹ** (Serious Injury) سے مراد ایسی چوٹ جس سے جسم کے کسی بھی حصے پر ناموافق اثرات مرتب ہونے کا خدشہ ہو۔

۶) **شہید** (Shaheed) سے مراد کسی بھی مسلح فورس کا رکن چاہے وہ کسی بھی عہدے پر ہو جو کہ سرکاری فرائض کی ادائیگی کے دوران کسی بھی وجہ سے جاں بحق ہوا ہو ماسوائے خودکشی کرنے کے۔

صوبہ سندھ میں پلاسٹک بیگ بنانے، فروخت اور استعمال کی ممانعت کا آرڈیننس مجریہ ۲۰۰۶ء

صوبہ سندھ میں پلاسٹک بیگ کے بنانے، فروخت اور استعمال کی ممانعت کا آرڈیننس، ۲۰۰۶ نافذ العمل ہے اس قانون کا مقصد پلاسٹک کے کالے تھیلے بشمول ایسے بیگ جن کا حجم ۳۰ مائیکرونز سے کم ہو بنانے، فروخت اور ان کے استعمال کی ممانعت ہے کیونکہ ایسے بیگ ماحولیاتی آلودگی کا سبب بنتے ہیں جس سے انسانی، حیوانی اور نباتاتی زندگی پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہ قانون پورے صوبے میں نافذ العمل ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پابندی (Restriction)

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۳ کے مطابق، کوئی بھی شخص پلاسٹک کے سیاہ بیگ جس کا حجم ۳۰ مائیکرون سے کم ہو نہیں بنائے گا نہ بیچے گا نہ استعمال کرے گا اور نہ ہی کوئی شخص پلاسٹک بیگ اور اس میں کھانے اور نہ کھانے والی اشیاء کو پیش کرے گا۔

جرمانہ (Penalty)

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۴ کے مطابق، دفعہ ۳ کی خلاف ورزی کرنے والے شخص کو ۳ ماہ تک سزا ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو پچاس ہزار روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے دوبارہ ارتکاب جرم کی صورت میں اس کو ایک لاکھ روپے تک کا جرمانہ اور چھ ماہ تک کی قید ہو سکتی ہے۔

جرم کا قابل سزا اور قابل سماعت ہونا (Offence to be punishable and triable)

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۵ کے مطابق ، ماسوائے اس کے کہ کوئی چیز ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ میں بیان ہو اس آرڈیننس کے تحت کوئی جرم جو کہ قانون ہذا کے تحت قابل سزا ہے وہ قابل ضمانت ہے اور اس کی سماعت قانون ہذا کے تحت جوڈیشل مجسٹریٹ کریگا جس کو "ماحولیات کے تحفظ کے قانون، ۱۹۹۷" کی دفعہ ۲۴ کے تحت خصوصی اختیار ہوگا۔

جرم کی سماعت کرنا (Cognizance of offence)

آرڈیننس کی دفعہ ۶ کے تحت، کوئی عدالت صوبائی ماحولیاتی ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل یا اس کے مجاز افسر یا نمائندہ کی طرف سے ارتکاب جرم کی تحریری اطلاع پر کیس قابل سماعت کرے گی۔

پرائیوٹ سیکیورٹی کمپنیز آرڈیننس مجریہ ۲۰۰۱

پرائیویٹ سیکیورٹی کمپنیز آرڈیننس، ۲۰۰۱ "The Private Security Companies Ordinance, 2001" دارالخلافہ اسلام آباد میں نافذ العمل ہے۔اس قانون میں پرائیویٹ سیکیورٹی کمپنیز کے افعال و کارہائے منصبی وطریقہ اجراء لائسنس شامل ہیں۔اس قانون کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں جرمانہ اور سزائیں بھی متعین کی گئی ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اس قانون کا اطلاق سول اور مسلح فورسز پر نہیں ہوگا (Ordinance not to apply to Civil and Armed Forces etc)

قانون ہذا کی دفعہ ۳ کے مطابق، اس قانون کا اطلاق درج ذیل پر نہیں ہوگا:۔

الف) مسلح افواج، پولیس یا سول فورس کے کسی بھی رکن پر نہیں ہوگا، اور

ب) کوئی معائنہ کار، محافظ، چوکیدار یا دوسرے لوگ جن کو کسی شخص نے اپنے گھر یا تجارتی یا کاروباری جگہ کی دیکھ بھال، حفاظت، نگہبانی کے لیے بھرتی کیا ہو یا اس شخص کی ذات یا جائیداد کی حفاظت کے لیے جو کہ خود پرائیویٹ سیکیورٹی کمپنی کا کاروبار نہ کرتا ہو۔

پرائیویٹ سیکیورٹی کمپنی کے کارکن خاص یونیفارم نہیں پہنیں گے (Private security compenies employees not to wear certain uniform)

قانون ہذا کی دفعہ ۴ کے مطابق، پرائیویٹ سیکیورٹی کمپنی کی طرف سے بھرتی کیئے گئے لوگ ایسا یونیفارم نہیں پہن سکیں گے جو کہ مسلح افواج، پولیس یا سول مسلح فورس کے یونیفارم جیسا ہو لیکن وہ یونیفارم پہنیں گے جو کہ ان کے لیے مقرر کیا گیا ہو۔

بغیر لائسنس کے کمپنی چلانے کی ممانعت (Prohibition of maintenance of company without licence)

قانون ہذا کی دفعہ ۵ کے مطابق، کوئی بھی شخص نہ تو پرائیویٹ سیکیورٹی کمپنی قائم کرے گا نہ سیکیورٹی گارڈ یا سیکیورٹی انتظامات کسی بھی معاوضہ پر مہیا کریگا تا وقتیکہ اس کو قانون ہذا کے تحت لائسنس جاری نہ کیا گیا ہو۔

لائسنس کے جاری کرنے یا دوبارہ اجراء کا طریقہ کار (Procedure for grant and renewal of licence)

قانون ہذا کی دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، جو کوئی بھی پرائیویٹ سیکیورٹی کمپنی کا کاروبار قائم کرنے کا ارادہ کرے تو ایسی کمپنی کا "کمپنیز آرڈیننس ۱۹۸۴ء" کے تحت اندراج کرانے کے بعد لائسنس جاری کرنے والے افسر کو لائسنس جاری کرنے کے لئے درخواست ہمراہ ضروری معلومات و دیگر دستاویزات و مجوزہ فیس کی ادائیگی کرے گا۔

ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، ذیلی دفعہ (۱) کے تحت، درخواست لینے کے بعد لائسنس جاری کرنے والا افسر ضروری تصدیق اور جانچ پڑتال کرنے اور سیکیورٹی جو کہ مقرر کی گئی ہو داخل کیئے جانے کے بعد لائسنس جاری کریگا یا اجراء لائسنس سے انکار کرے گا۔

ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق، لائسنس جو کہ ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، جاری کیا گیا ہو وہ:۔

(۱) مقررہ معیاد کے لیے ہوگا

(۲) قابل تجدید بر درخواست مقررہ فارم و ادائیگی فیس پر ہوگا۔

ذیلی دفعہ (۴) کے مطابق، لائسنس جاری نہیں کیا جائیگا اگر،

(الف) کمپنی کے افسران جو کہ انتظامی حیثیت کے عہدوں پر فائز ہوں اپنے اچھے کردار کی بابت نیک چلنی کی تصدیق

نہ کرا سکیں یا ایسے افسران جو کہ انتظامی عہدوں پر فائز ہوں اور وہ کسی دھوکا دہی یا اخلاقی جرائم میں سزا یافتہ ہوں:

(ب) ایسا کرنا مفاد عامہ میں نہ ہو:

(پ) مقررہ سیکیورٹی کلئیرنس نہ دی گئی ہو:

(ت) پرائیویٹ سیکیورٹی کمپنی، " کمپنیز آرڈیننس ۱۹۸۴" کے تحت رجسٹرڈ نہ کی گئی ہو:

لیکن شرط یہ ہے کہ لائسنس جاری نہ کرنے کی تحریری طور پر وجوہات بتائی جائینگی اور درخواست گذار کو اس سلسلے میں مطلع کیا جائیگا۔

ذیلی دفعہ (۵) کے مطابق، لائسنس جاری کرنے والا افسر کسی بھی وقت وفاقی حکومت کی ہدایات پر لائسنس کی شرائط کو تبدیل یا ختم کر سکتا ہے یا اضافی شرائط لاگو کر سکتا ہے۔

ذیلی دفعہ (۶) کے مطابق، لائسنس جاری کرنے والا افسر ذیلی دفعہ (۵) کے تحت کسی بھی کاروائی کرنے سے پہلے لائسنس حاصل کرنے والے کو اس کے خلاف کاروائی کے ارادے کے بارے میں آگاہ کریگا اور اس کو ایسی طے شدہ کاروائی کے خلاف وجوہات بیان کرنے کا موقعہ دیا جائیگا۔

اپیل۳ (Appeal)

قانون ہذا کی دفعہ ۷ کے مطابق، کوئی شخص جو کہ لائسنس جاری کرنے والے افسر کے دفعہ ۶ کے تحت جاری کردہ حکم سے متاثرہ ہو ۳۰ دن کے اندر سیکریٹری وزارت داخلہ حکومت پاکستان کو اپیل کریگا اور اس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

لائسنس آویزاں کرنا (Exhibition of licence)

قانون ہذا کی دفعہ ۸ کے مطابق، لائسنس کا مالک لائسنس یا اس کی تصدیق شدہ کاپی اپنے کاروباری صدر دفتر اور ہر ایک شاخ میں جہاں پرائیویٹ سیکیورٹی کمپنی کا قائم ہو میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریگا۔

جرمانہ (Penalities)

قانون ہذا کی دفعہ ۹ کے مطابق، کوئی بھی شخص جو کہ:۔

(الف) پرائیویٹ سیکیورٹی کمپنی کا کاروبار بغیر لائسنس کے چلا رہا ہو:

(ب) لائسنس کی شرائط کی پابندی کرنے میں ناکام رہا ہو:

(پ) لائسنس یا اس کی مصدقہ کاپی اپنے کاروباری دفتر یا کسی اور پرائیویٹ سیکیورٹی کی کاروباری جگہ پر نمایاں جگہ

آویزاں کرنے میں ناکام رہا ہو:

(ت) لائسنس شدہ نہ ہونے کی صورت میں کسی ایسے نشان یا نشان کا استعمال یا نمائش کرنا جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہو کہ اس کے پاس کمپنی کا کاروبار چلانے کا لائسنس موجود ہے:

(د) لائسنس یا لائسنس کی اجازت کے لئے درخواست دیتے وقت یہ جانتے ہوئے جھوٹا یا غلط گوشوارہ دے کوئی ادر کوائف دینے میں ناکام ہو جن کا دینا ضروری ہو، اور

(ح) لائسنس شدہ ہونے کی صورت میں " کمپنیز آرڈیننس ۱۹۸۴ء" کے متعلقہ مندرجات کی خلاف ورزی کرے:

تو ایسا کرنا قابل سزا ہوگا جس پر ۳ سال تک کی قید یا جرمانہ جو کہ دو لاکھ روپے تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں ہوسکتی ہیں اور جرمانے کی ادائیگی میں ناکامی کی صورت میں مزید ایک سال تک کی قید کی سزا ہوسکتی ہے ۔

منسوخی لائسنس (Revocation of licence)

قانون ہذا کی دفعہ ۱۰ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، لائسنس جاری کرنے والا افسر تحریری حکم نامے کے تحت لائسنس کو منسوخ کرسکتا ہے اگر وہ مطمئن ہو کہ۔

(i) لائسنس کے مالک نے اپنا کاروبار ختم کر دیا ہے جس مقصد کے لئے لائسنس لیا گیا ہے یا کمپنی کو تحلیل کرنے کے لیے درخواست دی ہے یا کمپنی تحلیل کر دی گئی ہے۔

(ii) قانون ہذا کے مندرجات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جھوٹی معلومات فراہم کر کے لائسنس حاصل کیا ہے۔

(iii) کسی اخلاقی جرم میں سزا یافتہ ہو یا لائسنس کے مالک کا کوئی بھی افسر جس کے پاس انتظامی حیثیت ہو، شراکت دار، ملازم یا سیکیورٹی گارڈ ہو کہ وہی یا اخلاقی جرم میں سزایافتہ ہو۔

(iv) قانون ہذا کے کسی مندرجات یا قواعد کی خلاف ورزی کرے یا کی ہو، یا

(v) اگر یہ معلوم ہو کہ سیکیورٹی گارڈ جن کو اس نے بھرتی کیا ہے وہ مقررہ معیار تعلیم و تربیت نہیں رکھتے۔

(vi) اگر کمپنی معاہدے کے تحت یا مقررہ طریقہ کار کے مطابق موکل کو خدمات دینے میں ناکام رہی ہو۔

(vii) اگر مفاد عامہ کے حوالے سے ایسا کرنا ضروری سمجھا جائے۔

ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، لائسنس جاری کرنے والا افسر لائسنس کو منسوخ کرنے سے پہلے لائسنس کے مالک کو ۳۰ دنوں کے اندر اظہار وجوہ کا تحریری نوٹس دے گا اور مقررہ تاریخ تک جواب نہ دینے کی صورت میں لائسنس

منسوخ سمجھا جائے گا۔ بصورت دیگر جب تک لائسنس کا مالک لائسنس کے اجراء کنندہ افسر کو مطمئن نہ کرے کہ لائسنس لائق منسوخی نہیں ہے۔

ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق، لائسنس جاری کرنے والا افسر ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، لائسنس منسوخ کرنے سے پہلے لائسنس کے مالک کو نوٹس کے ذریعے ایسی منسوخی پر مقررہ تاریخ کے بارے میں مطلع کریگا اور رجسٹرار کمپنی کو بھی مطلع کیا جائیگا۔

ذیلی دفعہ (۴) کے مطابق، وہ شخص جس کا لائسنس منسوخ کیا گیا ہو، ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق کی وصولی کے نوٹس تیس دنوں کے اندر تحریری طور پر ایسی منسوخی کے خلاف سیکرٹری وزارت داخلہ کو اپیل کریگا اور اس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

منسوخی لائسنس کا اثر (Effect of revocation of licence,etc)

قانون ہذا کی دفعہ ۱۱ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، جہاں لائسنس کے منسوخ کرنے کا حکم دفعہ ۱۱ کے تحت موثر ہوا ہو تو لائسنس کا مالک پرائیویٹ سیکیورٹی کمپنی کا کاروبار نہیں کریگا۔

ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، لائسنس کی منسوخی سے پہلے کسی بھی شخص کا لائسنس کے مالک کے خلاف کوئی حق یا دعویٰ ہو یا اسی طرح لائسنس کے مالک کا کسی اور شخص کے خلاف کوئی حق یا دعویٰ ہو تو اس منسوخی سے ایسا حق یا دعویٰ متاثر نہیں ہوگا۔

لائسنس کے مالک کی طرف سے عملہ بھرتی کرنا (Employment of staff by the licencee)

قانون ہذا کی دفعہ ۱۲ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، لائسنس کا مالک اپنے کاروبار کرنے کے لئے اتنے لوگ سیکیورٹی گارڈ یا عملے کے اراکین بھرتی کر سکتا ہے جو کہ وہ ضروری سمجھے اور ان کی بھرتی کے بعد وہ کل وقتی طور پر ہر ایک شخص یا رکن کے اچھے رویے کا ذمہ دار ہوگا۔

ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، لائسنس کا مالک کسی ایسے شخص کو سیکیورٹی گارڈ کی حیثیت سے بھرتی نہیں کریگا جو کہ:۔

(الف) کسی بھی ایسے جرم میں سزا یافتہ ہو جو کہ اخلاقی جرائم یا سرکاری نوکری سے بدچلنی پر نکالا گیا ہو۔

(ب) لائسنس کے مالک کی رائے میں ایسا شخص سیکیورٹی گارڈ کی حیثیت سے صحیح اور موزوں شخص نہیں ہے۔

ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق، ذیلی دفعہ (۱) کے حکم نامے کے تحت لائسنس کے مالک کی طرف سے کسی شخص کو

بھرتی نہیں کیا جائیگا جب تک کہ وہ لائسنس جاری کرنے والے افسر کو ایک گوشوارہ میں اس شخص کے بارے میں مکمل کوائف اور دوسری معلومات ایک مقررہ فارم میں نہیں دیگا اور لائسنس جاری کرنے والا افسر اعتراض کیئے بغیر لائسنس کے مالک کو سیکیورٹی گارڈ کی بھرتی کے لیے مطلع نہیں کرے گا۔ ذیلی دفعہ (۴) کے مطابق، لائسنس کا مالک ہر ایک بھرتی کیئے گئے شخص کے بارے میں مکمل کوائف کی لسٹ اپنے کاروباری دفتر میں رکھے گا۔

لائسنس کے مالک کی طرف سے ہتھیار اور اسلحہ رکھنا (Possession of arms and ammunition by the licencee)

قانون ہذا کی دفعہ ۱۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، لائسنس کا مالک پرائیویٹ سیکیورٹی کمپنی کے کارہائے منصبی چلانے کے لیے ہتھیار، اسلحہ اور دیگر ساز و سامان جو کہ ضروری ہو قانون اور قواعد کے تحت اپنے قبضے میں رکھ سکتا ہے اور اس کا استعمال مقررہ طریقے سے کر سکتا ہے۔ ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، ایسے کسی ہتھیار، اسلحہ اور سامان رکھنے کا لائسنس دارالخلافہ اسلام آباد کی انتظامیہ، لائسنس جاری کرنے والے افسر کی سفارش پر جاری کر سکتی ہے۔

شناختی کاغذات (Identification papers)

قانون ہذا کی دفعہ ۱۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، ہر ایک سیکیورٹی گارڈ ہر وقت شناختی کاغذات اپنے پاس رکھے گا جو کہ لائسنس کے مالک نے اس فارم میں جاری کیئے ہوں جن میں ان کے بارے میں ضروری تفصیلات دی گئی ہوں اور ان کاغذات کا معائنہ کیا جائیگا جب بھی لائسنس کا مالک یا کوئی پولیس افسر جو کہ اس حوالے سے مجاز کیا گیا ان کو طلب کرے اور جب ایسا شخص سیکیورٹی گارڈ نہ رہا ہو تو ان کاغذات کو لائسنس کے مالک کو واپس کیا جائے گا۔

ذیلی دفعہ ۲ کے مطابق، ماسوائے سیکیورٹی گارڈ کے کوئی اور شخص جس کی سیکیورٹی گارڈ کی حیثیت ختم ہو چکی ہو لیکن اپنے پاس ایسے شناختی کاغذات رکھتا ہو جس سے اپنے آپ کو جعلی طور پر سیکیورٹی گارڈ ظاہر کرتا ہو تو کسی اور سزا کے علاوہ جس کا کسی اور قانون کے تحت وہ مستوجب ہو اس کو ایک مہینے کی قید کی سزا ہو سکتی ہے اور جرمانہ بھی جو کہ ۳۰ ہزار تک ہو سکتا ہے۔

معائنہ اور تلاشی لینے کا اختیار (Power to inspect and search)

قانون ہذا کی دفعہ ۱۵ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، لائسنس جاری کرنے والے افسر کو معلومات لینے یا جانچ کرنے کے بعد اگر ایسا مواد ملے کہ کوئی شخص جس کے پاس سیکیورٹی کمپنی کا کاروبار چلانے کے لیے لائسنس نہیں ہے لیکن

کسی جگہ پر ایسا کاروبار چلا رہا ہے تو اس شخص کے خلاف وارنٹ جاری کرے گا یا کسی اور ایسے شخص یا پولیس افسر کو جو کہ انسپکٹر کے عہدے سے کم نہ ہو بمعہ کسی ضروری مدد اور فورس کے اختیار دے گا۔ ایسے شخص کے خلاف کاروائی کی جائے گی اور ایسی جگہ داخل ہو کر اور وہاں موجود لوگوں کی تلاشی لی جائے گی اور وہاں موجود تمام دستاویزات اور دیگر چیزوں کو قبضے میں لیا جائیگا جس کے بارے میں یہ شبہ ہو کہ وہ پرائیویٹ سیکیورٹی کمپنی کے کاروبار کے حوالے سے استعمال ہوئی ہیں یا استعمال کرنے کی نیت تھی۔

ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، معائنے اور تلاشی کا اختیار جو کہ دفعہ ۱۴ کی ذیلی دفعہ (۱) اور (۲) میں صراحت کردہ ہیں وہ لائسنس جاری کنندہ افسر کے علاوہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا سپرنٹنڈنٹ آف پولیس برائے دارالخلافہ اسلام آباد خود یا کسی پولیس افسر جس کو اختیار دیا گیا ہو اس کا استعمال کر سکتے ہیں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ کسی بھی عورت کی تلاشی ماسوائے عورت پولیس افسر کے نہیں لے سکتی۔

ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا سپرنٹنڈنٹ آف پولیس برائے دارالخلافہ اسلام آباد جیسی صورت ہو، بغیر کسی تاخیر کے لائسنس جاری کنندہ افسر کو ایسے معائنے کے نتیجے اور کی گئی تلاشی کے بارے میں مطلع کریں گے۔

جرائم کی سماعت (Cognizance of offences)

قانون ہذا کی دفعہ ۱۷ کے مطابق،

الف) قانون ہذا کے تحت، کیئے گئے جرائم کی سماعت فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کریگا، اور

ب) فرسٹ کلاس مجسٹریٹ قانون ہذا کے تحت کوئی بھی سزا دے سکتا ہے:

سرکاری وکیل

کسی جرم کے نتیجے میں قائم فوجداری مقدمہ کی کاروائی کے تحت ملزم کو متعلقہ با اختیار فوجداری عدالت میں ضابطہ کی کاروائی کے لئے پیش یا حاضر کیا جاتا ہے۔ اس دوران عمومی طور پر دو فریقین عدالت میں روبرو ہوتے ہیں، ایک فریق ریاست اور دوسرا فریق ملزم۔ ریاست نافذ العمل فوجداری قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے شخص کے خلاف مقدمہ قائم کر کے بذریعہ عدالتی کاروائی، ملزم کو اُس کے انجام تک پہنچاتی ہے۔ عدالت میں فوجداری مقدمات میں ریاست کی نمائندگی کرنے والے شخص کو سرکاری وکیل (Public Prosecutor) کہا جاتا ہے جس کی تقرری

(ا) اگر فرد جرم لاگو ہونے سے قبل ہو تو ملزم کے خلاف عائد کردہ جرم یا جرائم ختم کردیئے جائیں گے،

(ب) اگر فرد جرم لاگو ہونے کے بعد یا مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت کوئی فرد جرم عائد کرنے کی ضرورت نہ ہو، تو ملزم کو عائد کردہ جرم یا جرائم سے بری کردیا جائے گا۔

استغاثہ کی پیروی کی اجازت :

مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۴۹۵ کی ذیلی دفعہ (ا) کے مطابق، اگر کوئی مجسٹریٹ کسی معاملہ میں تحقیق کررہا ہے یا کسی مقدمہ کی سماعت کررہا ہے، تو وہ استغاثہ کی کسی ایسے شخص کو پیروی کی اجازت دے سکتا ہے جو کہ اس عہدیدار پولیس سے رتبہ میں کم ہو جیسا کہ صوبائی حکومت اس کام کے لئے مقرر کرے، لیکن کوئی بھی شخص ماسوائے ایڈوکیٹ جنرل، اسٹینڈنگ کونسل، سرکاری سالیسیٹر (Government Solicitor)، سرکاری وکیل یا وہ افسر جس کو عمومی یا خاص طور پر صوبائی حکومت کی طرف سے اختیار حاصل ہو بلا اجازت استغاثہ کی پیروی کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔

مذکورہ دفعہ ۴۹۵ کی ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، ایسے افسر کو اختیار ہوگا کہ وہ استغاثہ سے دستبردار ہو جائے جیسا کہ ضابطہ ہذا کی دفعہ ۴۹۴ میں درج ہے اور مذکورہ دفعہ کی کسی بھی شق کا اطلاق کسی بھی ایسی دستبرداری پر ہوگا۔

مذکورہ دفعہ ۴۹۵ کی ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق، کوئی بھی شخص استغاثہ کی پیروی ذاتی طور پر یا وکیل کے ذریعے کر سکتا ہے۔

مذکورہ دفعہ ۴۹۵ کی ذیلی دفعہ (۴) کے مطابق، کسی پولیس افسر کو اجازت نہ ہوگی کہ وہ استغاثہ کی پیروی کرے اگر اس نے مقدمہ کی تفتیش میں کسی بھی طرح حصہ لیا ہو جس میں ملزم کے خلاف چارہ جوئی ہو رہی ہو۔

صوبہ سندھ میں لازمی پرائمری تعلیم کا قانون مجریہ ۲۰۰۱

تعلیم کے شعبے میں ترقی کیئے بغیر کوئی بھی قوم سماجی، سیاسی، اقتصادی طور پر ترقی حاصل نہیں کرسکتی۔ آج جو قومیں ترقی یافتہ کہلاتی ہیں ان کی ترقی کی بنیادی وجہ تعلیمی شعبے کو انتہائی اہمیت دینا ہے۔ ہمارا ملک تعلیم کے شعبے میں وہ ترقی ابھی تک حاصل نہیں کرسکا جو کہ اب تک ہونی چاہیئے تھی لیکن اب اس شعبے کی طرف کافی توجہ دی جارہی ہے اور حکومت کی طرف سے کئی ایسے اقدامات کیئے جارہے ہیں جس سے اس شعبے کو مزید ترقی حاصل ہو۔ اس سلسلے میں صوبہ سندھ میں پرائمری تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دی جارہی ہے تاکہ بچے اور بچیاں جن کی عمر اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کی ہے وہ

لازمی طور پر تعلیم حاصل کریں۔ اور اس کے ساتھ والدین یا بچوں کے سرپرست کے لئے یہ لازم ٹھرایا گیا ہے کہ وہ بچوں کو لازمی طور پر تعلیم حاصل کرنے کے لئے پرائمری اسکول بھجیں ورنہ ماسوائے کسی مناسب وجہ کے والدین کے خلاف قانونی کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس سلسلے میں" صوبہ سندھ میں لازمی پرائمری تعلیم کا قانون، ۲۰۰۱ " "Sindh Compulsory Primary Education Ordinance, 2001" پورے صوبے میں نافذ العمل ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

لازمی پرائمری تعلیم (Compulsory Primary Education)

قانون ہذا کی دفعہ ۳ کے مطابق، صوبہ سندھ میں ہر بچے کے لئے تعلیم لازمی ہوگی۔

قانون ہذا کی دفعہ ۴ کے مطابق، بچے کے والدین ماسوائے کسی مناسب جواز کے بچے کو اس وقت تک پرائمری اسکول باقاعدگی سے بھجیں گے جب تک بچہ پرائمری تعلیم مکمل نہ کرلے۔

وضاحت (Explanation)

درج ذیل دفعہ کے مقصد کے لئے مناسب جواز سے مراد درج ذیل اسباب ہونگے۔

(الف) جہاں بچہ کسی بیماری یا ذہنی کمزوری یا کسی اور ناگزیر وجوہ کی بناء پر پرائمری اسکول جانے سے قاصر ہو۔

(ب) جہاں بچہ ماسوائے پرائمری اسکول جانے کے کسی اور جگہ سے تربیت حاصل کررہا ہو جو کہ متعلقہ تعلیمی افسر کی رائے میں کافی ہو۔

(پ) جہاں کوئی پرائمری اسکول بچے کی رہائش سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر موجود نہ ہو۔

اسکول میں حاضری چیک کرنے والی مجاز اتھارٹی (School Attendence Authority)

قانون ہذا کی دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، قانون ہذا کے مقاصد کے لئے حکومت ایک یا ایک سے زائد مجاز اتھارٹی قائم کرے گی۔

مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، مجاز اتھارٹی یہ بات یقینی بنائے گی کہ قانون ہذا کے مطابق ہر ایک بچہ جس کو اسکول جانا چاہیئے وہ اسکول جارہا ہے اور اس مقصد کے لئے ایسے اقدامات کیئے جائیں گے جو کہ ضروری سمجھے جائیں یا حکومت کی طرف سے جن کا وقت بوقت تعین کیا جائے۔

مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق، جہاں مجاز اتھارٹی مطمئن ہو کہ والدین جو کہ قانون ہذا کے تحت بچے کو پرائمری اسکول بھیجنے کے پابند ہیں اور وہ ایسا کرنے میں ناکام رہیں تو مجاز اتھارٹی والدین کو سننے کا موقعہ دینے کے بعد

اورانکوائری کرنے کے بعد جوکہ ضروری سمجھی جائے ان کو ہدایات دے گی کہ بچے کو اس تاریخ سے اسکول بھیجا جائے جوکہ حکم نامے میں درج ہوگی۔

جرائم (Offences)

قانون ہذا کی دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، والدین جوکہ مذکورہ قانون کی دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت حکم نامے کی تعمیل کرنے میں ناکام ہوئے ہوں تو ان کو ۵۰ روپے تک کے جرمانے کی سزا ہوگی اور یہ ناکامی مسلسل جاری رہنے کی صورت میں وہ ۲۵ روپے تک کا جرمانہ روزانہ کے حساب سے ادا کریں گے۔

مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، کوئی بھی شخص جس کو مجاز اتھارٹی سے روزانہ تنبیہ ملنے کے بعد اپنے بچے کو قانون ہذا کے تحت اسکول بھجوانا چاہیے تھا اس بچے کو مسلسل مزدوری پر لگائے رکھے گا چاہے کسی معاوضہ پر یا دوسری صورت میں تو ایسا کرنے پر اس کو ۵۰ روپے تک کا جرمانہ کیا جائے گا اور اگر ایسی مزدوری سزا ہونے کے بعد مسلسل جاری رہی تو مزید ۲۵ روپے تک روزانہ کے حساب سے لاگو ہوگا۔

مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق، کوئی بھی عدالت اس دفعہ کے تحت اس جرم کی سماعت نہیں کرے گی جب تک کہ مجاز اتھارٹی کی طرف سے تحریری درخواست نہ دی جائے۔

مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (۴) کے مطابق، مجاز اتھارٹی ایسے اختیارات یا ایسے فرائض منصبی ادا کرسکتی ہے جن کا تعین کیا گیا ہو۔

منسوخی کرنا (Repeal)

قانون ہذا کی دفعہ ۸ کے تحت، سندھ پرائمری تعلیم آرڈیننس ۱۹۶۲ کو منسوخ کیا گیا گا۔

تشریحات (Definations)

اتھارٹی (Authority) سے مراد ایسی اتھارٹی ہے جوکہ قانون ہذا کی دفعہ ۵ کے مطابق مقرر کی گئی ہو۔

بچہ (Child) سے مراد ایسا بچہ اور بچی ہے جس کی عمر اسکول جانے کے وقت ۵ سال سے کم نہ ہو اور نہ ہی گیارہ سال سے زائد ہو۔

والدین (Parents) سے مراد بچے کے والدین بشمول سنبھالنے والا یا کوئی اور شخص جس کی سپرداری یا تحویل میں بچے ہوں۔

پرائمری تعلیم (Primary education) سے مراد ایسی تعلیم ہے جوکہ درجہ اول سے درجہ پانچ تک ہو۔

انتباہ تمباکو نوشی کی چھپائی کا قانون

تمباکو نوشی صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ اس کی وجہ سے کینسر، اور دیگر بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور مالی طور پر بھی بہت نقصان ہوتا ہے۔ ان نقصانات سے بچنے کے لئے قانون میں تمباکو نوشی کو صحت کے لئے مضر قرار دیا گیا ہے۔ ہمارے ملک میں جو بھی سگریٹ بیچے جاتے ہیں ان کے پیکٹس پر انتباہ تمباکو نوشی کی چھپائی لازمی ہے تا کہ سگریٹ استعمال کرنے سے پہلے انتباہ تمباکو نوشی جو کہ اردو اور انگریزی زبان ہوتی ہے کو پڑھ لیا جائے تا کہ ان نقصانات سے بچا جا سکے۔ اس سلسلے میں "انتباہ تمباکو نوشی کی چھپائی کا قانون" The Cigarettes (Printing of Warning Ordinance, 1979) پورے ملک میں نافذ العمل ہے۔ اس قانون کا مقصد یہ ہے کہ تمباکو نوشی کرنے سے پہلے سگریٹ کے پیکٹ پر چھپا ہوا انتباہ پڑھ لیا جائے اس کی مزید تفصیل درج ذیل ہے۔

انتباہ تمباکو نوشی کی چھپائی (Printing of health warning)

قانون ہذا کی دفعہ ۳ کے مطابق، سگریٹ کے پیکٹ پر صاف اور نمایاں طریقے سے اردو اور انگریزی میں درج ذیل طریقے سے انتباہ تمباکو نوشی لکھا ہو گا "خبردار تمباکو نوشی صحت کے لئے مضر ہے، وزارت صحت"۔

جرمانہ (Penalities)

قانون ہذا کی دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، جو کوئی بھی قانون ہذا کی خلاف ورزی کرے گا اس کو ۲ سال تک کی قید کی سزا یا جرمانہ جو کہ دس ہزار تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں مزید یہ کہ ذیلی دفعہ ۲ کے مطابق جہاں عدالت کسی شخص کو مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، کوئی سزا دیتی ہے تو عدالت مزید یہ حکم بھی دے گی کہ ایسے جرم میں استعمال کیئے گئے سگریٹ کے پیکٹ اور سگریٹ وفاقی حکومت ضبط کرے گی۔

کمپنیز کی طرف سے جرم کا ارتکاب کرنا (Offence by companies)

قانون ہذا کی دفعہ ۶ کے مطابق، اگر کوئی بھی شخص یا کمپنی یا اس کا ڈائریکٹر، منیجر، سیکرٹری یا کوئی آفیسر یا ایجنٹ اس قانون کی خلاف ورزی کرے گا تو جب تک کہ وہ یہ ثابت نہ کرے کہ ایسی خلاف ورزی اس کے علم کے بغیر ہوئی ہے یا اس نے اس کو روکنے کی حتیٰ الامکان کوشش کی تھی تب تک وہ اس خلاف ورزی کے ارتکاب کرنے کا قصوروار مانا جائیگا۔ اس جرم کے خلاف قانونی کاروائی ماسوائے فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کے اور کوئی نہیں کرے گا مزید یہ کہ اس جرم کے ارتکاب کے خلاف تحریری درخواست پولیس آفیسر جو کہ اسسٹنٹ انسپکٹر کے عہدے سے کم نہ ہو یا کوئی ایکسائز آفیسر جو کہ سب

انسپکٹر کے عہدے سے کم نہ ہو اور جن کو وفاقی حکومت نے اختیار دیا ہو کہ سوا کوئی اور شخص نہیں دے سکتا۔ مزید یہ کہ قانون ہذا کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے قواعد بنا سکتی ہے۔

ماہی گیری کا قانون

انسانی خوراک میں مچھلی ایک اہم غذا ہے لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ ماہی گیری کرنے کے دوران کئی لوگ پانی میں جال وغیرہ کا استعمال کرنے کی بجائے ان مچھلیوں کو جلدی حاصل کرنے کیلئے مختلف خطرناک اور مہلک طریقے استعمال کرتے ہیں جیسا کہ دھماکہ خیز مواد یا کوئی زہریلہ مادہ وغیرہ پانی میں پھینک کر مچھلیاں حاصل کی جاتی ہیں جس سے مچھلیوں اور دیگر آبی حیات کو نقصان پہنچتا ہے۔ ایسا عمل کرنے سے قدرتی ماحول میں بھی آلودگی پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجے میں مقامی اور ماہی گیری کے شعبے سے منسلک دیگر افراد میں مختلف اقسام کی بیماریاں پھیلنے کا خدشہ ہوتا ہے۔ ایسے رجحان کو روکنے کے لئے ملک میں "ماہی گیری کا قانون، ۱۸۹۷" (The Fisheries Act, 1897) پورے ملک میں نافذ العمل ہے جس کا مقصد ایسے خطرناک اور مہلک طریقے سے ماہی گیری کرنے کی روک تھام کرنا ہے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کاروائی کرنا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مچھلیوں کو زمینی پانی یا ساحل سمندر میں دھماکہ خیز مواد سے مارنا (Destruction of fish by explosives in inland waters and on coasts)

قانون ہذا کی دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، اگر کوئی شخص مچھلیوں کو پکڑنے یا تباہ کرنے کی نیت سے دھماکہ خیز مواد یا بم استعمال کریگا تو ایسا کرنے پر اس شخص کو دو ماہ تک کی قید یا دوسو روپے تک کا جرمانہ کی سزا دی جاسکتی ہے۔ مزید یہ کہ ذیلی دفعہ ۲ کے مطابق، پانی سے مراد اس میں ساحل سمندر کا پانی بھی شامل ہے اور اگر کوئی بھی شخص ان حدود میں جرم کا ارتکاب کریگا تو وہ ایسا جرم ایسے تصور ہوگا جیسا کہ وہ جرم زمین پر کیا گیا ہو۔

پانی میں زہر کے ذریعے مچھلیوں کو مارنا (Destruction of fish by poisoning waters)

قانون ہذا کی دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، اگر کوئی شخص مچھلی کا شکار کرنے کی غرض سے پانی میں کوئی زہر یا زہریلا مواد شامل کریگا تو ایسا کرنے پر ۲ ماہ کی قید اور ۲۰۰ روپے تک جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

ذیلی دفعہ ۲ کے مطابق، صوبائی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے مذکورہ دفعہ کے اطلاق کو کسی بھی علاقے کے لئے معطل یا اس میں ردوبدل کرسکتی ہے۔

صوبائی حکومت مچھلی کے تحفظ کے لئے مقررہ پانیوں کے لئے قواعد بنا سکتی ہے (Protection of fish in selected waters by rules of provincial Government)

قانون ہذا کی دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، صوبائی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے مچھلی کے تحفظ کے لئے مخصوص پانیوں کے حوالے سے ماسوائے ذاتی ملکیتی تالاب کے، قواعد بنا سکتی ہے۔

قانون ہذا کی دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، صوبائی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے ان قواعد کا اطلاق ذاتی ملکیتی تالاب کے مالک کی تحریری رضامندی سے ایسے دوسرے اشخاص پر جن کا ماہی گیری کا حق مختص ہو کر سکتی ہے اور ایسے قواعد درج ذیل معاملات کی ممانعت یا باقاعدگی کے لئے ہونگے:۔

(الف) نسب شدہ انجن کی تنصیب واستعمال۔

(ب) تاروں کا بنانا۔

(پ) جال کا پھیلاؤ، اس کا قسم اور استعمال کا طریقے کار۔

ایسے قواعد میں کسی مخصوص پانیوں میں ماہی گیری کرنے کیلئے دو سال سے زائد عرصے تک کی پابندی نہیں ہوگی۔ان قواعد کی خلاف ورزی کی صورت میں ایک سو روپیہ کا جرمانہ عائد کیا جائے گا اور اگر ایسی خلاف ورزی مسلسل جاری ہو تو اس جرمانے کے ساتھ دس روپے روزانہ کے حساب سے مزید جرمانہ ہوگا مزید یہ کہ ماہی گیری کیلئے استعمال میں لائے گئے انجن، جال اور مچھلی قبضے میں لے کر ضبط کی جائیگی۔

جرم کے ارتکاب پر بغیر وارنٹ کے گرفتار کرنا (Arrest without warrant for offinces under this Act)

قانون ہذا کی دفعہ ۷ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، کوئی بھی پولیس آفیسر یا کوئی ایسا شخص جس کو صوبائی حکومت نے خاص طور پر اختیار دیا ہو مجسٹریٹ کے وارنٹ کے بغیر ایسے شخص کو گرفتار کر سکتا ہے جس نے مذکورہ قانون یا قواعد کی خلاف ورزی کی ہو۔ اگر ایسے شخص کا نام اور پتہ معلوم نہ ہو یا ایسا شخص اپنا نام اور پتہ دینے سے انکار کر رہا ہو یا دیئے ہوئے نام اور پتے کی درستگی میں کوئی شک ہو تو ذیلی دفعہ ۲ کے مطابق اس شخص کو تب تک تحویل میں رکھا جائیگا جب تک اس کا نام اور پتہ درست طور پر معلوم نہ ہو لیکن شرط یہ ہے کہ ایسے حراست شدہ شخص کو تب تک حراست میں رکھا جائیگا جب تک اس کو مجسٹریٹ کے سامنے لایا نہ جائے یا مجسٹریٹ اس کی حراست کے احکامات جاری نہ کرے۔

تشریحات (Definations)

مچھلی (Shell Fish) سے مراد مچھلی ہے۔

نصب شدہ انجن (Fixed Engine) سے مراد کوئی جال، پنجرا، دام یا کوئی اور آلہ جو کہ زمین پر نصب شدہ ہو یا دوسری صورت میں اس کو ساکن حالت میں رکھا ہوتا کہ مچھلیاں حاصل کی جا سکیں۔

ذاتی ملکیتی پانی (تالاب) (Private Water) سے مراد ایسا پانی یا تالاب ہے جو کہ کسی شخص کی بلا شرکت غیرے جائیداد ہو یا جس کو وقتی طور پر اس تالاب سے مچھلی شکار کرنے کا بلا شرکت حق حاصل ہو چکا ہے وہ اس کا مالک ہو، یا ٹھیکے پر یا کسی اور حیثیت سے لیا ہو۔

اس وضاحت کے مطابق کوئی پانی اس وجہ سے ذاتی پانی نہیں کہلائے گا کہ کوئی دوسرا شخص اس میں ماہی گیری کا حق رکھتا ہے۔

پرائیویٹ فوجی تنظیموں کے خاتمے اور ممانعت کا قانون

ملکی سلامتی کو کسی بھی بیرونی یا اندرونی ممکنہ خطرات سے نمٹنے کے لئے افواج پاکستان کا بنیادی کردار ہے۔ ملک کے اندر کوئی بھی شخص یا تنظیم ملک دشمن ارادوں کی تکمیل کے لئے افواج پاکستان کی طرز پر اگر کوئی پرائیویٹ فوج کی تشکیل دے گا جو کہ فوج جیسی تنظیم اور طاقت کی اہلیت رکھے یا اس میں ملوث ہوگا تو ایسا گھناؤنا عمل آئین ۱۹۷۳ کے آرٹیکل ۲۵۶ کی خلاف ورزی تصور کیا جائے گا اور ایسا کرنے پر قانون کے مطابق سزا ہوگی۔ ایسی تنظیموں پر قانونی طور پر پابندی اور ان کے خاتمے کے لئے "پرائیویٹ فوجی تنظیموں کے خاتمے کا قانون ۱۹۷۴" (The Private Military Organisations "Abolition and Prohibition" Act, 1974) پورے ملک میں فوری نافذ العمل ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کسی تنظیم کو غیر قانونی قرار دینے کا اختیار (Power to declare organisation illegal)

مذکورہ قانون کی دفعہ ۲ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، اگر وفاقی حکومت مطمئن ہو کہ کوئی بھی پرائیویٹ تنظیم فوجی تنظیم کی طرح اہلیت رکھتی ہے جو کہ آئین کے آرٹیکل ۲۶۵ کی خلاف ورزی ہے تو وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے ایسی تنظیم کے خاتمے کی ہدایت دے گی۔ ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، ایسے اعلان کے جاری کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں گی لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وفاقی حکومت کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ کسی ایسی حقیقت کو ظاہر کرے جو کہ مفاد عامہ کے خلاف ہو۔

وضاحت (Explanation)

قانون ہذا کی اس دفعہ کے مطابق، اور دفعہ ۳ کے تحت کوئی تنظیم جو کہ فوجی تنظیم کی طرح کام کرنے کی اہلیت رکھتی ہو اور اگر اس کو منظم، تربیت یا اس طریقے سے لیس کیا گیا ہو کہ اس کی طاقت کا استعمال یا اظہار کسی مقصد کو فروغ یا حاصل کرنے کے لئے کیا جائے۔

پرائیویٹ فوجی تنظیم بنانے پر سزا (Punishment for forming private military organisation e.t.c)

قانون ہذا کی دفعہ ۳ کے مطابق، جو کوئی بھی:۔

(الف) پرائیویٹ تنظیم بنائے گا، تشکیل دے گا، تربیت کرے گا یا اس کو اس طرح لیس کرے گا کہ وہ فوجی تنظیم کی طرح کام کرنے کی اہلیت رکھے یا اس کا رکن ہو یا ماننے والا ہو یا ایسی تنظیم کی سرگرمیوں میں حصہ لے، یا

(ب) ایسی تنظیم کا رکن یا ماننے والا ہو گا یا اس کی سرگرمیوں میں حصہ لے گا جس کے حوالے سے قانون ہذا کی دفعہ (۲) کے مطابق، اعلان جاری کیا گیا ہو تو ایسا کرنے پر پانچ سال تک کی قید اور جرمانہ کی سزا دی جاسکتی ہے۔

قواعد بنانے کا اختیار (Power to make rules)

قانون ہذا کی دفعہ ۴ کے مطابق، وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے قانون ہذا کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے قواعد بنا سکتی ہے۔

دماغی صحت کی وفاقی اتھارٹی اور اس کے کارہائے منصبی

مہذب معاشرے میں حفظان صحت کا بندوبست کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے اور اسی مقصد کے لئے ذہنی امراض کی روک تھام اور مریضوں کے موثر علاج کے لیے ایک وفاقی دماغی صحت آرڈیننس ۲۰۰۱ء (Mental Health Ordinance, 2001) نافذ کیا گیا ہے تاکہ ذہنی مریضوں کی بہتر طریقے سے نگہداشت اور علاج کیا جاسکے۔

وفاقی دماغی صحت اتھارٹی (Federal Mental Health Authority) :

وفاقی دماغی صحت آرڈیننس مجریہ ۲۰۰۱ء کی دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، آرڈیننس ہذا کے مقاصد کے لیے، وفاقی حکومت، سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے وفاقی دماغی صحت اتھارٹی قائم کرے گی۔

مذکورہ دفعہ۳ کی ذیلی دفعہ(۲) کے مطابق، اتھارٹی چیئر پرسن اور ممبران جن کی تعداد چودہ سے زیادہ نہیں ہوگی پر مشتمل ہوگی جن کی تعیناتی وفاقی حکومت کرے گی۔

مذکورہ دفعہ۳ کی ذیلی دفعہ(۳) کے مطابق، اتھارٹی کے مندرجہ ذیل ممبران ہوں گے۔

(ا) سیکرٹری، وزارت صحت، حکومت پاکستان؛

(ب) ڈائریکٹر جنرل، وزارت صحت، حکومت پاکستان؛

(ج) صوبائی محکمہ صحت کے سیکرٹریز؛

(د) نفسیات کا مشیر (AdvisorinPsychiatry)، میڈیکل ڈائریکٹریٹ، جنرل ہیڈکوارٹر (GHQ)، اور

(ح) سات ممتاز نفسیاتی طبیب (Psychitrists) جن کا دس سالہ تجربہ ہو۔

مذکورہ دفعہ۳ کی ذیلی دفعہ۴ کے مطابق، اتھارٹی کے چیئر پرسن اور ممبران بلحاظ عہدہ دیگر ممبران کا تقرر وفاقی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ شرائط وضوابط کے مطابق کیا جائے گا۔

مذکورہ دفعہ۳ کی ذیلی دفعہ۵ کے مطابق، اتھارٹی کے چیئر پرسن اور ممبران کا تقرر چار سال کے لیے کیا جائے گا چیئر پرسن اور اتھارٹی کا کوئی بھی ممبر سیکرٹری وزارت صحت کو تحریری خط کے ذریعے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے سکتا ہے۔

مذکورہ دفعہ۳ کی ذیلی دفعہ۶ کے مطابق، وفاقی حکومت چیئر پرسن اور اتھارٹی کے کسی بھی ممبر کو بد چلنی کی وجہ سے یا اگر وہ کسی بھی ذہنی اور جسمانی معذوری کی وجہ سے دفتر کے امور سر انجام دینے سے قاصر ہو گیا ہو، یا کسی دیگر وجوہ کی بنا پر ہٹا سکتی ہے۔

وفاقی دماغی صحت اتھارٹی کے کارہائے منصبی (Function of the Federal Mental Authority):

آرڈیننس ہذا کی دفعہ۳ کی ذیلی دفعہ(۷) کے مطابق، وفاقی دماغی صحت اتھارٹی مندرجہ ذیل امور انجام دے گی۔

(ا) حکومت کو دماغی صحت سے متعلق بہتری اور اس مرض کی روک تھام کے امور پر مشورے دے گی۔

(ب) مریضوں کی دیکھ بھال اور علاج معالجے کے لیے قومی معیار کو مزید ترقی دینے کیلئے اقدامات کرے گی۔

(ج) دماغی صحت کے موجودہ نظام اور امور کی انجام دہی اور اس سے متعلق سہولتیں بہم پہنچانے کیلئے طریقہ کار وضع کرے گی۔

(چ) اس آرڈیننس کے مقاصد اور فوائد حاصل کرنے کے لیے اس پر عمل درآمد کا ایسا طریقہ کار وضع کرے گی جس سے

اس قانون کے مقاصد اور فوائد حاصل ہو سکیں اور دماغی صحت سے متعلقہ عملہ ان قواعد وضوابط پر عمل کرے گا۔

(ح) معائنہ کاروں کا بورڈ بنائے گی جو باقاعدگی سے جائزہ لے گا کہ آیا اس آرڈیننس کی دفعات جو کہ جائزے اور دیکھ بھال سے متعلق ہیں ان پر مکمل طور پر عمل ہو رہا ہے اگرچہ اس کے لئے کسی بھی آدمی یا مریض کے کسی رشتہ دار نے درخواست کی تھی یا نہیں۔

(خ) مریض کی دیکھ بھال علاج نگرانی نگہداشت اور بحالی صحت کے لیے طریقہ کار وضع کرے گی۔

(د) عام لوگوں کے لیے دماغی صحت سے متعلق ہیلپ لائن اور حادثہ سنٹر قائم کرے گی۔

(ڈ) عام لوگوں کی آگاہی کے لیے پروگرام کا بندوبست کرے گی اور تحقیق کو فروغ دے گی۔ دماغی صحت کی دیکھ بھال سے متعلق امور پر بلیٹن، جرنلز اور دیگر معلوماتی مواد شائع کرے گی۔

(ر) وہ تمام کام سرانجام دے گی جو کہ دماغی صحت سے متعلق ہوں گے جس طرح حکومت چاہے گی۔

(ڑ) اس آرڈیننس کے مقاصد اور فوائد کو حاصل کرنے لے لیے کورسز اور ٹریننگ کا بندوبست کیا جائے گا۔

وفاقی دماغی صحت اتھارٹی کے ضوابط وضع کرنے کا اختیار:

آرڈیننس ہذا کی دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۸) کے مطابق، وفاقی دماغی صحت اتھارٹی سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے اتھارٹی کے فرائض منصبی کے متعلق جو کہ ذیلی دفعہ (۷) میں بیان کئے گئے ہیں ضوابط وضع کرے گی۔

معائنہ کار:

آرڈیننس ہذا کی دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، اس آرڈیننس کے مقاصد کی تعمیل کے لیے اتھارٹی متعلقہ حکومت سے مشورے کے بعد معائنہ کاروں کا ایک بورڈ بنائے گی۔

آرڈیننس ہذا کی دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، صوبائی سطح پر معائنہ کاروں کا بورڈ مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہوگا۔

(ا) چیئرپرسن جو کہ ہائی کورٹ کا موجودہ جج ہو یا رہ چکا ہو۔

(ب) دو نفسیاتی طبیب جن کا کم از کم دس سالہ حکومت ملازمت کا تجربہ ہو۔

(ج) ایک ممتاز شہری جو کہ باصلاحیت ہو۔

(د) دو میڈیکل پیشہ ور جن میں سے ایک کو پاکستان میڈیکل اور ڈینٹل کونسل نامزد کرے گی اور

(ڈ) صوبائی ہیلتھ سروسز کا ڈائریکٹر جنرل یا اس کا نامزد کردہ

آرڈیننس ہذا کی دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق، چیئرپرسن اور بورڈ کے ممبران کا تقرر دو سال کے لیے کیا جائے گا۔

معائنہ کاروں کی ذمہ داریاں :

قانون ہذا کی دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، کوئی معائنہ کار کسی بھی وقت اپنی ذمہ داری سے متعلقہ حلقہ میں جا کر نفسیاتی علاج کی سہولت کا جائزہ لے سکتا ہے اور ریکارڈ کی دستیابی کے لیے حکم دے سکتا ہے اور دستاویزات کا معائنہ بھی کر سکتا ہے تاکہ اس کو یقین ہو جائے کہ سب چیزیں ٹھیک ہیں۔

قانون ہذا کی دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، معائنہ کار جز وقتی طور پر نفسیاتی علاج سے متعلقہ سہولیات کا موقع پر معائنہ بھی کر سکتا ہے اور جہاں تک ممکن ہو سکے ہر مریض کا اور اس کے علاوہ ذہنی مریض قیدی کا خود معائنہ کر سکتا ہے۔ ان دستاویزات کا معائنہ بھی کر سکتا ہے جو کہ مریضوں اور ذہنی مریض قیدیوں سے متعلق ہوں جن کا بورڈ نے پہلے معائنہ کیا ہو۔

قانون ہذا کی دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق، بورڈ اتھارٹی اور حکومت کو نفسیاتی علاج کی سہولت مہیا کرنے یا ان سہولتوں میں مزید بہتری لانے کے لیے سفارش کر سکتا ہے۔

قانون ہذا کی دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ (۴) کے مطابق، اگر کسی معاملہ کی تفتیش کے لیے ضروری ہو تو اتھارٹی معائنہ کے لیے بورڈ کو حکم دے سکتی ہے اس کے علاوہ اگر مریض کی جائیداد کی دیکھ بھال اور دوسرے امور کو سرانجام دینے کے لیے ضروری ہو تو اتھارٹی کی ہدایت پر بورڈ یا اس کی کمیٹی مریض کا خود معائنہ کرے گی اور اتھارٹی کو رپورٹ پیش کرے گی۔

دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ (٦) کے مطابق، معائنہ کار کسی مریض کو نفسیاتی علاج کی سہولت سے متعلق اپنی رائے کا اظہار رجسٹر پر درج کریگا۔

دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ (۷) کے مطابق، معائنہ کار نے اپنے فرائض کو سرانجام دیتے ہوئے یا اس کے علاوہ مریض سے متعلق کوئی اطلاع حاصل کی ہو تو وہ ماسوائے ذمہ دار آفسر کے اس اطلاع کو ظاہر نہیں کرے گا۔

انصاف تک رسائی میں ترقی سے متعلق فنڈ کے قواعد مجریہ ۲۰۰۲ء

انصاف کا حصول ہر شخص کا بنیادی حق اور اس کے حصول کو ممکن بنانا حکومت کی ذمہ داری ہے تا کہ ہر شخص بلا امتیاز انصاف حاصل کر سکے اسکے ساتھ ایسے اداروں کا قیام اوران کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے فنڈ مہیا کرنا اور ٹریننگ کے انتظام کے علاوہ ان تمام امور پر توجہ دینا جن سے انصاف کے حصول کو آسان اور سہل بنایا جا سکے، کی ذمہ داری بھی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ قانون وانصاف کمیشن آرڈیننس ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۹ کے تحت حاصل اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے انصاف تک رسائی سے متعلق فنڈ کے انتظام وانصرام کے لیے قواعد مجریہ ۲۰۰۲ء نافذ کئے گئے۔ ان قواعد کے نفاذ کا مقصد ماتحت عدالتوں کی کارکردگی کو بہتر بنانا، قانون کی تعلیم کے معیار کو مزید بلند کرنا، قانونی اور عدالتی تحقیق کو فروغ دینا اور پسماندہ صوبوں یا علاقوں کی ترقی وخوشحالی کے لیے مخصوص قسم کے منصوبے شروع کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ ان قواعد کے اہم نکات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

انصاف تک رسائی میں ترقی سے متعلق فنڈ کے قواعد ۲۰۰۲ء کے قاعدہ ۳ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت اس فنڈ اور اس سے متعلقہ ضمانتوں، جائیداد اور اثاثہ جات کی تحویل، انتظام، اور کنٹرول قانون وانصاف کمیشن پاکستان کے پاس ہوگا۔ اسی طرح ذیلی قاعدہ (۲) کے تحت، فنڈ کا انتظام وانصرام گورننگ باڈی کے پاس ہوگا جس کے ممبران میں کمیشن کے چیئرمین، کے علاوہ چاروں ہائی کورٹس کے چیف جسٹس صاحبان، سیکرٹری وزارت خزانہ، سیکرٹری وزارت قانون وانصاف اور انسانی حقوق اور سیکرٹری قانون وانصاف کمیشن شامل ہیں۔ گورننگ باڈی کی ذمہ داریوں میں دیگر کے علاوہ فنڈ کی سرمایہ کاری اور اسکے لئے پالیسی کی تشکیل بھی شامل ہے۔

قواعد ھذا کے قاعدہ ۹ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت فنڈ سے حاصل شدہ منافع کو درج ذیل سات مدات میں دیئے ہوئے تناسب سے خرچ کیا جائے گا۔

(i) صوبائی ماتحت عدالتیں۔ 60.3%

(ii) عطائے اختیار قانونی۔ 13.5%

(iii) فیڈرل جوڈیشل اکیڈمی جہاں اسکی ضروریات اپنے بجٹ سے پوری نہ ہو رہی ہوں۔ 04.5%

(iv) قانونی تعلیم کی ترقی اور تجدید۔ 04.5%

(v) قانونی اور عدالتی تحقیق۔ 04.5%

(vi) فنڈ کا انتظام۔02.7%

(vii) پسماندہ صوبوں یا علاقوں کے لیے خصوصی منصوبے۔10%

قواعد ہذا کے قاعدہ ۱۰ کے تحت مذکورہ بالا سات مدات میں سے ہر مد کیلئے مقرر کردہ رقم کے جائز اخراجات کے ذرائع حسب ذیل ہونگے۔

(الف) ماتحت عدالتوں کی مد میں Subordinate Courts window

(i) عدالتوں کا آٹومیشن (automation) یعنی کمپوٹرائزسسٹم کی فراہمی۔

(ii) ریکارڈ کو قابل بھروسہ جگہ پر محفوظ رکھنے کا مناسب انتظام کرنا۔

(iii) معلومات کی فراہمی کیلئے مراکز (kiosks)

(iv) فریقین مقدمہ کے لیے عدالت سے متعلقہ ضروری سہولیات کی فراہمی۔

(v) ہائی کورٹ کی جائزہ کمیٹی کی زیرنگرانی دیجانے والی رپورٹ اور سفارشات کی بنیاد پر ماتحت عدالتوں کیلئے اچھی کارکردگی کی بنیاد پر انعامات کی فراہمی

(ب) عطائے اختیار قانونی کی مد Legal Empowerment window

(i) ایسے مریضوں کو قانونی وطبی مدد فراہم کرنا جو کہ انتظامیہ کی طرف سے بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی وجہ سے متاثر ہوئے ہوں اور خاص طور پر ان معاملات میں جو کہ فوجداری انصاف سے متعلق ہوں۔

(ii) عوام الناس کے مفاد کے مقدمات کی نمائندگی کرنا۔

(iii) عوام الناس میں قانونی شعور بیدار کرنے کے لیے قانونی مہمات چلانا۔

(iv) ماحولیاتی قوانین کے متعلق آگاہی۔

(ج) قوانین کی تجدید Legal Innovation window

(i) قانونی تعلیم کی تدریس کے طریقہ کار میں جدت پیدا کرنا اور نصاب کو بہتر بنانا بشمول مثالی منصوبوں (Pilot projects) کیلئے فنڈ کی فراہمی۔

(ii) قانون کی تعلیم کے معیار کو بلند کرنا۔

(iii) قانون کے پیشے سے وابستہ افراد کے پیشہ ورانہ معیار کو بہتر بنانے کے لیے کوشش کرنا۔

فیڈرل جوڈیشل اکیڈمی کی مد۔ **Federal Judicial Acadamy window**

(i) جج صاحبان کے لیے ٹریننگ کے منصوبے تیار کرنا جن میں موبائل ٹریننگ کے انتظامات اور سہولتیں بھی شامل ہوں۔

(ii) نئے کورسز متعارف کرانا اور خاص طور پر ان میں جدت (innovation) کے لیے کوشش کرنا۔

(iii) غیر عدالتی عملے کیلئے تعلیم و تربیت کے انتظامات کرنا مثلاً منتظمین، رجسٹرار اور ان کا دوسرا معاون عملہ جو کہ پالیسی کی تشکیل اور اسکے نفاذ، مقدمات کے بہاؤ کے انتظامات (Case Flow Managemnet) بجٹ، منصوبہ سازی، اطلاعاتی نظام، ریکارڈ کو محفوظ رکھنے کے انتظامات سے متعلق ہو۔

(ح) قانونی اور عدالتی تحقیق کی مد۔ **Legal and judical research window**

(i) قانونی اور عدالتی تحقیق جس کا مقصد عدالتی اور قانونی خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانا اور فیصلے کے معیار کو مزید بلند کرنا ہو۔

(ii) قوانین کی اصلاح اور وکالت کے شعبے میں بہتری لانے کے لیے اقدامات کرنا۔

(خ) پسماندہ علاقوں کی مد۔ **Under developed area window**

اس مد کے تحت جائز اخراجات وہی ہونگے جن کا ذکر ذیلی قاعدہ (۱) کی جز الف، ب، ج، میں ہوا ہے یا کسی اور خاص پراجیکٹ کے لیے۔

قواعد ہذا کے قاعدہ ۱۱ کے تحت عطائے اختیار قانونی، قوانین کی تجدید اور عدالتی اور قانونی تحقیق کے مدات کیلئے مختص فنڈ کے لیے دی جانے والی درخواست کا جائزہ اس معیار کے مطابق لیا جائے گا جو گورننگ باڈی کی طرف سے ہر مد کیلئے مقرر ہے اور اسکی جانچ پرکھ مجوزہ منصوبے (proposal) کے تکنیکی معیارات کو جانچنے اور اسکے تخمینے کی وضاحت اور اسکے اہداف کی حقیقت پرمبنی ہونے کو دیکھتے ہوئے کی جائے گی۔

معلمین حج کے کارندہ کے طور پر کام کرنے کی ممانعت کا قانون مجریہ ۱۹۸۰ء

حج ایک دینی فریضہ ہے جسے ادا کرنے کے لیے مسلمان ہر سال بیت اللہ جاتے ہیں۔ عازمین حج کے لیے مختلف قسم کے انتظامات کئے جاتے ہیں۔ جن میں سے ایک عازمین حج کے لیے معلم کی تقرری ہے۔ معلم کی تقرری معلمین حج کے کارندہ کے طور پر کام کرنے کی ممانعت کے قانون مجریہ ۱۹۸۰ء (ACTING AS AGENTS OF MOALLIMS PROHIBITION ORDINANCE, 1980) کے تحت کی جاتی ہے اس قانون کے تحت

کوئی بھی شخص معلم کے کارندہ یا نمائندہ کی حیثیت سے کام نہیں کر سکتا۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو جرم کا مرتکب ہوگا اور ایسی صورت میں قید اور جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

معلمین کے ناموں کی فہرست اور انکا انتخاب۔

معلمین حج کے کارندہ کے طور پر کام کرنے کی ممانعت کے قانون مجریہ ۱۹۸۰ء کی دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق وفاقی حکومت عازمین حج کی آسانی اور فلاح کو مدنظر رکھتے ہوئے معلمین کے ناموں کی فہرست شائع کرے گی اور عازمین حج پاکستان سے حج کے لیے روانہ ہونے سے پہلے اس فہرست میں سے اپنے لیے معلم کا انتخاب وفاقی حکومت کی طرف سے وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق کریں گے۔ ذیلی دفعہ (۲) کے تحت معلم کا انتخاب حتمی ہوگا اور کوئی بھی عازم حج بعد کے کسی مرحلے میں معلم کے انتخاب کو تبدیل کرنے کا مجاز نہیں ہوگا۔

معلمین حج کے کارندہ وغیرہ کی صورت میں کام کرنے کی ممانعت۔

دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کوئی بھی شخص یا افراد کا گروپ معلم کے کارندہ، مختار یا نمائندے کے طور پر کام نہیں کرے گا اور نہ ہی عازمین حج سے کسی شخص کی بطور معلم تقرری کے لیے درخواست کرے گا اور نہ ہی کوشش کرے گا۔ اسی طرح کوئی بھی شخص جو کہ اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے جسکی خاطر ذاتی یا مالی فائدہ حاصل کرنے کے لیے وہ کام کر رہا ہو کیلئے کسی شخص کی بطور معلم تقرری یا انتخاب کے لیے عازمین حج کو مجبور یا آمادہ نہیں کرے گا اور نہ ہی عازمین حج کی مرضی پر اثر انداز ہوگا اور نہ ہی مذکورہ بالا مقاصد کے لیے دفتر قائم کرے گا۔ ذیلی دفعہ (۲) کے تحت جو کوئی بھی شخص ذیلی دفعہ (۱) کی شقوں کی خلاف ورزی کرے گا تو اسے دو سال تک کے لیے قید کی سزا دی جاسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا جو کہ ۵ ہزار روپے تک ہوسکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

انتخابات کے انعقاد سے متعلق طریقہ کار کا قانون

اچھی طرز حکمرانی کے لیے انتخابی عمل کا شفاف، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ہونا ضروری ہے۔ اس سے اچھی جمہوریت کو پروان چڑھنے کا موقع ملتا ہے۔ اس عمل میں سیاسی جماعتیں اور ووٹر، بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انتخابات سے متعلق پاکستان میں نافذ العمل مختلف قوانین میں سے ایک اہم قانون عوامی نمائندگی کا قانون مجریہ ۱۹۷۶ء (The Representation of the people Act,1976) ہے جس کی دفعہ ۳۵ کے تحت عام انتخابات اور قومی اور صوبائی

اسمبلی کے انتخابات ایک ہی دن ساتھ ساتھ منعقد ہونگے مگر واضح رہے کہ اگر الیکشن کمیشن اس بات سے مطمئن ہو کہ کسی حلقے میں قدرتی آفت یا کسی ناگزیر وجوہ کی بناء پر انتخاب کرانا ناممکن ہے تو ایسی صورت میں الیکشن کمیشن اس حلقے کے انتخاب کیلئے کوئی دوسرا دن مقرر کرے گا۔ دفعہ ۲۶ کے تحت الیکشن کمیشن انتخاب کیلئے وقت کا تعین کریگا جو کہ آٹھ گھنٹے سے کم نہیں ہوگا۔ ریٹرننگ آفسر عوام کو نوٹس کے ذریعے مقرر شدہ وقت کے بارے میں عوام کو مطلع کرے گا۔

ناگہانی حالات میں انتخابات میں تاخیر:

دفعہ 27 کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کسی بھی پولنگ اسٹیشن میں انتخاب کی کاروائیوں میں اگر کوئی شخص فساد یا تشدد کے ذریعے دخل اندازی کرے یا رکاوٹ ڈالے یا انتخاب کسی قدرتی آفت کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے نہ ہو پائے تو ایسی صورت میں پریذائیڈنگ آفسر ان حالات کے بارے میں ریٹرننگ آفسر کو رپورٹ دے گا۔ ریٹرننگ آفسر اس تاریخ تک انتخاب ملتوی کرسکتا ہے جس کا بعد میں اعلان کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق ذیلی دفعہ (۱) کے تحت ملتوی ہونے والے انتخاب کی صورت میں ریٹرننگ افسر جتنا جلدی ہوسکے الیکشن کمیشن کو رپورٹ دے گا اور کمیشن کی منظوری کے ساتھ انتخابات کے انعقاد کیلئے دن، پولنگ اسٹیشن اور وقت کا تعین کرے گا اور ووٹوں کی گنتی اس وقت تک نہیں کی جائے گی جب تک کہ ملتوی کئے گئے انتخابات کا عمل مکمل نہ ہو جائے۔ ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق مذکورہ تمام صورتوں میں ریٹرننگ آفسر الیکشن کمیشن کی ہدایات کے مطابق انتخاب کی تاریخ، جگہ اور وقت کے تعین کے بارے میں باضابطہ اعلان کرے گا۔

بیلٹ بکس کو نقصان پہنچنے کی صورت میں از سرِ نو انتخاب:

دفعہ ۲۷ الف کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق کسی بھی انتخاب میں حسب ذیل صورتوں میں ریٹرننگ آفسر معاملے کی رپورٹ الیکشن کمیشن کو دیگا۔

(الف) کسی بیلٹ بکس کو غیر قانونی طور پر پریذائیڈنگ آفیسر کی تحویل سے چھین لیا جائے یا حادثاتی طور پر یا جان بوجھ کر بیلٹ بکس کو تباہ کر دیا جائے یا اسے نقصان پہنچایا جائے یا اس حد تک اس کو خراب یا اس میں تحریف کر دی جائے کہ جس سے پولنگ اسٹیشن کے انتخاب کے نتیجے کا تعین نہ ہو سکے یا۔

(ب) کسی بھی پولنگ اسٹیشن پر کسی بھی ایسی غلطی یا بے ضابطگی کا ارتکاب کیا جائے جس سے انتخاب میں بگاڑ پیدا ہونے کا خطرہ ہو۔

ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق کمیشن از خود یا ذیلی دفعہ (۱) کے تحت رپورٹ موصول ہونے پر وجوہات کے ذکر کے

ساتھ حسب ذیل اقدامات عمل میں لائے گا۔

(الف) اس پولنگ اسٹیشن پر انتخاب کو باطل قرار دے گا اور اس پولنگ اسٹیشن پر از سر نو انتخاب کے لیے دن اور وقت کا تعین کرے گا۔

(ب) اگر کمیشن اس بات سے مطمئن ہو کہ پولنگ اسٹیشن پر از سر نو انتخاب کے نتائج سے انتخابات متاثر نہیں ہونگے یا سرزد ہونے والی غلطی یا بے ضابطگی قابل لحاظ نہیں ہے تو ایسی صورت میں الیکشن کمیشن انتخاب کے عمل کو مکمل کرنے کے لیے ریٹرننگ آفسر کو مناسب ہدایات جاری کرے گا۔

ذیلی دفعہ ۳ کی رو سے اس قانون کی دفعات اور اسکے تحت بننے والے قواعد واحکام ذیلی دفعہ (۲) کے تحت ہونے والے ہر نئے انتخاب پر لاگو ہونگے۔

بذریعہ ڈاک ووٹ ڈالنا:

دفعہ ۲۹ کے تحت مندرجہ ذیل افراد بذریعہ ڈاک مقررہ طریقہ کار کے مطابق ووٹ ڈال سکتے ہیں۔

(الف) دفعہ ۷ کی ذیلی دفعات ۳، ۴، اور ۵ میں مذکورافراد یعنی اسسٹنٹ ریٹرننگ آفسر، ریٹرننگ آفسر اور ڈسٹرکٹ ریٹرننگ آفسر۔

(ب) ایسے افراد، بشمول پولیس کے، جنکا تقرر ریٹرننگ آفسر نے کسی ایسے پولنگ سٹیشن پر کسی طرح کے فرائض سرانجام دینے کے لیے کیا ہو جہاں وہ ووٹ ڈالنے کا مجاز نہ ہو۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت کوئی بھی مجاز ایسا شخص جو بذریعہ ڈاک ووٹ ڈالنے کا خواہش مند ہو وہ ذیلی دفعہ (۱) کی شق (الف) میں مذکورافراد کی صورت میں اس مدت کے اندر جس کا تقرر کمیشن نے دفعہ ۱۱ کے تحت نوٹیفکیشن کے اجراء کے ذریعے کیا ہو اور شق (ب) میں مذکورافراد کی صورت میں اس کے تقرر کے فوراً بعد وہ اس حلقے کے ریٹرننگ آفسر کو جہاں ووٹ ڈال سکتا ہے، بیلٹ پیپر کے لئے درخواست دے گا۔ ہر درخواست پر انتخاب کنندہ اپنا نام پتہ اور سیریل نمبر جو انتخابی فہرست میں ہوگا بھی درج کرے گا۔ ریٹرننگ آفسر انتخاب کنندہ کی طرف سے بھیجی جانے والی درخواست کی وصولی کے فوراً بعد انتخاب کنندہ کو بیلٹ پیپر ڈاک کے ذریعے بھیج دے گا۔ انتخاب کنندہ بیلٹ پیپر کے موصول ہونے پر اپنا ووٹ ریکارڈ کرنے کے بعد بیلٹ پیپر ریٹرننگ آفسر کو نتائج کے یکجا ہونے سے پہلے بذریعہ ڈاک بھجوا دے گا۔

بیلٹ بکس کا استعمال:

دفعہ ۳۰ کے تحت ریٹرننگ آفسر پریذائیڈنگ آفسر کو ضرورت کے مطابق بیلٹ بکس مہیا کرے گا۔ بیلٹ بکس کمیشن کے منظور کردہ میٹریل اور ڈیزائن کے مطابق ہوں گے پولنگ اسٹیشن یا پولنگ بوتھ پر انتخاب کے مقصد کے لیے ایک وقت میں ایک بیلٹ بکس استعمال کیا جائیگا۔ پریذائیڈنگ آفسر انتخاب کے انعقاد کے وقت سے پہلے اس بات کی یقین دہانی کرے گا کہ استعمال میں آنے والا ہر بیلٹ بکس خالی ہے۔ انہیں انتخاب میں حصہ لینے والے امیدواروں کو یا وہاں پر موجود ان کے الیکشن ایجنٹ یا پولنگ ایجنٹ کو دکھایا جائے گا۔ اس بارے میں مقررہ فارم پر ان کا بیان ریکارڈ کیا جائے گا اور اس پر ان کے دستخط لئے جائیں گے۔ یہ تسلی کرانے کے بعد کہ بیلٹ بکس خالی ہیں وہ ان کو بند کرے گا اور اس پر اپنی مہر کسی بھی ایسے امیدوار، اسکے پولنگ ایجنٹ یا الیکشن ایجنٹ کی مہر لگائے گا جو وہاں پر موجود ہوں اور اپنی مہر لگانا چاہتے ہوں۔ بیلٹ بکس ایسی جگہوں پر رکھے جائیں گے جہاں پر انتخاب کنندگان آسانی کے ساتھ پہنچ سکیں اور بیلٹ بکس کو پریذائیڈنگ آفسر، امیدوار، پولنگ ایجنٹ یا الیکشن ایجنٹ آسانی کے ساتھ دیکھ سکیں۔ ایسا بیلٹ بکس جو کہ بھر چکا ہو اور اس میں مزید گنجائش نہ ہو پریذائیڈنگ آفسر اپنی مہر کے ساتھ بند کرے گا اور اسے محفوظ جگہ پر رکھے گا۔ پریذائیڈنگ آفسر وہ تمام انتظامات کرے گا کہ جس سے انتخاب کنندہ آسانی کے ساتھ اپنے بیلٹ پیپر پر نشان لگا سکے اور بیلٹ بکس میں ڈال سکے۔

پولنگ اسٹیشن میں داخلہ۔

دفعہ ۳۱ کے تحت پریذائیڈنگ آفسر کمیشن کی ہدایات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے صرف انتخاب کنندگان کو پولنگ اسٹیشن میں ایک وقت میں داخل ہونے دے گا اور تمام لوگوں کو باہر نکال دے گا، ماسوائے ان افراد کے جو کہ الیکشن سے متعلق اپنا فرض سرانجام دے رہے ہوں یا انتخابی یا پولنگ ایجنٹ یا الیکشن ایجنٹ یا وہ افراد جنکو ریٹرننگ آفسر نے وہاں پر ٹھہرنے کی اجازت دی ہو۔ ان کے علاوہ باقی تمام افراد کو وہ نکال باہر کرے گا۔

پولنگ اسٹیشن میں امن وامان برقرار رکھنا:

دفعہ ۳۲ کے تحت پریذائیڈنگ آفسر پولنگ اسٹیشن میں امن وامان قائم کرے گا اور ایسے شخص کو وہاں سے نکال باہر کرے گا یا کرائے گا جو کہ بدچلنی کا مرتکب ہوا ہو یا جس نے پریذائیڈنگ آفسر کے کسی قانونی حکم کو ماننے سے انکار کیا ہو۔ پولنگ اسٹیشن سے نکالا جانے والا شخص پریذائیڈنگ آفسر کی اجازت کے بغیر دوبارہ داخل نہیں ہو سکے گا۔ اگر کوئی شخص پولنگ اسٹیشن میں کسی جرم کا مرتکب ہوگا تو اسے بغیر وارنٹ گرفتار کیا جاسکتا ہے لیکن ان اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے

کسی انتخاب کنندہ کو اسکے انتخاب کے حق کے استعمال سے محروم نہیں رکھا جا سکتا۔

ووٹنگ کا طریقہ کار:

دفعہ ۳۳ کے تحت جس پولنگ اسٹیشن میں انتخاب کنندہ ووٹ ڈالنے کے لیے خود موجود ہو تو پریذائیڈنگ آفسر انتخاب کنندہ کی شناخت سے مطمئن ہونے کے بعد اسکو بیلٹ پیپر جاری کرے گا اور اسی مقصد کے لیے اس سے شناختی کارڈ بھی طلب کرے گا۔ انتخاب کنندہ کو بیلٹ پیپر جاری کرنے سے پہلے انتخابی فہرست میں سے اسکا نمبر اور نام پکارا جائے گا اور فوراً انتخابی فہرست میں اسکے اندراج پر ایسا نشان لگا دیا جائے گا جس سے یہ ظاہر ہو کہ اسے پہلے بیلٹ پیپر جاری کیا جا چکا ہے۔ علاوہ ازیں اس کی کسی انگلی پر سیاہی سے نشان لگایا جائے گا جس کے بارے میں کمیشن نے نشاندہی کی ہو۔ بیلٹ پیپر کی پشت پر مہر لگایا جائے گا اور پریذائیڈنگ آفسر کے دستخط ثبت کئے جائیں گے۔ ایسے شخص کو بیلٹ پیپر جاری نہیں کیا جائیگا جو کہ اپنا شناختی کارڈ دینے سے انکار کر دے یا فراہم نہ کر سکے، یا بیلٹ پیپر کے مثنیٰ پر اپنے انگوٹھے کا نشان لگانے سے انکار کر دے یا اس کے انگوٹھے پر ایسے نشانات پائے جائیں جن سے اندازہ ہو کہ ایسا نشان پہلے سے لگ چکا ہے، یا اپنے انگوٹھے پر اس سیاہی سے نشان لگانے سے انکار کر دے جو مٹ نہ سکے یا اس کی کسی انگلی پر پہلے ہی ایسا نشان موجود ہو۔ اگر کسی انتخاب کنندہ کے بارے میں پولنگ اسٹیشن میں موجود کسی امیدوار، الیکشن ایجنٹ اور پولنگ ایجنٹ کی یہ رائے ہو کہ اسکے پاس پہلے ہی سے ایک یا ایک سے زائد بیلٹ پیپر موجود ہیں تو پریذائیڈنگ آفسر انتخاب کنندہ سے کہے گا کہ وہ اپنے پاس کسی بھی بیلٹ پیپر کے نہ ہونے کے بارے میں اس کو مطمئن کرے۔ اس سلسلے میں تمام ضروری اقدامات اٹھائے جائیں گے تاکہ انتخاب کنندہ ایک سے زائد بیلٹ پیپر بیلٹ بکس میں نہ ڈال سکے۔ ذیلی دفعہ ۵ کے مطابق انتخاب کنندہ بیلٹ پیپر وصول کرنے کے بعد اس مقام پر جائے گا جو کہ بیلٹ پیپر پر نشان لگانے کے لئے مخصوص ہوگی اور اس امیدوار کے نام اور علامت پر نشان لگائے گا جس کو وہ اپنا ووٹ دینا چاھتا ہو اور نشان لگانے کے بعد بیلٹ پیپر کو موڑ کر بیلٹ بکس میں ڈالے گا۔ انتخاب کنندہ بیلٹ پیپر کو بیلٹ بکس میں ڈالنے کے بعد بلا تاخیر پولنگ اسٹیشن چھوڑے گا اور اگر کوئی انتخاب کنندہ نابینا ہو یا اتنا معذور ہو کہ وہ بغیر کسی ساتھی کی مدد کے نہ تو بیلٹ پیپر حاصل کر سکتا ہو اور نہ ووٹ ڈال سکتا ہو تو ایسی صورت میں پریذائیڈنگ آفیسر کی طرف سے اسے ساتھی کی مدد حاصل کرنے کی اجازت دی جائے گی جو انتخاب کنندہ کی خواہش کے مطابق بیلٹ پیپر پر مہر کا نشان لگائے۔

پولنگ کا وقت ختم ہونے کے بعد ووٹ ڈالنا۔

ووٹ پول کرنے کا وقت مقرر ہوتا ہے۔ ہر ووٹر کے لیے ضروری ہے کہ وہ مقررہ وقت پر پولنگ اسٹیشن پہنچ کر ووٹ کا حق استعمال کرے۔ مقررہ وقت ختم ہونے کے بعد ان اشخاص کے سوا جو اس وقت پولنگ اسٹیشن کی حدود میں موجود ہوں اور جنہوں نے ابھی ووٹ نہ دیا ہو بلکہ ووٹ دینے کے لیے انتظار کر رہے ہوں کسی اور شخص کو بیلٹ پیپر نہیں دیا جائیگا اور نہ ہی ووٹ دینے کی اجازت ہوگی۔

نتائج کو یکجا کرنا۔

دفعہ ۳۹ کے تحت ریٹرننگ آفسر انتخاب میں حصہ لینے والے امیدواروں اور انکے الیکشن ایجنٹوں کو تحریری نوٹس کے ذریعے اس دن، وقت اور جگہ کے بارے میں مطلع کرے گا جو نتائج کے یکجا کرنے کے لیے متعین کیا گیا ہو اور ان کی موجودگی میں وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق نتائج کو یکجا کرے گا۔ نتائج یکجا کرنے کی کاروائی پولنگ کے دن کے بعد بغیر کسی تاخیر کے عمل میں لائی جائے گی۔ نتائج یکجا کرنے سے پہلے ریٹرننگ آفسر ان تمام بیلٹ پیپرز کی بھی گنتی کریگا جنہیں پریزائیڈنگ آفسر نے گنتی سے خارج کئے ہوں اور کسی بھی ایسے بیلٹ پیپر کو گنتی میں شامل کرے گا جس کے بارے میں اس کا خیال ہو کہ اسے گنتی سے خارج نہیں کرنا چاہئے تھا۔ ریٹرننگ آفسر مقررہ طریقہ کار کے مطابق ان بیلٹ پیپرز کی بھی گنتی کرے گا جو بذریعہ ڈاک موصول ہوئے ہوں اور جن امیدواروں کے حق میں وہ ووٹ استعمال ہوئے ہوں ان کے نتائج میں ان کا اندراج کرے گا، سوائے ان بیلٹ پیپرز کے جنہیں ریٹرننگ آفسر رد کر چکا ہو۔ رد کئے جانے والے بیلٹ پیپرز کو حتمی فہرست میں علیحدہ دکھایا جائے گا۔ ریٹرننگ آفسر کسی درخواست یا کسی امیدوار یا اسکے الیکشن ایجنٹ کے دعویٰ پر بیلٹ پیپر کی دوبارہ گنتی کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ مطمئن ہو کہ درخواست یا دعویٰ مناسب ہے یا کمیشن نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہو۔ بیلٹ پیپرز کی گنتی کمیشن کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کی روشنی میں ہوگی۔ نتائج یکجا کرنے کے بعد ریٹرننگ آفسر کمیشن کو اطلاع کرنے کے بعد موجود امیدواروں اور انکے پولنگ ایجنٹوں کو ان نتائج کی ایک کاپی دے گا اور باقی امیدوار جو کہ اس موقع پر موجود نہ ہوں ان کو بذریعہ ڈاک ان نتائج کی کاپی بھیجے گا۔

مختلف قوانین میں عمر کی حد

نہ صرف پاکستان کے آئین میں بلکہ مختلف قوانین میں مختلف حالات کیلئے عمر کا تعین کیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

آئین کے آرٹیکل ۱۱ کے مطابق ۱۴ سال سے کم عمر کے بچوں کو کسی کارخانے، کان یا کسی اور خطرناک مقام پر کام کرنے یا ملازم رکھنے کی ممانعت ہے۔ اسی طرح آرٹیکل ۵۱ (۲) کے تحت پاکستانی شہری ۱۸ سال کی عمر میں ووٹ ڈال سکتا ہے۔

قانون بلوغت مجریہ ۱۸۷۵ء۔

قانون بلوغت مجریہ ۱۸۷۵ء کے تحت عام حالات میں عمر کی حد ۱۸ سال مقرر ہے تاہم بعض خصوصی حالات کیلئے مختلف قوانین میں عمر کی مختلف حدیں مقرر کی گئی ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

فیکٹریوں کا قانون مجریہ ۱۹۳۴ء۔

مذکورہ قانون میں بچوں، نوعمر اور بالغ افراد کیلئے فیکٹریوں میں کام کرنے کے لئے مختلف حالات میں عمر کے لحاظ سے مختلف حد مقرر کیے گئے ہیں۔ دفعہ ۲ (الف) کے تحت نوعمر سے مراد ایسا شخص ہے جو کہ پندرہ سال کا ہو چکا ہو لیکن ابھی سترہ سال کا نہ ہوا ہو اور دفعہ ۲ (ب) کے تحت بلوغت کی عمر سترہ سال متعین کی گئی ہے۔

بچوں کی شادی کی ممانعت کا قانون مجریہ ۱۹۲۹ء۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۲ (الف) کے تحت شادی کیلئے مرد کے لئے عمر کی حد اٹھارہ سال اور لڑکی کے لئے سولہ سال متعین کی گئی ہے۔

حدود قوانین میں بلوغت کی حد۔

حدود قوانین میں لڑکے کی بلوغت کی عمر ۱۸ سال اور لڑکی کی ۱۶ سال متعین کی گئی ہے۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۲۹۳ کے تحت ۲۰ برس سے کم عمر کے افراد کو فحش کتاب کے بیچنے یا کرایہ پر دینے، بانٹنے یا دکھانے کو قابل تعزیر جرم قرار دیا گیا ہے۔

بچوں کے لیے انصاف کے نظام کا قانون مجریہ ۲۰۰۰ء۔

چونکہ بچے جسمانی طور پر کمزور اور ذہنی طور پر ناپختہ ہونے کی وجہ سے آسانی کے ساتھ مختلف طرح کے جرائم میں ملوث اور کسی بھی استحصال کا شکار ہو سکتے ہیں اس لئے نہ صرف شرعی احکامات میں انکے لئے خصوصی رعایتیں دی گئی ہیں بلکہ ہر مہذب معاشرے میں انکے لیے خصوصی قوانین وضع کیے گئے ہیں۔ پاکستان میں بھی اس ضمن میں بعض دیگر قوانین کے علاوہ بچوں کے لیے انصاف کے نظام کا قانون مجریہ ۲۰۰۲ نافذ کیا گیا ہے۔ اس قانون کی دفعہ ۲ (ب) کے تحت بلوغت کی عمر اٹھارہ سال رکھی گئی ہے اور مذکورہ قانون کے تحت بچے سے مراد یہ ہے کہ جرائم کا ارتکاب کرتے وقت اسکی عمر اٹھارہ سال نہ ہوئی ہو۔

پاسپورٹ کا قانون مجریہ ۱۹۷۴ء۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۴ کے تحت پاسپورٹ کے حصول کے لیے بارہ سال عمر رکھی گئی ہے۔

پاکستان قومی خدمات کا قانون مجریہ ۱۹۷۰ء۔

مذکورہ قانون کے تحت ملازمت کے حصول کے لئے ۱۸ سال عمر کا تعین کیا گیا ہے۔

کان کا قانون مجریہ ۱۹۲۳ء۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۲۶ (ب) کے تحت کان میں کام کرنے کی عمر ۱۷ سال مقرر کی گئی ہے اور اس سے کم عمر کا کوئی بھی شخص کان میں کام نہیں کر سکتا۔

گاڑیوں کا قانون مجریہ ۱۹۶۵ء۔

دفعہ ۴ کی شق (i) کے تحت موٹر سائیکل چلانے کے لیے اٹھارہ سال عمر مقرر کی گئی ہے اور اسی طرح موٹر کار چلانے کے لیے بھی اٹھارہ سال عمر رکھی گئی ہے۔ اور باقی گاڑیوں یعنی ٹرانسپورٹ گاڑیوں کے لیے ۲۱ سال عمر رکھی گئی ہے اور بھاری گاڑیاں چلانے کے لیے ۲۲ سال عمر رکھی گئی ہے۔

قانون شہریت پاکستان ۱۹۵۱ء۔

شہریت حاصل کرنے کا مقصد کسی ملک کے قانونی اور بنیادی حقوق حاصل کرنے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس سے بین الاقوامی طور پر شناخت ہوتی ہے۔ شہریت کا حصول مختلف طریقوں سے مثلاً نسلی، پیدائشی، عطائے شہریت یا ہجرت کی بنیادوں پر ہوتا ہے۔ پاکستان میں شہریت کے حصول کیلئے مذکورہ قانون کی دفعہ ۲ کے تحت بلوغت کی عمر اکیس سال

متعین کی گئی ہے۔

جانشینی کا قانون مجریہ ۱۹۲۵ء۔

جانشینی کے قانون مجریہ ۱۹۲۵ء میں جانشین کے تقرر کی غرض سے دفعہ۲(e) کے تحت بلوغت کی عمر ۱۸ سال رکھی گئی ہے۔

قانون برائے معاوضہ کارکنان مجریہ ۱۹۲۳ء۔

دفعہ ۲ (الف) کے تحت بلوغت کی عمر پندرہ سال رکھی گئی ہے۔

پنجاب نوعمر مجرموں کا قانون۔

مذکورہ قانون کی دفعہ۴ کے تحت بلوغت کی عمر پندرہ سال رکھی گئی ہے۔

مغربی پاکستان دکانوں اورانکے قیام کا قانون مجریہ ۱۹۶۹ء۔

مذکورہ قانون کی دفعہ۲ (الف) کے تحت بالغ کی عمر سترہ سال مقرر کی گئی ہے۔

فوج میں ملازمت کے قواعد۔

فوج میں ملازمت کے قواعد کے تحت فوج میں ملازمت کے حصول کیلئے عمر کی حد ۱۷ سال سے لے کر ۲۲ سال تک مقرر کی گئی ہے۔

عام انتخابات کے قوانین مجریہ ۲۰۰۲ء۔

مذکورہ قانون کی دفعہ۷ (الف) کے تحت پاکستانی شہری اٹھارہ سال کی عمر میں ووٹ ڈال سکتا ہے۔

عیسائیوں کی شادی کا قانون مجریہ ۱۹۷۲ء۔

مذکورہ قانون کی دفعہ۳ کے تحت بلوغت کی عمر ۲۱ سال مقرر کی گئی ہے۔

گارڈین اینڈ وارڈز ایکٹ ۱۸۹۰ء۔

مذکورہ قانون کی دفعہ۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت بلوغت کی عمر قانون بلوغت مجریہ ۱۸۷۵ کے مطابق اٹھارہ سال رکھی گئی ہے۔

دارالاصلاح کا قانون مجریہ ۱۸۹۷ء۔

مذکورہ قانون کی دفعہ۴ (الف) کے تحت بلوغت کی عمر پندرہ سال رکھی گئی ہے۔

پارسیوں کی شادی اور طلاق کا قانون مجریہ ۱۹۳۶ء۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳ (ج) کے تحت عمر کی حد بارہ سال رکھی گئی ہے۔

تنسیخ نکاح کا قانون مجریہ ۱۹۳۹ء۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۲ (i)(v) کے تحت ایسی لڑکی جس کی شادی اس کے ولی نے سولہ سال کی عمر میں کر دی ہو تو وہ اٹھارہ سال کی عمر ہونے سے پہلے اس شادی کو ختم کر سکتی ہے۔

دماغی صحت کا قانون مجریہ ۲۰۰۱ء۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۲ کے تحت بلوغت کی عمر اٹھارہ سال رکھی گئی ہے۔

انسانوں کی غیر قانونی نقل وحمل کو روکنے کا قانون مجریہ ۲۰۰۲ء۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۲ (ب) کے تحت بلوغت کی عمر اٹھارہ سال رکھی گئی ہے

سگریٹ نوشی کی ممانعت اور اس کا استعمال نہ کرنے والے افراد کی صحت کے تحفظ کا آرڈیننس ۲۰۰۲ء۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۸ کے تحت کوئی بھی شخص ۱۸ سال سے کم عمر کے بچوں کو سگریٹ یا اس طرح کا کوئی مواد فروخت نہیں کر سکتا۔

قومی ڈیٹا بیس اور رجسٹریشن اتھارٹی آرڈیننس ۲۰۰۰ء۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۹ کے تحت پاکستانی شہری کی رجسٹریشن کے لیے اٹھارہ سال عمر کا تعین کیا گیا ہے

کم سے کم اجرت کا قانون مجریہ ۱۹۶۱ء۔

اس قانون کی دفعہ ۲ کی ذیلی دفعہ (ے) کے تحت بالغ سے مراد ایسا شخص ہے جو کہ سترہ سال کا ہو چکا ہو۔

زرعی ترقیاتی بینک کا قانون مجریہ ۱۹۶۱ء

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور زراعت کے شعبے کو پاکستان میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے اس لئے زراعت کے شعبہ کا ترقی یافتہ ہونا نہایت ضروری ہے۔ تاہم اس شعبے سے منسلک پاکستان کی آبادی کا ۶۷.۵ فیصد حصہ معاشی پسماندگی کا شکار ہے کیونکہ وہ ناخواندگی کی بدولت جدید طریقہ ہائے پیداوار کے استعمال سے ناآشنا ہے۔ مذید برآں لوگوں کے پاس مالی وسائل کی شدید قلت ہے جس کو دور کرنے کے لیے حکومت پاکستان آزادی کے حصول کے

بعد سے ہی کوشاں رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے ۱۹۵۱ میں زرعی ترقیاتی مالی کارپوریشن قائم کی گئی۔ اسکے بعد ۱۹۵۷ میں زرعی بنک بنایا گیا کیونکہ زرعی زمین کو جدید خطوط پر استعمال کرنے کے لیے سرمائے کی ایک بہت بڑی رقم اور مشاورت درکار تھی۔ چنانچہ حکومت پاکستان نے ۱۹۶۱ میں ان دونوں اداروں کو ضم کر کے ایک نیا بنک بنادیا جس کا نام زرعی ترقیاتی بنک رکھا گیا۔ اس بنک کا قیام زرعی ترقیاتی بنک کے قانون مجریہ ۱۹۶۱ کے تحت عمل میں لایا گیا جو ایک خودمختار ادارہ ہے اور یہ بنک کسانوں کو زرعی قرضے فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ عام بنکاری کے فرائض بھی سرانجام دے رہا ہے۔ اسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

زرعی ترقیاتی بنک کے قانون مجریہ ۱۹۶۱ء کی دفعہ ۲۱ کے تحت بنک چھوٹے کسانوں کو جہاں تک ممکن ہو سکے قرضہ فراہم کرنے کے لیے اہمیت دے گا۔ جس میں فصل کی بٹائی حاصل کرنے والے کسان بھی شامل ہونگے۔

اس قانون کی دفعہ ۲۲ کے تحت جہاں تک ممکن ہو سکے بنک اپنی تسلی کرے گا کہ بنک سے جس مقصد کے لیے قرض لیا جارہا ہے اسی میں خرچ ہو رہا ہے۔ اگر کسان بنک کے دیئے ہوئے احکامات کی خلاف ورزی کرے گا تو ایسی صورت میں بنک اسے فوری طور پر قرضے کی واپس ادائیگی کا حکم دے سکتا ہے۔ اسی طرح دفعہ ۲۴ کے تحت اگر کسان اس معاہدے کی خلاف ورزی کررہا ہو جو کہ بنک اور کسان کے درمیان قرضہ سے متعلق طے پایا ہو تو ایسی صورت میں بنک سارے قرضے کی فوری واپسی کیلئے حکم دے گا۔ خلاف ورزیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(الف) بنک کو اندیشہ ہو کہ قرض خواہ قرض واپس نہیں کر سکے گا۔

(ب) قرضے سے متعلق کسی اہم نکتے کے بارے میں کسان نے غلط بیانی سے کام لیا ہو۔

(ج) ایسی جائیداد جو کہ قرضے کے بدلے میں گروی کی گی ہو یا بنک کے پاس بطور سیکورٹی رکھوائی گئی ہو کی حالت بنک کے مطابق تسلی بخش نہ ہو اور اس کی مالیت میں جس کا اندازہ بنک نے معاہدہ کے وقت لگایا ہو ۲۰ فیصد سے زیادہ کمی واقع ہو جائے اور مخصوص کردہ وقت کے دوران مزید سیکورٹی بنک کی تسلی کے لیے کسان کی طرف سے نہ جمع کروائی جائے۔

(چ) بنک کے پاس قرضے کے بدلے میں گروی کی گئی جائیداد کو بنک کی اجازت کے بغیر تیسرے فریق کو کرایہ / پٹے پر دے یا اس جگہ سے اس کو ختم کرادے جہاں پر وہ قرضہ لیتے وقت تھی۔

(ح) کوئی اور وجہ جسکی رو سے بنک کی یہ رائے ہو کہ بنک کے مفادات کو تحفظ دینا زیادہ ضروری ہے۔

اس قانون کی دفعہ ۲۵ کے تحت اگر کسان بنک کے ساتھ کئے گئے معاہدے کے تحت قرض کی واپسی سے متعلق

اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے میں کوتاہی کرے یا کسی اور وجہ سے بنک کے ساتھ ہونے والے معاہدے کی شرائط پر عمل درآمد کرنے میں ناکام رہے اور یہ کوتاہی اور ناکامی کسی قدرتی آفت کے باعث نہ ہوئی ہو تو ایسی صورت میں بنک قواعد کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے قرض کی غرض سے رہن یا گروی رکھی گئی جائیداد کا انتظام خود سنبھال لے گا۔ قرضے کے حصول کے لیے اس زمین کو بیچا بھی جا سکتا ہے۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت بنک اس قرضے کو بطور زمین کے بقایا جات حاصل کر سکتا ہے۔

دیت، ارش اور ضمان کی ادائیگی سے متعلقہ فنڈ کے قواعد

دیت، ارش، ضمان فنڈ قواعد (The Diyat, Arsh and Daman Fund rules, 2007) کا نفاذ ۲۰۰۷ میں ہوا یہ قواعد مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ (G)۳۳۸۔۳ کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت بنائے گئے ہیں۔ قواعد کے نافذ کرنے کا مقصد ایسے افراد کی مالی اعانت کرنا ہے جو کہ مالی وسائل کے میسر نہ ہونے کی وجہ سے دیت، ارش اور ضمان کی عدم ادائیگی کی بناء پر جیلوں میں قید پڑے ہوئے ہیں۔ لہٰذا حکومت پاکستان نے مسئلے کی سنگینی کو پیش نظر رکھتے ہوئے جیلوں میں بند ایسے افراد کی رہائی ممکن بنانے کے لئے ۲۰۰۷ میں دیت، ارش اور ضمان کی ادائیگی سے متعلق قواعد وضع کئے ہیں۔ تا کہ ایسے افراد اس فنڈ سے مدد حاصل کر سکیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

ارش (Arsh) سے مراد ایسا معاوضہ ہے جو ضرر رسیدہ شخص یا اس کے ورثاء کو دیا جائے۔

ضمان (Daman) سے عدالت کی طرف سے تعین کردہ وہ معاوضہ مراد ہے جو مجرم کی طرف سے ضرر رسیدہ کو ایسا ضرر پہنچانے پر ادا کیا جاتا ہو جو مستوجب ارش نہ ہو۔

دیت (Diyat) سے مراد وہ مقررہ معاوضہ ہے جو ضرر رسیدہ کے ورثاء کو واجب الادا ہو۔

آسان قرضے (Soft Loan) سے مراد ایسا قرضہ ہے کہ جس پر سٹیٹ بنک مارکیٹ کے ریٹ کی نسبت سود کی کم شرح رکھے اور اس میں وہ تمام رعائتیں بشمول ادائیگی کا دورانیہ بھی شامل ہیں۔

آسان قرضے کی فراہمی

قاعدہ ٦ کے تحت سزایاب مجرم کو آسان قرضہ فراہم کیا جائے گا اگر وہ

(الف) ایسے جرم میں جس میں قید کے ساتھ ساتھ دیت، ضمان یا ارش کی ادائیگی بھی شامل ہو اور عدم

ادائیگی کی بناء پر جیل میں قید ہو، یا

(ب) جیل میں صرف دیت، ضمان اور ارش کی عدم ادئیگی کی بناء پر قید ہو اور اسکے علاوہ کوئی قید کی سزا نہ دی گئی ہو۔

تاہم ذیلی قاعدہ (۲) کے تحت سزایاب مجرم کو آسان قرضہ نہیں دیا جائے گا جب تک کہ وہ مندرجہ ذیل چیزیں فراہم نہ کردے۔

(الف) انتظامی کمیٹی کی طرف سے متعین کردہ دورانیے کے دوران آسان قرضے کی واپسی کے لئے بانڈ ضمانت کے ساتھ دے گا۔ لیکن اس دورانیے کو مجرم کی مالی حیثییت کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑھایا جاسکتا ہے۔

(ب) آسان قرضے اور ارش، ضمان اور دیت کی باقی ماندہ رقم کو ادا کرنے کے لئے کسی آرگنائزیشن یا فرد کی طرف سے اگر ملازمت کی آفر کی جائے تو ملازمت کی حامی بھرے گا۔

قاعدہ ۷ کی ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت مندرجہ ذیل صورتوں میں آسان قرضہ فراہم کیا جائے گا۔

(الف) جہاں پر دیت، ارش اور ضمان کے معاضہ کی پوری رقم دو لاکھ سے زائد نہ ہو۔

(ب) جہاں پر دیت، ارش اور ضمان کے معاوضہ کی آدھی رقم دو لاکھ سے زائد ہو لیکن پانچ لاکھ سے زائد نہ ہو۔

(ج) جہاں پر ارش، ضمان اور دیت کے معاوضہ کی ایک تہائی رقم پانچ لاکھ سے زائد نہ ہو

ذیلی قاعدہ (۲) کے تحت اگر وفاقی حکومت چاہے تو سٹیٹ بنک فہرستی بنکوں کو ان قواعد کے مقاصد کے لئے سزا یاب مجرموں کو آسان قرضے دینے کے لئے ہدایات جاری کرے گا۔ قاعدہ ۸ کی ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت ایسا سزایاب مجرم جو کہ ذہنی اور جسمانی طور پر معذور ہو یا اسکے علاوہ کوئی عذر لاحق ہو تو اس کو فنڈ میں سے مدد فراہم کی جائے گی، ذیلی قاعدہ (۲) کے تحت انتظامی کمیٹی کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ سزایاب مجرم کو امداد فراہم کرے۔

قاعدہ ۹ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت اگر کوئی مجرم تمام شرائط یا ان میں سے کسی پر جس میں آسان قرضے کی واپسی شامل ہے پر عمل درآمد میں ناکام ہو جائے تو ایسی صورت میں اسے دوبارہ جیل میں قید رکھا جائے گا۔

مگر واضح رہے کہ مجرم کو کوئی ملازمت میسر آنے یا کسی فرد یا آرگنائزیشن کی طرف سے آسان قرضے اور باقی ماندہ ارش، ضمان اور دیت کی ادائیگی کے لئے ضمانت فراہم کرنے پر مجرم کو رہا کر دیا جائے گا۔

قاعدہ ۱۰ کے تحت آسان قرضے اور دیت، ارش اور ضمان کے معاوضہ کی رقم کی ادائیگی کے لئے انتظامی کمیٹی

مجرموں کو غیر سرکاری تنظیموں اور افراد کے ساتھ اور اسکے علاوہ جیل کے اندر یا جیل سے ملحقہ کسی کام کرنے کی جگہ پر ملازمت دلوانے کے لئے سہولت پیدا کرنے کے لئے ذیلی کمیٹیاں تشکیل دے گی۔

قاعدہ ۱۱ کے تحت ایسا مجرم جو کہ قید کی سزا کا زیادہ حصہ کاٹ چکا ہو اور اسکے علاوہ ارش، ضمان اور دیت کی رقم کا کچھ حصہ بھی ادا کر چکا ہو تو ایسی صورت میں باقی ماندہ رقم کی ادائیگی کے لئے عدالت کی طرف سے متعین کردہ شرائط کے مطابق مجرم کو پیرول پر رہا کر دیا جائے گا۔ لیکن شرائط کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں عدالت مجرم کو دوبارہ قید میں رکھنے کا حکم جاری کر سکتی ہے۔

بے بنیاد الزامات پر مشتمل مقدمات اور انکی سزا

اکثر اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ کسی دوسرے شخص کو محض تکلیف دینے اور ہراساں کرنے کے لیے بے بنیاد الزامات کی بناء پر اسکے خلاف مقدمات دائر کروا دیتے ہیں تا کہ فریق مخالف کو نقصان اور ذہنی کوفت پہنچائی جائے لہذا اسطرح کے واقعات کو ختم کرنے کے لیے ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۲۵۰ کے تحت ایسے اشخاص کے لیے جرمانہ کی سزا رکھی گئی ہے تا کہ اسطرح کے جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات کو روکا جائے۔

جھوٹے، بے بنیاد یا ناحق پریشان کن الزامات:۔ **False,frivolous or vexatious accusation**

مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۲۵۰ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت اگر کسی ایسے مقدمہ میں جو استغاثہ یا کسی پولیس آفیسر یا مجسٹریٹ کو دی گئی اطلاع کی بنیاد پر دائر ہوا ہو اور جس میں ایک یا ایک سے زائد اشخاص پر مجسٹریٹ کے روبرو ایسے جرم کا الزام عائد کیا گیا ہو جو مجسٹریٹ کے تجویز ہو اور مجسٹریٹ نے مقدمہ کی سماعت کی ہو اور وہ ملزموں میں سے کسی ایک یا ایک سے زائد کو اس بناء پر بری کر دے کہ ان میں کسی ایک یا ایک سے زائد کے خلاف الزام جھوٹا تھا یا بے بنیاد یا ناحق پریشان کن تھا تو ایسی صورت میں حکم بریت کے وقت اگر اطلاع دھندہ موجود ہو جسکے استغاثہ یا اطلاع کی بناء پر ایسا الزام لگایا گیا تھا تو مجسٹریٹ اس شخص کو فوری بلائے گا کہ کیوں نہ وہ اس ایک یا ایک سے زائد ملزموں کو معاوضہ کی رقم ادا کرے۔ مستغیث یا اطلاع دھندہ کی غیر موجودگی کی صورت میں اس شخص کے حاضر ہونے اور وجہ ظاہر کرنے کیلئے سمن جاری کیا جائے گا۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت اطلاع دھندہ کی بیان کردہ وجہ کو مجسٹریٹ قلم بند کرے گا اور اس بیان کردہ وجہ پر غور کرنے کے بعد اگر مجسٹریٹ مطمئن ہو کہ الزام جھوٹا بے بنیاد، ناحق یا پریشان کن تھا تو ایسی صورت میں مجسٹریٹ مستغیث یا

اطلاع دھندہ کو حکم دینے کا زیادہ سے زیادہ مجاز ہوگا کہ وہ ملزموں میں سے کسی ایک یا ایک سے زائد کو ۲۵ ہزار روپے معاوضہ ادا کرے لیکن اگر مجسٹریٹ درجہ سوم کا ہو تو وہ ڈھائی ہزار روپے تک کے معاوضہ کا حکم دے گا۔

ضمنی دفعہ (2-A) کے تحت واجب الادا زر معاوضہ بطور بقایا مالگذاری قابل وصول ہوگا۔

ضمنی دفعہ (2-B) کے تحت جب کسی شخص کو ضمنی دفعہ (2-A) کے تحت قید کیا گیا ہو تو مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات ۶۸، ۶۹ اطلاق پذیر ہونگی۔ جنکے تحت ایسے عدم ادا شدہ معاوضے کی ادائیگی یا باقی ماندہ قید کی مناسبت سے بقیہ معاوضے کی ادائیگی پر اس کو رہا کیا جائے گا۔

ضمنی دفعہ (2c) کے تحت کوئی بھی شخص جس کو دفعہ ہذا کے تحت معاوضہ ادا کرنے کا حکم ہوا ہو ایسے حکم کی بنیاد پر اسکی طرف سے دائر کردہ استغاثہ یا دی گئی اطلاع پر کسی دیوانی یا فوجداری مواخذہ سے مستثنیٰ نہ ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اس معاملہ سے متعلق کسی بعد کے مقدمہ میں ایسے شخص کو زر معاوضہ کی ادائیگی کا حکم دیتے وقت اس رقم کا لحاظ رکھا جائیگا جو اس نے دفعہ ہذا کے تحت ملزم کو ادا کی ہو۔

ذیلی دفعہ (۳) کے تحت ایسا مستغیث یا اطلاع دھندہ جسے ذیلی دفعہ (۲) کے تحت کسی مجسٹریٹ درجہ دوم یا سوم نے معاوضہ کی ادائیگی کا حکم دیا ہو یا کسی اور مجسٹریٹ نے پچاس روپے سے زائد معاوضہ ادا کرنے کا حکم دیا ہو تو مستغیث یا اطلاع دھندہ حکم ادائیگی معاوضہ کے خلاف اسطرح اپیل دائر کرسکتا ہے گویا کہ وہ اس مجسٹریٹ کی عدالت سے اس مقدمہ میں سزایاب کیا گیا ہو۔

ذیلی دفعہ (۴) کے تحت جب کسی ایسے مقدمہ میں جس میں ملزم کو معاوضہ کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہو اور جو ذیلی دفعہ (۳) کے تحت قابل اپیل بھی ہو تو ایسا زر معاوضہ اپیل دائر کرنے کی مقررہ مدت کے اختتام سے قبل یا اگر اپیل دائر کر دی گئی ہو تو اپیل کے فیصلہ سے قبل ادا نہیں کیا جائیگا اور جب ایسا حکم کسی ایسے مقدمہ میں دیا گیا جو قابل اپیل نہ ہو تو زر معاوضہ تاریخ حکم سے ایک ماہ گزرنے سے قبل ادا نہیں کیا جائیگا۔

بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام آرڈیننس 2009

بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام آرڈیننس ۲۰۰۹ء میں نافذ ہوا۔ اسکا اطلاق پورے پاکستان پر ہوتا ہے مذکورہ قانون کے نفاذ کا مقصد معاشرے کے ایسے افراد اور خاندانوں کی مالی مدد کرنا ہے جو کہ غربت اور پستی کی زندگی گزار رہے ہوں اور اپنی بنیادی ضروریات کو بھی پورا کرنے سے قاصر ہوں۔ غریبوں کی زندگی میں بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے ذریعے تعلیم، پیشہ وارانہ تربیت، ہیلتھ انشورنس، حادثاتی انشورنس اور مائیکروفنانس تک رسائی سے تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔

بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام آرڈیننس ۲۰۰۹ء کی دفعہ ۴ کی رو سے مذکورہ پروگرام کے مندرجہ ذیل فوائد اور مقاصد ہونگے۔

(الف) غریبوں اور ان کے اہل خانہ کی مالی حیثیت کو مستحکم بنانا۔

(ب) غیر مراعات یافتہ اور پسماندہ طبقات کی بہتری کے لیے جامع پالیسی تیار کرنا اور ایسی پالیسیوں پر عمل درآمد کروانا۔

(ج) غربت کے خاتمے کے لیے اقدامات اٹھانا اور دولت کی تقسیم کو برابری کی سطح پر لانا خاص طور پر کم آمدنی والے طبقات کے لیے۔

بورڈ کے فرائض اور اختیارات:۔

دفعہ۵ کے تحت بورڈ کی تشکیل عمل میں لائی جائے گی۔ دفعہ۶ کے تحت بورڈ کے مندرجہ ذیل اختیارات اور فرائض ہونگے۔

(الف) بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے لیے بجٹ کی منظوری دینا۔

(ب) پروگرام کے مالیاتی پہلوؤں سے متعلق فیصلے کرنا جو کہ انتظامیہ نے بورڈ کے ملاحظہ کے لیے جمع کرائے ہوں۔

(ج) مذکورہ قانون کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ضابطہ بنانا اور پالیسیوں کی منظوری دینا۔

(ح) سالانہ ترقیاتی رپورٹ کونسل کو پیش کرنا اور اس کی سفارشات پر عمل درآمد کرنا۔

دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت بورڈ ممبران کی اکثریت سے ہونے والے فیصلے کے ذریعے ان تمام شرائط سے مشروط جنھیں وہ ضروری سمجھے کوئی بھی امر اور اختیارات چیئر پرسن یا کسی بھی ممبر کو تفویض کر سکتا ہے۔

کونسل کے فرائض اور اختیارات:۔

دفعہ ۸ کے تحت کونسل کی تشکیل عمل میں لائی جائے گی۔ دفعہ ۹ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کونسل کے مندرجہ ذیل فرائض ہونگے۔

(الف) پروگرام کے لیے مالیاتی ذرائع کو استعمال میں لانا۔

(ب) بورڈ کو مندرجہ ذیل امور میں مشاورت دینا۔

(I) غربت کے خاتمے کی پالیسیوں کے سلسلے میں

(II) پروگرام کی وسعت کے سلسلے میں

(III) چیئر پرسن کے ذریعے امدادی اداروں تک رسائی حاصل کرنے اور بورڈ کے امور اور فرائض کی سر انجام دہی کے سلسلے میں۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت کونسل سال میں ایک دفعہ اجلاس ضرور بلائے گی۔

دفعہ ۱۱ کے تحت بورڈ پروگرام سے متعلق وقتاً فوقتاً غریب افراد اور خاندانوں کی مالی مدد کے لیے اہلیت کے معیار کا تعین کرے گا۔

دفعہ۱۲ کے تحت پروگرام کے فنڈز اہل افراد اوران کے اہل خانہ کے درمیان اس طریقہ کار کے مطابق تقسیم کیے جائیں گے جو کہ بورڈ نے منظور کیا ہو اور جس کی صراحت ریگولیشنز میں کی گئی ہو۔

دفعہ۱۳ کی ذیلی دفعہ(۱) کے تحت اہلیت کے خلاف ہونے والے فیصلے سے متاثرہ شخص یا خاندان ۳۰ دنوں کے اندر ضابطہ میں دیے ہوئے طریقہ کار کے مطابق متعلقہ اتھارٹی کے سامنے اپنی عذرداری جمع کرائے گا۔

ذیلی دفعہ(۲) کی رو سے ذیلی دفعہ(۱) کے تحت کی گئی عذرداری کا جائزہ لیا جائے گا تاکہ یہ یقین کیا جا سکے کہ پروگرام کے تحت مالی امداد کے لیے اہلیت بورڈ کے منظور کردہ جدول کے مطابق ہے یا نہیں۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ۴۹۱ کے تحت معاہدہ کی خلاف ورزی کی سزا

ہر معاشرے میں بچوں، ذہنی اور جسمانی طور پر معذور اور بے سہارا افراد کو خصوصی توجہ دی جاتی ہے کیونکہ ایسے افراد اپنی اور اپنے مفادات کی حفاظت کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں انکے لئے سرپرست اور انکی جائیداد کی دیکھ بھال کے لیے منصرم جائیداد کا تقرر کیا جاتا ہے۔ ایسے افراد کی دیکھ بھال کے لیے بین الاقوامی سطح پر بھی مختلف قسم کے قوانین نافذ العمل ہیں۔ پاکستان میں بھی ایسے افراد کی فلاح و بہبود کے لیے مختلف قسم کے قوانین نافذ العمل ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

(1) دماغی صحت کا قانون مجریہ ۲۰۰۱ء۔

(2) معذور افراد (ملازمت وآبادکاری) آرڈیننس ۱۹۸۱ء

ان کے علاوہ بچوں کے حقوق سے متعلقہ بھی مختلف قسم کے قوانین نافذ العمل ہیں۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کی دفعہ۴۹۱ کے تحت ایسا شخص جس کو معاہدہ کی رو سے پابند کیا گیا ہو کہ وہ نابالغ، فاتر العقل اور ذہنی اور جسمانی طور پر معذور افراد کی خدمت کے علاوہ انکی ضروریات کو پورا کرے کیونکہ ایسے افراد کم عمری، یا ذہنی یا جسمانی طور پر معذور ہونے کے باعث اپنی حفاظت کرنے اور ضروریات بہم پہنچانے کے قابل نہیں ہوتے۔ اگر کوئی شخص معاہدے کے باوجود بھی جان بوجھ کر عائد شدہ فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرے گا تو ایسی صورت میں اسکو

دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جو کہ تین ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا جو کہ چھ سو روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۹۸ کی رو سے جب رنجیدہ شخص ایک عورت ہو جس کو ملک کے رسم و رواج کے مطابق عوام کے سامنے آنے پر مجبور نہ کیا جا سکتا ہو یا ایسا شخص جسکی عمر اٹھارہ سال سے کم ہو یا فاتر العقل ہو یا بیماری یا کمزوری کے باعث اس قابل نہ ہو کہ خود نالش دائر کر سکے تو ایسی صورت میں عدالت کی اجازت سے ایسے اشخاص کی طرف سے کوئی دوسرا شخص نالش دائر کر سکتا ہے۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۸۹ (الف) کے تحت مصالحت

دیوانی تنازعات کے تصفیہ کے لیے ایک طریقہ مصالحت بھی ہے جو رائج الوقت قانون مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۸۹ (الف) کے تحت عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ مصالحت ایک اسلامی تصور بھی ہے اور اسے اسلام میں بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ مصالحت کو نہ صرف اسلام میں اہمیت دی گئی ہے بلکہ رائج الوقت قوانین میں بھی اس کی اہمیت پر بڑا زور دیا جا رہا ہے کیونکہ ملکی عدالتوں میں مقدمات کا انبار لگا ہوا ہے جسکی وجہ سے مقدمات کو نبٹاتے ہوئے زیادہ وقت لگتا ہے۔ لہذا اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے تنازعات کے متبادل حل کو بڑی اہمیت دی جا رہی ہے۔ اسی ضمن میں حال ہی میں کراچی میں ورلڈ بینک کے تعاون سے "تنازعات کے حل کا مرکز۔ (The Karachi Centre for Dispute Resolution) قائم کیا گیا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

تنازعات کا متبادل حل۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۸۹ (الف) کے تحت عدالت دعویٰ کے امور اور حالات اور دعویٰ کو جلدی نبٹانے کے مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے جہاں ضروری سمجھے تو وہ فریقین دعویٰ کی مرضی کے ساتھ تنازعات کے حل کے لیے متبادل طریقہ کار اپنائے گی جس میں مصالحت اور ثالثی شامل ہے۔

ضابطہ دیوانی کے آرڈر ۱۰ قاعدہ ۱ الف کے تحت عدالت مقدمات کے متبادل حل کے لیے ایسا کوئی بھی قانونی طریقہ اپنا سکتی ہے جو کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے برعکس نہ ہو۔ یعنی

i) عدالت ابتدائی کاروائی کرے گی اور دعویٰ کو جلدی قابل عمل بنانے کے لیے حکم نامہ جاری کرے گی۔

(II   عدالت فریقین کی مرضی سے کمیشن جاری کرے گی جو کہ گواہوں سے شہادت لے گا۔ دستاویزات جمع کرائے گا۔ اور سماعت کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گا۔

(iii   عدالت فریقین کی مرضی سے تنازعات کے لیے متبادل طریقہ کار اپنائے گی جس میں مصالحت، ثالثی یا دیگر ذرائع شامل ہیں۔

حکومتی سٹام کی تلبیس اور سزا

روزمرہ کے بیع، رہن، پٹہ، اقرار نامہ وغیرہ میں حکومت کی طرف سے جاری کردہ اسٹام استعمال کیے جاتے ہیں۔ ایسے نقلی یا جعلی اسٹام بنانا جرم قرار دیا گیا ہے اسکے علاوہ جعلی اسٹام بنانے کا سامان بھی اپنے قبضہ میں رکھنا جرم قرار دیا گیا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

حکومت کے اسٹام کی تلبیس۔ (Counterfeiting Government Stamp)

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۵۵ کے تحت اگر کوئی شخص حکومت کی جانب سے مالیاتی مقصد کے لئے جاری کردہ اسٹام کی تلبیس کرے یا جان بوجھ کر تلبیس کے عمل کا کوئی حصہ سرانجام دے تو ایسی صورت میں اس شخص کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی معیاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

حکومتی اسٹام تلبیس کرنے کا سامان یا آلات قبضہ میں رکھنا۔ (Having Posession of Instrument or Material for Counterfeiting Government Stamp)

دفعہ ۲۵۶ کی رو سے حکومت کی طرف سے مالیاتی مقصد کے لیے جاری کردہ اسٹام کی تلبیس کے لیے اگر کوئی شخص کوئی اوزار یا سامان اسٹام کی تلبیس کے لیے استعمال کرے یا یہ باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ اس سامان کا اسٹام کی تلبیس کے کام میں آنا مقصود ہے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جا سکتی ہے جس کی معیاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔ اسی طرح دفعہ ۲۵۷ کی رو سے اگر کوئی شخص ایسے اوزار بنائے یا اسکی ساخت کے عمل کا کوئی حصہ سرانجام دے یا اس اوزار کو خریدے یا بیچے اس غرض سے کہ وہ کسی ایسے اسٹام کی تلبیس کے کام آئے یا تلبیس کے کام میں آنا مقصود ہو جو حکومت نے مالیاتی غرض کے لیے جاری کیا ہو تو اسکو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی معیاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

جعلی حکومتی اسٹام کی فروخت۔(Sale of Counterfeit Government Stamp)

دفعہ ۲۵۸ کی رو سے اگر کوئی شخص ایسے اسٹام بیچے یا بیچنے کے لیے پیش کرے جس کے بارے میں وہ جانتا ہو کہ وہ حکومت کی طرف سے جاری کردہ اسٹام کی تلبیس ہے تو ایسی صورت میں اسکو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی معیاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔ وہ اسی طرح دفعہ ۲۵۹ کی رو سے اگر کوئی شخص جعلی اسٹام کو اپنی تحویل میں رکھے اور اس کو اصلی اسٹام کی حیثیت سے استعمال میں لائے تو ایسی صورت میں اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی معیاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔ دفعہ ۲۶۰ کی رو سے جعلی اسٹام کو جعلی جانتے ہوئے بطور اصلی کے استعمال کرنے کی صورت میں قید کی سزا دی جائے گی جو کہ سات برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

حکومت کو نقصان پہنچانے کی نیت سے کسی کاغذ سے جس پر حکومتی اسٹام لگا ہو سے تحریر ہٹانا یا دستاویز میں استعمال کردہ اسٹام نکال لینا۔

دفعہ ۲۶۱ کے تحت اگر کوئی شخص فریب سے یا اس نیت سے کہ حکومت کا نقصان ہو کسی شے سے جس پر کوئی ایسا اسٹام لگا ہو جو حکومت کی طرف سے مالیاتی غرض کے لیے جاری کیا گیا ہو میں سے کوئی تحریر یا دستاویز نکال لے جسکے لئے وہ اسٹام استعمال کیا گیا ہو یا کسی تحریر یا دستاویز سے کوئی اسٹام جو اس تحریر یا دستاویز کے لیے استعمال کیا گیا ہو اس غرض سے اتارے کہ وہ اسٹام کسی اور تحریر یا دستاویز کے لیے کام میں لائے تو ایسی صورت میں اسکو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی معیاد تین برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح دفعہ ۲۶۲ کی رو سے اگر کوئی شخص فریب سے یا اس نیت سے حکومت کی طرف سے مالیاتی مقصد کے لیے جاری کردہ اسٹام کو یہ جانتے ہوئے استعمال کرے کہ وہ پہلے استعمال ہو چکا ہے تو ایسی صورت میں اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی معیاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں اسی طرح دفعہ ۲۶۳ کی رو سے ایسا نشان مٹانا جس سے معلوم ہوتا ہو کہ اسٹام استعمال شدہ ہے اور اسے جان بوجھ کر اپنے قبضہ میں رکھے یا بیچے تو اسے دونوں قسموں میں کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی معیاد تین برس تک ہوسکتی ہے اور جرمانہ کی سزا بھی یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

مصنوعی ٹکٹ کی ممانعت۔(Prohibtion of fictitous Stamp)

دفعہ ۲۶۳ (الف) کی رو سے اگر کوئی شخص مصنوعی ٹکٹ بنائے یا جان بوجھ کر اس کو چلائے، کاروبار کرے یا بیچے یا جان بوجھ کر ڈاک کے مقصد کے لیے کسی مصنوعی ٹکٹ کو استعمال کرے یا بغیر وجہ جائز کے کوئی مصنوعی ٹکٹ اپنے پاس رکھے یا مصنوعی ٹکٹ کے بنانے کے لیے کوئی ٹھپہ یا تختی یا کوئی آلہ یا سامان بنائے یا جائز وجہ کے بغیر اپنے پاس رکھے تو اسکو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جو کہ چھ سو روپے تک ہو سکتی ہے اور اسکے علاوہ تمام سامان جو کسی شخص کے قبضہ میں ضبط کر لیا جائے گا۔

فریقین مقدمہ کی حاضری اور نتیجہ غیر حاضری

مجموعہ ضابطہ دیوانی مجریہ ۱۹۰۸ء کے قانون کی متعلقہ دفعات اس بات کی متقاضی ہیں کہ دوران سماعت فریقین مقدمہ جو کہ متعلقہ دیوانی عدالت کے حلقہ اختیار (Territorial jurisdiction) میں رہائش پذیر ہوں عدالت میں اصالتاً حاضر رہیں، تا کہ مقدمات غیر ضروری التوا کا شکار نہ ہوں اور انصاف کے تقاضوں کے مطابق ان کا جلد تصفیہ ممکن بنایا جا سکے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی مجریہ ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۹ میں درج قواعد (Rules) کے تحت فریقین مقدمہ کی دیوانی عدالت میں حاضری اور نتیجہ غیر حاضری کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سمن میں جو دن مدعا علیہ کی حاضری اور جواب دہی کے لیے مقرر ہو اس دن فریقین مقدمہ کو حاضر ہونا چاہیے:

قاعدہ (۱) کے مطابق، جو دن سمن میں مدعا علیہ کی حاضری اور جواب دہی کے لیے مقرر ہو اس دن فریقین مقدمہ کو خود یا اس کا وکیل عدالت میں حاضر ہونا چاہیے تا کہ عدالت مقدمہ کی سماعت کر سکے اور جو تاریخ عدالت کی طرف سے مقدمہ کی سماعت کے لئے مقرر ہو وہ منسوخ نہ ہو۔

مدعی کی طرف سے خرچہ ادا نہ ہونے کی صورت میں اگر سمن کی تعمیل نہ ہو، تو عدالت مقدمہ خارج کر سکتی ہے:

قاعدہ ۲ کے مطابق، اگر مقدمہ کی سماعت کے لئے مقررہ تاریخ پر یہ معلوم ہو کہ سمن کی تعمیل اس وجہ سے نہیں ہوئی کہ مدعی نے کورٹ فیس یا ڈاک کا خرچہ (اگر کچھ ادا کرنا ہو) ادا نہیں کیا، تو اس صورت میں عدالت مقدمہ کے اخراج کا حکم دے سکتی ہے، تاہم اگر سمن کی تعمیل مدعا علیہ پر نہ ہوئی ہو لیکن مدعا علیہ خود یا اپنے وکیل کی معرفت مقررہ تاریخ پر عدالت میں حاضر ہو، تو اس صورت میں عدالت مقدمہ کے اخراج کا حکم صادر نہیں کرے گی۔

فریقین مقدمہ کی غیر حاضری کی صورت میں مقدمہ خارج ہو جائیگا:

قاعدہ ۳ کے مطابق، پیشی مقدمہ کے وقت اگر فریقین مقدمہ میں سے کوئی بھی عدالت میں حاضر نہ ہو تو عدالت اس صورت میں اخراج مقدمہ کا حکم صادر کرسکتی ہے۔

مدعی نیا مقدمہ دائر کرسکتا ہے یا عدالت پہلے سے درج مقدمہ کو بحال کرسکتی ہے:

قاعدہ ۴ کے مطابق، اگر کوئی مقدمہ قاعدہ ۲ یا ۳ کے تحت خارج ہو جائے تو اس صورت میں مدعی (بہ ملحوظی قانون میعاد سماعت) نیا مقدمہ دائر کرسکتا ہے یا مقدمہ کے اخراج کی منسوخی کی درخواست دے سکتا ہے، لیکن مدعی عدالت کو مطمئن کرے گا اور معقول وجہ بتائے گا کہ اس نے کس وجہ سے کورٹ فیس اور ڈاک کا خرچہ (اگر کچھ ادا کرنا ہو) مقررہ تاریخ پر جمع نہیں کروایا، تو عدالت حکم اخراج کو منسوخ کر کے مقدمہ کی کاروائی کے لیے تاریخ مقرر کرے گی۔

سمن غیر تعمیل شدہ کی واپسی کے بعد، اگر مدعی تین ماہ تک نئے سمن کی درخواست نہ دے تو مقدمہ خارج ہوسکتا ہے:

قاعدہ ۵ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے مطابق، سمن بنام مدعا علیہ یا کسی ایک شخص من جملہ چند مدعا علیہان کے جاری ہونے کے بعد، اگر سمن معہ کی عدم تعمیل ایسا عہدہ دار اسے عدالت میں واپس کرے اور اہل کاران تعمیل کنندہ کی رپورٹ کی تصدیق عدالت میں کرتا ہے، اور مدعی تین ماہ تک تاریخ واپسی سمن غیر تعمیل شدہ سے نیا سمن جاری کرنے کی درخواست کرنے سے قاصر رہتا ہے، تو جب تک مدعی عدالت کی مندرذیل امور کی نسبت تسلی نہ کردے، عدالت مقدمہ خارج کرسکتی ہے:۔

(ا) یہ کہ مدعی نے اپنی طرف سے مدعا علیہ کی رہائش ڈھونڈنے کی پوری کوشش کی، لیکن کامیابی نہ ہوئی، اس لیے تعمیل نہیں ہوئی؛ یا

(ب) مدعا علیہ تعمیل احکام سے گریز کرتا ہے؛ یا

(ج) عرصے کی توسیع کے لئے کوئی معقول وجہ ہو، تو اس صورت میں عدالت اگر مناسب سمجھے تو عرصے میں توسیع کرسکتی ہے۔

قاعدہ ۵ کے ذیلی قاعدہ (۲) کے مطابق، اگر عدالت ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت مقدمہ خارج کردے تو اس صورت میں مدعی کو اختیار ہے کہ (بہ ملحوظی قانون معیاد سماعت) نیا مقدمہ دائر کرے۔

طریقہ کار جب کہ صرف مدعی حاضر ہو:

قاعدہ ۶ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے مطابق، اگر پیشی مقدمہ کے وقت صرف مدعی حاضر ہو اور مدعا علیہ حاضر نہ ہو تو مندرجہ ذیل کاروائی عمل میں آئے گی:۔

(۱) اگر یہ ثابت ہو جائے کہ سمن کی تعمیل حسب ضابطہ کی گئی تھی تو اس صورت میں عدالت مجاز ہوگی کہ یکطرفہ کاروائی کرے اور کوئی شہادت قلم بند کیے بغیر ڈگری صادر کردے؛ یا

(ب) اگر سمن کی تعمیل حسب ضابطہ نہ کرنا ثابت ہو تو عدالت حکم دے گی کہ دوسرا سمن جاری کیا جائے اور مدعا علیہ پر اسکی تعمیل کرائی جائے؛ یا

(ج) اگر یہ ثابت ہو جائے کہ سمن کی تعمیل مدعا علیہ پر ہوگئی مگر مدعا علیہ کو کافی وقت نہیں ملا کہ وہ سمن میں درج تاریخ پر عدالت میں حاضر ہو اور جواب دہی کر سکے تو اس صورت میں عدالت مقدمہ کی سماعت کسی آئندہ تاریخ پر ملتوی کرے گی اور ہدایت کرے گی کہ مدعا علیہ کو مقرر کردہ آئندہ تاریخ کی اطلاع دی جائے۔

قاعدہ ۶ کے ذیلی قاعدہ (۲) کے مطابق، اگر مدعی کی کوتاہی ہو کہ سمن باضابطہ طور پر یا معقول مدت کے اندر اس کی مدعا علیہ پر تعمیل نہیں ہوئی تو عدالت مدعی کو حکم دے گی کہ مقدمہ کے التواء کی وجہ سے جو خرچہ عائد ہوا ہے ادا کرے۔

طریقہ کار جب مدعا علیہ ملتوی شدہ سماعت پر حاضر ہو اور سابقہ غیر حاضری کی معقول وجہ بیان کرے:

قاعدہ ۷ کے مطابق، اگر عدالت نے یک طرفہ طور پر مقدمہ کی سماعت آئندہ تاریخ پر ملتوی کی ہو اور مدعا علیہ اس آئندہ تاریخ پر یا اس سے پہلے حاضر ہو کر اپنی سابقہ غیر حاضری کی معقول وجہ بتائے تو عدالت خرچہ مقدمہ کی ادیگی کی شرط پر یا بصورت دیگر، مدعا علیہ کی سماعت کرے گی گویا کہ مدعا علیہ مقدمہ میں اس طرح شامل ہوگا گویا کہ وہ اسی تاریخ کو حاضر ہوا تھا جو پہلے اسکی حاضری کے لیے مقرر ہوئی تھی۔

طریقہ کار جب صرف مدعا علیہ حاضر ہو:

قاعدہ ۸ کے مطابق، اگر پیشی مقدمہ کے وقت صرف مدعا علیہ حاضر ہو اور مدعی حاضر نہ ہو، تو اس صورت میں عدالت مقدمہ خارج کر سکتی ہے الا یہ کہ اگر مدعا علیہ دعویٰ کا اعتراف کرے یا دعویٰ کے کچھ حصہ کا اعتراف کرے، تو اس صورت میں عدالت مدعا علیہ کے اعتراف کے بموجب ڈگری صادر کرے گی، اور عدالت اس قدر دعویٰ خارج کرے گی جو دعویٰ کے باقی ماندہ حصہ سے متعلق ہو۔

عدم پیروی کی صورت میں مدعی کے خلاف ڈگری صادر ہونے پر، نئے دعویٰ کی ممانعت:

قاعدہ ۹ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے مطابق، جب دعویٰ قاعدہ ۸ کے تحت مکمل یا جزوی طور پر خارج کر دیا جائے تو اس صورت میں مدعی اسی بنائے دعویٰ پر نیا مقدمہ دائر نہیں کر سکتا لیکن مدعی حکم اخراج کی منسوخی کی درخواست دے سکتا ہے اور اگر مدعی عدالت کو مطمئن کر دے کہ وہ بوقت سماعت مقدمہ کسی معقول وجہ کی بناء پر حاضر ہونے سے قاصر تھا تو اس صورت میں عدالت خرچہ مقدمہ کی شرط پر یا بصورت دیگر حکم اخراج کو منسوخ کر دے گی، اور مقدمہ کی کاروائی کے لیے ایک تاریخ بھی مقرر کرے گی۔

قاعدہ ۹ کے ذیلی قاعدہ (۲) کے مطابق، اگر مدعی نے منسوخی حکم اخراج کی درخواست کی اطلاع تحریری طور پر فریق مخالف پر تعمیل نہ کرائی ہو تو عدالت اس قاعدہ کے تحت کوئی حکم صادر نہیں کرے گی۔

قاعدہ ۹ کے ذیلی قاعدہ (۳) کے مطابق، قانون میعاد سماعت ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۵ کے احکام کا اطلاق ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت دی جانے والی درخواستوں پر ہوگا۔

طریقہ کار جب مدعیوں میں سے ایک یا زیادہ غیر حاضر ہوں:

قاعدہ ۱۰ کے مطابق، جب مدعی ایک سے زیادہ ہوں اور ان میں سے چند حاضر ہوں اور باقی غیر حاضر ہوں تو عدالت کو اختیار ہے کہ اسطرح مقدمہ کی پیروی کرنے کی اجازت دے کہ گویا سب مدعی حاضر ہیں یا وہ جو حکم مناسب سمجھے صادر کرے گی۔

طریقہ کار جب مدعا علیہان میں سے ایک یا زیادہ غیر حاضر ہوں:

قاعدہ ۱۱ کے مطابق، جب ایک سے زیادہ مدعا علیہان ہوں اور ان میں سے کچھ حاضر ہوں اور باقی غیر حاضر ہوں تو ایسی صورت میں مقدمہ کی کاروائی جاری رہے گی اور عدالت ان مدعا علیہان کی نسبت جو حاضر نہ ہوں، بوقت اعلان فیصلہ، جو حکم مناسب سمجھے صادر کرے گی۔

غیر حاضری جب کسی فریق کو اصالتاً حاضر ہونے کا حکم دیا گیا ہو لیکن بغیر معقول وجہ کے حاضر نہ ہوا ہو:

قاعدہ ۱۲ کے مطابق، اگر کسی مدعی یا مدعا علیہ کو خود حاضر ہونے کا حکم دیا گیا ہو اور وہ خود حاضر نہ ہو اور نہ حاضر ہونے کی وجہ عدالت میں پیش کی ہو تو وہ ان تمام احکام کا پابند رہے گا جو غیر حاضر مدعیان اور مدعا علیہان سے متعلق ہوں گے۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی مجریہ ۱۹۰۸ء کے تحت بعض استثنائی صورتیں:

مجموعہ ضابطہ دیوانی مجریہ ۱۹۰۸ء کی دفعات ۷۶، ۷۷، ۱۳۲، ۱۳۳ اور ۱۴۷ کے تحت بعض استثنائی صورتوں کا ذکر کیا گیا ہے، جن کے مطابق بعض افراد کا بطور فریق مقدمہ یا بطور گواہ مقدمہ اصالتاً پیش ہونا ضروری نہیں اور انھیں حاضری سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے مثلاً پردہ نشین خواتین جو اپنی برداری، طبقہ یا قبیلہ کے رسم ورواج کے مطابق لوگوں میں نہیں جاتیں اور ایسے اشخاص جن کو صوبائی حکومت نے بلحاظ عہدہ عدالت میں حاضر ہونے سے مستثنیٰ قرار دیا ہو، ضعیف العمر افراد، بیمار یا معذور افراد، غیر ملک میں رہائش پذیر افراد وغیرہ۔ ایسے تمام افراد کیلئے عدالت کمیشن مقرر کر سکتی ہے تا کہ ان افراد کی شہادت ریکارڈ کرائی جا سکے، تاہم ایسے کمیشن کا تقرر عدالت کے اطمینان کے بعد کیا جاتا ہے۔ ایسے مستثنیٰ افراد سے متعلقہ قانون کی تفصیل لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان کی قانون فہمی کی جلد سوم میں زیر عنوان "دیوانی مقدمات میں حاضری سے مستثنیٰ افراد کا بیان" میں دی گئی ہے۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت سرکاری ملازمین سے سرزد ہونے والے جرائم اور ان کی سزا

ہمارے ملکی قوانین میں ایک طرف اگر سرکاری ملازمین کو تحفظ فراہم کرنے کا پورا پورا بندوبست کیا گیا ہے تا کہ وہ بغیر کسی خوف وخطر کے دلجمعی سے اپنے فرائض ادا کر سکیں تو دوسری طرف اگر سرکاری ملازمین کوئی جرم سرزد کرتے ہیں یا جرم سرزد کرنے کے لیے کسی کی مدد کرتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں وہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت قابل سزا ہوں گے۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۶۱ کے تحت ایسا شخص جو کہ سرکاری ملازم ہوتے ہوئے یا ہونے کی توقع کرتے ہوئے کوئی سرکاری کام کرنے یا نہ کرنے کی صورت میں یا اپنے لوازم منصبی کے استعمال میں کسی شخص کی حمایت یا مخالفت کرنے یا اس سے بچنے کے لیے یا وفاقی یا صوبائی حکومت یا مقننہ کے روبرو یا سرکاری ملازم کی حیثیت سے کسی شخص کی خدمت کرنے یا نقصان رسانی کے لیے یا اس کا اقدام کرنے کے لیے جائز معاوضہ کے علاوہ کوئی ناجائز فائدہ اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے قبول کرے، حاصل کرے یا قبول کرنے پر اتفاق کرے یا حاصل کرنے کا اقدام کرے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جا سکتی ہے جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

دفعہ ۱۶۲ کے تحت اگر کوئی شخص کسی سرکاری ملازم کو بدعنوانی یا خلاف قانون طریقوں سے اس بات پر اکسائے

کہ سرکاری ملازم کسی فرض منصبی کی ادائیگی کرے یا نہ کرے یا ایسے سرکاری ملازم کے فرائض منصبی کو زیر کار لانے میں کسی شخص کی حمایت کرے یا مخالفت کرے یا وفاقی یا صوبائی حکومت یا مقننہ یا سرکاری ملازم کی حیثیت سے سرکاری ملازم کے روبرو کسی شخص کی خدمت یا نقصان رسانی کے لیے یا اس کا اقدام کرنے کے لیے کسی شخص سے رشوت اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے قبول کرے یا حاصل کرے یا قبول کرنے پر راضی ہو یا حاصل کرنے کی کوشش کرے تو ایسی صورت میں اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دفعہ ۱۶۳ کے تحت ایسا شخص جو کہ اپنے ذاتی اثر ورسوخ کو عمل میں لاتے ہوئے کسی سرکاری ملازم کو اس بات پر اکسائے کہ وہ کوئی فرض منصبی ادا کرے یا اس سے احتراز کرے یا ایسے سرکاری ملازم کے فرائض منصبی کو زیر کار لانے میں کسی شخص کی حمایت یا مخالف کے لیے یا وفاقی یا کسی صوبائی حکومت یا مجلس قانون ساز یا کسی سرکاری ملازم کی حیثیت سے ایسے سرکاری ملازم کے روبرو کسی شخص کی خدمت کرنے یا نقصان رسانی کے لیے یا اس کا اقدام کرنے کے لیے کسی شخص سے کسی طرح کی کوئی رشوت اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے قبول کرے یا حاصل کرے یا قبول کرنے پر راضی ہو یا حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اسے قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دفعہ ۱۶۴ کے تحت ایسا سرکاری ملازم جس نے مذکورہ بالا دفعات کے تحت ہونے والے جرائم کے ارتکاب میں اعانت کی ہو تو ایسی صورت میں اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دفعہ ۱۶۵ کے تحت ایسا شخص جو کہ سرکاری ملازم ہوتے ہوئے کوئی قیمتی شے بدلے میں یا بغیر بدلے کے اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے قبول کرے یا حاصل کرے یا قبول کرنے پر راضی ہو یا حاصل کرنے کی کوشش کرے کسی ایسے شخص سے جو اس کے علم میں ایسی کاروائی یا انجام کردہ فرض منصبی سے تعلق رکھتا تھا یا رکھتا ہے یا رکھنے کا احتمال ہے جس کو اس سرکاری ملازم نے انجام دیا ہو یا انجام دینے والا ہو یا جو اس سرکاری ملازم کے فرائض منصبی سے تعلق رکھتا ہے یا کسی اور سرکاری ملازم سے جس کا وہ ماتحت ہے یا کسی ایسے شخص سے جس کو وہ سرکاری ملازم جانتا ہے اور اس سے وہ شخص کام کروانے کے متعلق دلچسپی رکھتا ہے تو ایسی صورت میں اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دفعہ ۱۶۵ الف کے تحت اگر کوئی سرکاری ملازم دفعہ ۱۶۱ یا دفعہ ۱۶۵ کے تحت قابل سزا جرم کے سرزد کرنے میں

اعانت کرے تو خواہ اس اعانت کے باعث اعانت کردہ جرم کا ارتکاب واقع ہوا ہو یا نہیں لیکن ایسی صورت میں اسے جرم کے لیے مقررہ سزا دی جائے گی۔

دفعہ ۱۶۶ کے تحت ایسا سرکاری ملازم جو کہ جان بوجھ کر کسی قانون کی ہدایت سے جو اس طریقہ سے متعلق ہو جسے اس کو بحیثیت سرکاری ملازم اختیار کرنا چاہیے سے اس نیت سے یا اس امر کے احتمال سے انحراف کرے کہ اس انحراف سے کسی شخص کو نقصان پہنچے گا تو اسکو قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد ایک سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دفعہ ۱۶۷ کے تحت ایسا سرکاری ملازم جسے بطور سرکاری ملازم کے کسی دستاویز کے مرتب کرنے کا کام سپرد کیا گیا ہو لیکن وہ اس طور پر اس دستاویز کو مرتب کرے یا ترجمہ کرے جس کو وہ جانتا یا باور کرتا ہو کہ وہ غلط ہے اور اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ اس عمل سے کسی شخص کو نقصان پہنچائے تو ایسی صورت میں اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دفعہ ۱۶۸ کے تحت جو کوئی سرکاری ملازم ہوتے ہوئے اور بطور ایسے سرکاری ملازم کے تجارت نہ کرنے کا قانونی طور پر پابند ہوتے ہوئے تجارت کرے تو اسے قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دفعہ ۱۶۹ کے تحت جو کوئی سرکاری ملازم ہوتے ہوئے اور بطور ایسے سرکاری ملازم کے قانونی طور پر پابند ہوتے ہوئے کہ وہ کسی مال کو نہ خریدے نہ اس کے لیے بولی دے لیکن سرکاری ملازم خلاف ورزی کرتے ہوئے اس مال کو یا تو اپنے نام پر یا کسی دیگر شخص کے نام پر مشترکہ یا اس سے حصہ داری کر کے خریدے یا اس کے لیے بولی لگائے تو اسے قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

خیانت مجرمانہ اور اسکی سزا

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۴۰۵ کے تحت خیانت مجرمانہ (Criminal Breach of trust) سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس کوئی مال کسی بھی طریقے سے بطور امانت کے سپرد کیا جائے اور وہ اس مال کو بد دیانتی سے اپنے استعمال میں لائے اور اسکے علاوہ کسی قانون کی ہدایات جن میں کسی امانت کے ادا کرنے کا طریقہ کار وضع کیا گیا ہو اور وہ شخص اس طریقہ کار کے خلاف امانت کے طور پر رکھے ہوئے مال کو استعمال میں لائے یا ٹھکانے لگائے یا کسی معاہدہ جو کہ

تحریری ہو یا معنوی جس میں امانت کے ادا کرنے کا طریقہ کار بتایا گیا ہو کے خلاف مال کو استعمال کرے اور اسکے علاوہ کسی دوسرے شخص کو جان بوجھ کر ایسا کرنے دے تو وہ شخص خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہوگا۔

خیانت مجرمانہ کی سزا Punushment for Criminal Breach of trust

مجموعہ تعزیرات کی دفعہ ۴۰۶ کے تحت کسی شخص کے خیانت مجرمانہ کے مرتکب ہونے کی صورت میں اسکو دونوں قسموں میں سے کسی ایک قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

بار بردار کا خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہونا Criminal Breach of trust by carrier

دفعہ ۴۰۷ کے تحت ایسا شخص جسکو بطور بار بردار مالک گھاٹ یا مالک گودام کوئی مال امانت کے طور پر سپرد ہوا ہو اور وہ اس مال میں خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کرے تو اسکو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور جرمانہ کی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔

کلرک یا نوکر کا خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کرنا Criminal Breach of trust by clerk or Servant

دفعہ ۴۰۸ کے تحت ایسا شخص جو کہ نوکر یا کلرک ہو یا بطور نوکر یا کلرک کے کام کررہا ہو اور اسکے پاس کوئی مال بطور امانت رکھا جائے اور وہ اس مال میں خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کرے تو اس صورت میں اسکو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور جرمانے کی سزا بھی ہوسکتی ہے۔

سرکاری ملازم یا کسی بینکر، سوداگر یا ایجنٹ سے خیانت مجرمانہ کا ارتکاب Criminal Breach of trust by public servant or by Banker, Merchant or agent

دفعہ ۴۰۹ کے تحت اگر کسی شخص کو بحیثیت سرکاری ملازم یا کاروبار کے اعتبار سے بحیثیت بینکر یا سوداگر یا دلال، اٹارنی، ایجنٹ کوئی مال بطور امانت دیا گیا ہو اور وہ اس مال میں خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کرے تو اس صورت میں اسکو عمر قید یا دونوں قسموں میں کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی معیاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

پولیس آرڈر کے تحت سرزد ہونے والے جرائم اور انکی سزا

دنیا کے ہر مہذب معاشرے میں پولیس کا کردار بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ پولیس کی یہ ذمہ داری اور فرض ہے کہ وہ آئین وقانون کے تحت خدمات سرانجام دے اور جرائم کے سدباب اور امن عامہ کے قیام کے لیے اپنی پیشہ ورانہ خدمات کو بروئے کار لاتے ہوئے عوام کے حقوق اور جان ومال کا تحفظ کرے۔ اس سلسلہ میں پولیس آرڈر ۲۰۰۲ء نافذ کیا گیا ہے جس کے تحت سرزد ہونے والے جرائم اور ان کی سزا کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

جانور یا گاڑی کا سڑک پر نقصان رسانی کا باعث ہونا۔ (Causing Mischief in Street by Animal or Vehicle)

آرٹیکل ۱۳۸ کے تحت کوئی بھی شخص غفلت یا لاپرواہی سے گاڑی چلا کر یا کسی ضابطے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سڑک یا پبلک مقام (Public Place) سے عمارتی لکڑی، کھمبوں یا دوسری بھاری اشیاء سے لدی ہوئی گاڑی چلانے یا اس طرح کی چیزیں لاد کر جانور ہانکنے کے ذریعے مضرت، خطرے، دہشت یا نقصان رسانی کا باعث نہیں ہوگا۔

سڑک پر رکاوٹ کا باعث ہونا۔ (Causing Obstruction in Street)

آرٹیکل ۱۳۹ کے تحت کوئی بھی شخص سڑک یا پبلک مقام (Public Place) پر حسب ذیل رکاوٹوں کا باعث نہیں بنے گا۔

(الف) کسی جانور کو جس پر بوجھ لادنا یا اتارنا مقصود ہو یا گاڑی کو جس پر مسافروں کو بٹھانا یا اتارنا مقصود ہو سڑک یا پبلک مقام (Public Place) پر اس وقت سے زیادہ جو کہ مذکورہ غرض کے لیے ضروری ہو زیادہ دیر کیلئے روکے رکھنا یا کھڑا رکھنا۔

(ب) کسی سڑک یا پبلک مقام (public Place) پر گاڑی کو کھڑا چھوڑنا یا کسی مویشی کو باندھ کر رکھنا۔

(ج) کسی سڑک یا پبلک مقام (public Place) کے کسی حصہ کو گاڑیوں یا مویشیوں کے پڑاؤ کی جگہ کے طور پر استعمال کرنا۔

(د) کسی دوسرے طریقے سے رکاوٹ کا باعث بننا۔

کتوں سے متعلق بالارادہ یا غیر محتاط طرز عمل۔ (Wilful Or Negligent Conduct in respect of dogs)

آرٹیکل ۱۴۰ کے تحت کوئی شخص سڑک یا پبلک مقام (public Place) پر

(الف) کسی کتے کو ارادی طور پر یا غیر محتاط طور پر اس طرح سے کھلا نہیں چھوڑے گا کہ جس سے وہ خطرے، مضرت

دہشت یا پریشانی کا باعث ہو یا

(ب) خونخوار کتے کا منہ بند کیے بغیر آزاد چھوڑنے کی اجازت نہیں دے گا یا

(ج) کسی کتے کی کسی شخص یا گھوڑے یا دوسرے جانور پر حملہ کرنے کی حوصلہ افزائی نہیں کرے گا۔

سزا۔

آرٹیکل ۱۴۱ کے تحت اگر کوئی شخص آرٹیکل ۱۳۸ تا ۱۴۰ کے احکام میں مذکور کسی حکم کی خلاف ورزی کرے تو اسے سزا یاب ہونے پر دس ہزار تک جرمانے کی سزا اور جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں تیس دن تک کیلئے قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔

خلاف ضابطہ رویہ کی اجازت دینا۔(Suffering disorderly Conduct)

آرٹیکل ۱۴۲ کے تحت اگر کوئی شخص عوامی تفریح یا عوامی تماشے کی کسی جگہ کا نگران ہونے کی صورت میں ایسی جگہ میں دیدہ و دانستہ خلاف ضابطہ رویہ یا کسی بھی جوئے یا کسی مجرمانہ فعل کی اجازت دے گا تو اسے سزا یاب ہونے پر دس ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

فریبانہ ذرائع سے پولیس آفسر کی حیثیت سے ملازمت حاصل کرنے پر سزا۔ (Penalty for Obtaning Empleyment as a Police Officer Through fraudulent Means)

آرٹیکل ۱۴۶ کے تحت ایسا شخص جو کہ پولیس آفسر کی حیثیت سے ملازمت حاصل کرنے کی غرض سے جھوٹا بیان یا ایسا بیان دے جو اپنی تفصیلات میں گمراہ کن ہو یا جھوٹی دستاویز استعمال کرے تو ایسی صورت میں اسے سزا یاب ہونے پر ایک سال تک قید کی سزا یا پچاس ہزار روپے تک جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

پہلی بار کے مجرم کو تنبیہ۔ (Warning To First Offender)

آرٹیکل ۱۴۷ کے تحت ضلع پولیس کے سربراہ یا اس کی طرف سے مجاز کسی دوسرے آفسر جو کہ انسپکٹر کے عہدے سے کم نہ ہو کے لئے جائز ہوگا کہ وہ متعلقہ عدالت سے یہ درخواست کرے کہ آرٹیکل ۱۳۸ تا ۱۴۰ میں مذکور کسی جرم کے پہلے ارتکاب سے متعلق ملزم کو قانونی کاروائی کی بجائے تحریری طور پر تنبیہ جاری کردی جائے مگر واضح رہے کہ اس آرٹیکل میں مذکور کسی مابعد جرم کے لیے مجرم کو سزا یاب ہونے پر مقررہ سزا سے کم از کم نصف سزا دی جائے گی۔

عام کنوؤں وغیرہ کے پانی کو آلودہ کرنا۔(Defiling Water In Public Wells etc)

آرٹیکل ۱۴۸ کے تحت اگر کوئی شخص عام کنوؤں، پانی کے ٹینک، ذخیرہ آب، تالاب یا کسی دریا یا نکلے ہوئے کسی

ندی، نالے یا فراہمی آب کے دوسرے منبع یا ذریعہ میں پانی کو اس طرح آلودہ کرے یا آلودہ کرنے کا باعث بنے کہ وہ مطلوبہ مقصد کے لیے ناموزوں ہو جائے تو اسے سزایاب ہونے پر چھ ماہ تک قید کی سزا دی جائے گی یا تیس ہزار تک جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

آگ وغیرہ کا بلا مقصد الارم بجانا۔(False Alarm of fire etc)

آرٹیکل ۱۴۹ کے تحت جو کوئی دانستہ طور پر فائر بریگیڈ کو یا اس کے کسی آفسر یا فائر مین کو آگ لگنے کا غلط الارم دے یا اسکا باعث بنے تو اسے سزایاب ہونے پر تین ماہ تک قید کی سزا دی جائے گی یا پندرہ ہزار روپے تک جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

پولیس کی وردی کے ناجائز استعمال کی سزا(Penalty for Unauthorized Use of Police Uniform)

آرٹیکل ۱۵۱ کے تحت ایسا شخص جو کہ پولیس کا رکن نہ ہو اور ناجائز طور پر پولیس کی وردی یا ایسا لباس پہنے جو پولیس کی وردی کے امتیازی نشانات سے مشابہت رکھتا ہو یا انکا حامل ہو تو اسے سزایاب ہونے پر تین سال تک قید کی سزا دی جاسکتی ہے یا ایک لاکھ روپے تک جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

بے بنیاد اور ایذا رساں شکایت کے لیے سزا۔(Penalty for frivolous or vexatious Complaint)

آرٹیکل ۱۵۲ کے تحت اگر کوئی شخص پولیس کے خلاف ایسی شکایت جمع کرائے جسکے بارے میں پولیس کے خلاف شکایات سننے والی اتھارٹی کی تحقیقات کی رو سے بے بنیاد یا ایذا رسانی پر مبنی ہوں تو اسے سزایاب ہونے پر چھ ماہ تک قید کی سزا دی جائے گی یا پچاس ہزار روپے تک جرمانے کی سزا دی جائے گی یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

آرٹیکل ۱۵۳ کے تحت مجموعہ ضابطہ فوجداری میں شامل کسی امر کے باوجود آرٹیکل ۱۴۸ تا ۱۵۲ کے تحت آنے والے جرائم قابل دست اندازی پولیس ہوں گے اور جرائم کی سماعت کرنے والی عدالت کو مجموعہ ضابطہ فوجداری میں سرسری سماعت کے لیے مقررہ طریقہ کار کے مطابق مذکورہ جرائم کی سرسری سماعت کرنے کا اختیار ہوگا۔

ریلوے ریگولیٹری اتھارٹی آرڈیننس ۲۰۰۲ء کے تحت جرائم اور انکی سزا

سفر سے متعلق ریلوے کا نظام زمانہ قدیم سے رائج ہے اور ریلوے کے سفر سے عوام بھرپور طریقے سے مستفید ہو رہے ہیں۔ حکومت پاکستان نے ریلوے کے نظام کو مزید بہتر بنانے کے لیے مختلف مثبت اقدامات کیے ہیں اور ان میں سے ایک مثبت قدم ریلوے ریگولیٹری اتھارٹی آرڈیننس ۲۰۰۲ء کا نفاذ ہے۔ اسکے نفاذ کا مقصد نجی سرمایہ کاری اور ترقی

کے کاموں میں شمولیت کو فروغ دینا ہے اور مسافروں کے لیے ریلوے نیٹ ورک پر اچھی گاڑیوں کو لانا اور عوامی مفاد کا تحفظ کرنا ہے اور اگر کوئی شخص اس آرڈیننس کی خلاف ورزی کرے گا تو وہ سزا کا مستوجب ہوگا۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

ریلوے ریگولیٹری اتھارٹی آرڈیننس ۲۰۰۲ء کی دفعہ ۲۹ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت اگر کوئی شخص جو۔

(الف) اس قانون کے کسی قاعدے، ضابطے، شرائط یا لائسنس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کسی سرگرمی کو سرانجام دے؛

(ب) ٹرینوں کے تیزی سے چلنے میں رکاوٹ ڈالے؛

(ج) ریلوے ریگولیٹری اتھارٹی یا اسکے کسی ملازم کے کام میں رکاوٹ ڈالے یا مداخلت کرے؛

(د) نقصان رسانی کا کام کرے؛

(ذ) ریل کی پٹڑی پر چلنے والی گاڑی، ریلوے کے بنیادی ڈھانچے یا لوازمات یا کسی تنصیب کو نقصان پہنچائے؛

(ر) مجاز ریلوے ملازم کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس دروازہ، زنجیر یا بیریئر کو کھولے جو کہ کراسنگ پوائنٹ پر سڑک پر چلنے والی ٹریفک کے لیے بند کیا گیا ہو؛

(ز) کسی دروازے، زنجیر، بیریئر کو توڑے؛

(س) چلتی ہوئی ٹرین کو مناسب وقت پر روکنے میں ناکام ہو جائے جب کہ اسے ایسا کرنا چاہیے تھا اور کراسنگ لیول پر مناسب احتیاط برتنی چاہیے تھی؛

(ش) مجاز اتھارٹی کی پیشگی تحریری رضامندی حاصل کیے بغیر ٹرین میں اشیاء بیچے؛

(ص) لائسنس رکھنے والا شخص حملہ کرے یا جان بوجھ کر ان تمام فرائض سے انحراف کرے جو کہ وہ لائسنس کے تحت کرنے کا پابند ہو۔

(ض) کسی بھی شخص کی سلامتی کو خطرے سے دوچار کرے یعنی؛

(i) اس قانون کی کسی دفعہ یا کسی قاعدہ، ریگولیشن، جسکا اس قانون کے تحت باضابطہ اعلان کیا جا چکا ہو، کی خلاف ورزی کرے یا۔

(ii) اتھارٹی کے کسی فیصلے پر عمل نہ کرے یا خلاف ورزی کرے۔

(ط) اتھارٹی کے کسی فیصلے کے بموجب ایسی اطلاع، ریکارڈ یا دستاویزات بہم پہنچائے جنکے بارے میں ایسا شخص جانتا ہو کہ یہ اطلاع، ریکارڈ یا دستاویزات غلط ہیں۔

(ظ) اس آرڈیننس کے تحت اتھارٹی کے کسی آفسر کے فرائض کے سرانجام دینے میں یا اختیارات کے استعمال کرنے میں یعنی کسی ساز و سامان کا جائزہ یا کسی بھی جگہ یا کسی حادثے کی وجوہات کی انکوائری میں جان بوجھ کر رکاوٹ ڈالے۔

(ع) شق (الف) تا (ظ) میں بیان کردہ جرائم کے ارتکاب میں مدد کرے، ترغیب دے، مشورہ دے، بغاوت

کرے یا بغاوت پر ابھارے تو ایسی صورت میں وہ اس قانون کے تحت جرم کا مرتکب ہوگا اور اسے پانچ سال تک قید کی سزا دی جائے گی اور جرمانہ کی سزا بھی جو کہ بیس ہزار تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت اگر لائسنس رکھنے والا شخص اس قانون کی کسی بھی دفعہ پر عمل درآمد کرنے میں ناکام ہو جائے تو ایسی صورت میں یہ شخص اتھارٹی کو بیس ہزار روپے جرمانہ ادا کرے گا اور اس غلطی کے جاری رہنے کی صورت میں ۱۰۰۰ روپے روزانہ کے حساب سے مزید جرمانہ بھی دینا ہوگا۔

ذیلی دفعہ (۳) کے تحت جو کوئی شخص اتھارٹی کے فیصلے کو ماننے سے انکار کرے یا غفلت کا مظاہرہ کرے تو ایسی صورت میں وہ اتھارٹی کو ۲۰ ہزار روپے جرمانہ ادا کرے گا اور غلطی کے جاری رہنے کی صورت میں ۱۰۰۰ روپے روزانہ کے حساب اسے مزید جرمانہ بھی دینا ہوگا۔

ذیلی دفعہ (۴) کے تحت کوئی بھی عدالت ایسے جرم کی سماعت نہیں کرے گی جو کہ ذیلی دفعہ (۱) کے تحت قابل سزا ہو جب تک کہ اتھارٹی کے کسی مجاز آفسر کی طرف سے اطلاع تحریری شکایت کی صورت میں نہ دی جائے۔

ذیلی دفعہ (۵) کے تحت اگر جرم کمپنیز آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت رجسٹر کمپنی کی طرف سے سرزد ہوا ہو تو ایسی صورت میں کمپنی کا ہر ڈائریکٹر، چیف ایگزیکٹو یا ایسا آفیسر جس نے جانتے بوجھتے ہوئے ایسا جرم کرنے کی اجازت دی ہو وہ ذیلی دفعہ (۱) کے تحت سزا کا مستوجب ہوگا۔

ذیلی دفعہ (۶) کے تحت مذکورہ بالا ضوابط میں سے کوئی ضابطہ کسی کو یہ اختیار نہیں دیتا کہ وہ کسی شخص کو کسی ایسے فعل یا ترک فعل پر سزا دے جو اس وقت اس قانون کے تحت قابل سزا نہیں تھا۔ یا کسی جرم پر اس کے ارتکاب کے وقت قانون کے تحت مقررہ سزا سے بڑھ کر سزا دے۔

دماغی صحت آرڈیننس ۲۰۰۲ء کے تحت جرائم اور انکی سزائیں

ہر مہذب معاشرے میں حفظان صحت چاہے جسمانی ہو یا ذہنی کا بندوبست کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے لہذا اس مقصد کے حصول کے لیے ذہنی امراض کی روک تھام اور مریضوں کے موثر علاج کے لیے دماغی صحت کی دیکھ بھال کا قانون نافذ العمل ہے جسکے تحت ایسے افراد جو عقل وشعور کے فقدان کی وجہ سے اپنی اور اپنے مفادات کی حفاظت کرنے سے قاصر ہوتے ہیں ایسی صورت میں ان افراد کی فلاح و بہبود کے لیے سرپرست اور منصرم جائیداد کا تقرر کیا جاتا ہے اور سرپرست اور منصرم جائیداد کا تقرر بذریعہ عدالت عمل میں لایا جاتا ہے۔ اس قانون کے تحت ایسے افراد کی فلاح و بہبود کے

لیے تمام امور بروے کار لائے گے ہیں تا کہ ایسے افراد کے حقوق کا تحفظ کیا جا سکے لیکن اسکے برعکس اگر کوئی شخص جان بوجھ کر کوئی غلط رائے دیتا ہے کسی دوسرے شخص کی ذہنی حالت کے بارے میں تو وہ شخص اس قانون کے تحت جرم کا مرتکب ہوگا اور ایسے جرائم کے لیے سزائیں بھی تجویز کی گئیں ہیں۔ اس آرڈیننس کے تحت جرائم اور انکی سزاؤں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

غلط رائے دینے کی صورت میں سزا۔

دماغی صحت آرڈیننس کی دفعہ ۵۲ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، ایسا شخص جو جان بوجھ کر غلط اطلاع یا سفارشات، رپورٹ اور ریکارڈ اور ایسے کاغذات جو کہ اس آرڈیننس کے مقاصد کے لیے بنائے جانے ضروری ہوں ان میں غلط معلومات فراہم کرے اس نیت سے کہ کسی دوسرے شخص کو ذہنی توازن ٹھیک نہ ہونے کی صورت میں علاج معالجہ کے لیے رکھا جائے اور دھوکہ دہی کی نیت سے ایسا اندارج کرے یا رائے دے جسے وہ جانتا ہو کہ وہ غلط ہے تو وہ اس قانون کے تحت جرم کا مرتکب ہوگا۔

دفعہ ۵۲ کی ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، ایسا شخص جو کہ نفسیاتی علاج کے مرکز میں ملازم ہونے کی صورت میں ذہنی مریض کے ساتھ ناروا اور ظالمانہ سلوک کرتا ہو اور جان بوجھ کر اس مریض کے ساتھ غفلت کا مظاہرہ کرے۔

دفعہ ۵۲ کی ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق، ذہنی مریض ہونے کی صورت میں ایسا شخص جو کہ اس ذہنی مریض کی جائیداد کا منصرم ہو اور وہ جان بوجھ کر غفلت کا مظاہرہ کرے یا جائیداد سے متعلقہ اکاؤنٹس جو کہ اس منصرم جائیداد کے قبضے میں ہوں واپس کرنے سے انکار کردے اس وقت کے دوران جو کہ عدالت نے متعین کیا ہو تو منصرم جائیداد جرم کا مرتکب ہوگا۔

ذیلی دفعہ (۴) کے مطابق، ایسا شخص جو کہ ذیلی دفعات (۱)، (۲) اور (۳) کے تحت جرم کا مرتکب ہوگا تو اسکو قید کی سزا جو کہ ایک سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو کہ بیس ہزار روپے تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

ذیلی دفعہ (۵) کے مطابق، ایسا شخص جو کہ ذہنی مریض کے ساتھ غیر انسانی سلوک کا مظاہرہ کرے یعنی اس کو بند رکھے Trapping گرم دھات سے اس کے جسم پر نشان لگائے یا مارے پیٹے یا درخت کے ساتھ باندھے وغیرہ یا کوئی شخص یا جسکو ثقافتی پریکٹس کے دوران اور Mierocophly کے ذریعے ذہنی طور پر معذور قرار دے دیا جائے اور یا ایسے شخص کو جسمانی، جذباتی اور جنسی حوالے سے غلط طور پر استعمال کیا جائے تو ایسے شخص کو جو ان افعال کا مرتکب ہوگا قید بامشقت جو کہ پانچ سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو کہ پچاس ہزار روپے تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، کوئی بھی شخص جو اس آرڈیننس یا کسی قاعدہ، ضابطہ جو کہ اس قانون کے تحت بنایا گیا ہو اور اس قاعدہ، ضابطہ کی خلاف ورزی کی صورت میں اگر کوئی تحریری طور پر سزا مہیا نہ کی گئی ہو تو ایسی صورت میں اس شخص کو قید کی سزا دی جائے گی جو کہ چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو دس ہزار روپے تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

جیل میں قیدیوں سے سرزد ہونے والے جرائم اور انکی سزا

مندرجہ ذیل افعال جو کہ قید کے دوران کیئے جائیں جرائم کے زمرے میں آتے ہیں۔

قید کے قانون مجریہ ۱۸۹۴ء کی دفعہ ۴۵ کے تحت مندرجہ ذیل افعال قیدی کے سرانجام دینے کی صورت میں جرم کے زمرے میں آئیں گے۔

(1) کسی بھی قید کے ضابطے کی جان بوجھ کر خلاف ورزی کرنا جسے دفعہ ۵۹ کے تحت بنائے گئے قواعد میں جرم کے زمرے میں لایا گیا ہو۔

(2) دھمکی دینا یا قوت مجرمانہ کا استعمال کرنا

(3) دھمکی آمیز یا غیر شائستہ زبان کا استعمال کرنا۔

(4) غیر اخلاقی یا نامناسب رویہ کا اپنانا۔

(5) جان بوجھ کر اپنے آپ کو محنت کرنے سے قاصر ظاہر کرنا۔

(6) کام کرنے سے سرکش طریقے سے انکار کرنا۔

(7) بغیر کسی اتھارٹی کے ہتھکڑی، بیڑی یا کسی سلاخ کو کاٹ ڈالے، تبدیل کردے یا ختم کردے۔

(8) ایسا قیدی جو کہ قید بامشقت کی سزا کاٹ رہا ہو لیکن کام کرتے ہوئے جان بوجھ کر نکمے پن یا غفلت کا مظاہرہ کرے۔

(9) قید بامشقت قیدی کا جان بوجھ کر کام میں بدعملی کا مظاہرہ کرنا۔

(10) جان بوجھ کر جیل کے کسی حصے کو نقصان پہنچانا۔

(11) کوئی بھی ممنوعہ ہتھیار حاصل کرے، پاس رکھے یا منتقل کرے۔

(12) جھوٹ یا فریب سے اپنے آپ کو بیمار ظاہر کرنا۔

(13) کسی بھی قیدی یا آفیسر کے خلاف جھوٹا الزام لگانا۔

(14) کوئی بھی ایسی رپورٹ نہ دینا یا انکار کرنا جو اس قیدی کے علم میں آجائے یعنی کہ کسی فائر کے بارے میں یا کسی سازش کے بارے میں یا کسی قیدی کے حملہ کرنے کے بارے میں جو کہ کسی دوسرے قیدی پر ہو یا جیل کے کسی ملازم پر ہو۔

(15) بھاگنے کے لیے سازش کرنا یا بھگانے میں مدد دینا یا مندرجہ بالا بیان کردہ جرائم کا سرزد کرنا۔

جرائم کی سزا۔

دفعہ ۴۶ کے تحت سپرنٹنڈنٹ جیل اس آدمی کے معاملہ کا جائزہ لے گا جس نے جرم سرزد کیا ہو اور جرم کا تعین کرے گا اور اسکو مندرجہ ذیل طریقے سے سزا دیگا۔

(1) حسب ضابطہ متنبہ کرنا۔

(2) سخت قسم کی محنت کی سزا دینا اس دورانیے تک جو کہ صوبائی حکومت کے قواعد کے تحت مختص کیا گیا ہو۔

(3) سخت مشقت کی سزا جو کہ سات دن سے زیادہ نہیں ہوگی

(4) معافی نظام کے تحت جو فوائد دیے گئے ہوں وہ ختم کر دیے جائیں گے۔

(5) ہتھکڑی اس نمونہ، وزن یا اس طریقے سے لگائی جائے گی جیسا کہ صوبائی حکومت کے وضع کردہ قواعد میں بیان کیا گیا ہو۔

(6) صوبائی حکومت کے وضع کردہ قواعد کے مطابق بیڑی اس نمونہ، وزن یا طریقہ سے پہنائی جائے گی۔

(7) قید تنہائی کی سزا جو کہ تین ماہ کے دورانیے سے زیادہ نہیں ہوگی دی جائے گی۔

دارالخلافہ اسلام آباد کے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے انضباط اور ترویج کا قانون مجریہ ۲۰۰۷ء

تعلیم کے فروغ کے لیے سرکاری تعلیمی اداروں کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ رائج الوقت پرائیویٹ تعلیمی نظام کو مزید بہتر بنانے کے لیے حکومت پاکستان نے اسلام آباد میں موجود تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو رجسٹر کرنے اور انکے تعلیمی نصاب اور باقی تعلیمی سرگرمیوں کو مربوط کرنے سے متعلق کچھ اقدامات پر عمل درآمد کیا ہے جن کی تفصیل دارالخلافہ اسلام آباد کے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے انضباط اور ترویج کے قانون مجریہ ۲۰۰۷ء میں دی گئی ہے۔ اس ضمن میں ایک ریگولیٹری اتھارٹی کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔

ریگولیٹری اتھارٹی کے اختیارات اور فرائض functions and powers of regulatory authority

دارالخلافہ اسلام آباد کے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے انضباط اور ترویج کے قانون مجریہ ۲۰۱۳ کی دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت اتھارٹی اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دے گی۔

(الف) اس آرڈیننس کے مقاصد اور فوائد حاصل کرنے کے لیے اتھارٹی وہ تمام امور سرانجام دے گی جو کہ ضروری ہوں۔

(ب) ریگولیٹری اتھارٹی اسلام آباد میں موجود تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو رجسٹر کرنے، ان کو منضبط کرنے اور ترویج دینے سے متعلق فرائض سرانجام دے گی۔

(پ) کسی بھی پرائیویٹ تعلیمی ادارے کے معائنے کے بعد اگر اتھارٹی پر یہ بات واضح ہو جائے کہ اس ادارے کی انتظامیہ اور ان کے احکامات وضع کردہ معیار کے مطابق نہیں ہیں یا یہ کہ انہوں نے مذکورہ قانون کی دفعات کی خلاف ورزی کی ہے تو ایسی صورت میں ریگولیٹری اتھارٹی (T) اس ادارے کی رجسٹریشن واپس لے لے گی۔

(ج) اتھارٹی اساتذہ اور سٹاف کی قابلیت اور انکی سروس کی مدت اور شرائط سے متعلق جانچ پڑتال کرے گی۔

(د) اتھارٹی کی ذمہ داری ہے کہ رجسٹریشن کی فیس مقرر کرے اور رجسٹریشن کے وقت یہ فیس موصول کرے علاوہ ازیں مقررہ طریقہ کار کے مطابق ادارے کا معائنہ کرے۔

(ر) اتھارٹی کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ طالب علموں کی جسمانی اور اخلاقی نشو ونما کے لیے مختلف اقدامات عمل میں لائے بشمول کھیلوں کی سہولیات کے۔

(س) اتھارٹی نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ جس حساب سے فیس لی جا رہی ہے کیا تعلیم اور متعلقہ چیزوں کا معیار بھی اسی کے مطابق ہے۔

(ش) اور یہ یقین دہانی کرانا کہ ادارے کی عمارت ضروریات کے لیے کافی ہے اور اسکا ڈھانچہ مضبوط ہے۔

دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت ریگولیٹری اتھارٹی اپنے فرائض کو سرانجام دیتے ہوئے حکومت کی طرف سے وضع کردہ پالیسی سے متعلق سوالات کے بارے میں رہنمائی فراہم کرے گی۔

دفعہ ۱۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت اگر کوئی شخص نیا پرائیویٹ تعلیمی ادارہ قائم کرنا چاہتا ہو یا موجودہ ادارے کو جاری رکھنا چاہتا ہو تو وہ وضع کردہ طریقے کے مطابق درخواست بمعہ مطلوبہ کاغذات اور فیس کے ریگولیٹری اتھارٹی کو جمع کرائے گا۔ اسی طرح دفعہ ۱۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت ریگولیٹری اتھارٹی دفعہ ۱۳ کے تحت موصول ہونے والی درخواست کا

جائزہ لینے کیلئے ایک جائزہ کمیٹی تشکیل دے گی جو کہ تمام وضع کردہ معاملات کے متعلق انکوائری کرے گی۔اور ذیلی دفعہ (۲) کے تحت جائزہ کمیٹی اپنی سفارشات درخواست موصول ہونے کے بعد تیس دنوں کے اندر ریگولیٹری اتھارٹی کو جمع کرادے گی۔ذیلی دفعہ (۳) کے تحت ریگولیٹری اتھارٹی جائزہ کمیٹی کی سفارشات کو ملاحظہ کرنے کے بعد درخواست کی منظوری یا منسوخی کے لیے اگر ضروری سمجھے تو مزید انکوائری بھی کرا سکتی ہے۔مگر واضح رہے کہ درخواست کی نامنظوری کا حکم جاری کرنے سے پہلے متعلقہ شخص کو سننے کا موقع دیا جائے گا۔

دفعہ ۱۶ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت اگر ریگولیٹری اتھارٹی کسی تعلیمی ادارے کے خلاف شکایت کے موصول ہونے کی صورت میں یا کسی اور وجہ سے ادارے کا جائزہ لینے کے بعد یا انکوائری کرنے کی صورت میں مطمئن ہو کہ اس ادارے میں قانون ہذا کی دفعات میں دیئے گئے احکامات اور رجسٹریشن کی شرائط اور ریگولیٹری اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ کسی حکم یا ہدایات کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔تو اس صورت میں متعلقہ شخص کو سننے کا موقع دینے کے بعد اسکی رجسٹریشن منسوخ یا معطل کر سکتی ہے۔

مگر واضح رہے کہ اگر کوتاہی ایسی ہے کہ جسکو دور کیا جا سکتا ہے تو اس وقت کوئی حکم نہیں دیا جائیگا جب تک کہ متعلقہ شخص کو اس کوتاہی کو دور کرنے کے لیے مقررہ وقت نہ دیا جائے۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کو منسوخ یا معطل کرنے کی صورت میں ریگولیٹری اتھارٹی ہر وہ حکم جاری کر سکتی ہے یا قدم اٹھا سکتی ہے۔جو جاری تعلیمی دورانیے کی تکمیل کے لیے ضروری ہو۔

دفعہ ۱۹ کے تحت دفعہ ۱۳ کی دفعات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اگر کوئی شخص اس قانون کی دفعات یا احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی ادارہ چلائے گا تو اسے قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد ایک سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جو کہ جرم کے جاری رہنے کی صورت میں پانچ سو روپے روزانہ کے حساب سے ہو سکتا ہے۔یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

دارالاصلاح کا قانون مجریہ ۱۸۹۷ء

بچے قوم کا سرمایہ اور مستقبل کی امید ہوتے ہیں بہتر تربیت اور پرورش انکو معاشرے کا مفید فرد بناتی ہے لیکن بدقسمتی سے اگر کوئی بچہ بری صحبت کی وجہ سے یا کسی کے ورغلانے سے کوئی جرم سرزد کرتا ہے تو ایسی صورت میں بچوں کو بڑی عمر کے مجرموں کے ساتھ عام جیلوں میں رکھنے کی بجائے ایسے اصلاحی اداروں میں رکھا جائے جہاں پر انکے غلط رویے کی اصلاح کی جا سکے اور انھیں مجرمانہ سرگرمیوں سے بچایا جا سکے۔لہذا اس مقصد کی اہمیت کے پیش نظر دارالاصلاح ایکٹ

۱۸۹۷ء کے نام سے ایک قانون نافذ العمل ہے جسکی تفصیل درج ذیل ہے

دارالاصلاح ایکٹ ۱۸۹۷ء کی دفعہ ٦ کے تحت ہر ایسا ادارہ جو کہ دارالاصلاح کے طور پر قائم یا زیر استعمال ہو مندرجہ ذیل باتوں کو مدنظر رکھے گا۔

(الف) دارالاصلاح میں مقید نوعمر مجرموں کے لیے رات گزارنے کے لیے مناسب بندوبست کرنا

(ب) نوعمر مجرموں کے لیے انڈسٹری سے متعلقہ ٹریننگ کا بندوبست کرنا۔

(ج) نوعمر مجرموں کے لیے حفظان صحت سے متعلق انتظامات کرنے کے علاوہ پانی، خوراک، لباس، بستر کا انتظام کرنا۔

(د) نوعمر مجرم کے بیمار ہونے کی صورت میں مناسب شفاخانہ کا بندوبست کرنا جہاں پہ ان کا علاج معالجہ کیا جاسکے۔

دفعہ ۷ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت ایسا ادارہ جسکا دارالاصلاح کے طور پر قائم کرنا اور استعمال کرنا مقصود ہو استعمال کرنے سے پہلے انسپکٹر جنرل اس کا معائنہ کرے گا اور اگر اسکی یہ رائے ہو کہ یہ ادارہ مذکورہ بالا دفعہ ٦ کی شرائط کے مطابق ہے اور یہاں پہ ایسے بچوں کو قید میں رکھنا مناسب ہے تو اس صورت میں انسپکٹر جنرل با قاعدہ تصدیق کرے گا اور اس تصدیق نامہ کو سرکاری جریدے میں صوبائی حکومت کے حکم کے ساتھ کہ یہ ادارہ بطور دارالاصلاح کے استعمال کیا جائے گا شائع کر دیا جائے گا۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت انسپکٹر جنرل وقتاً فوقتاً یا سال میں کم از کم ایک دفعہ دارالاصلاح کا معائنہ کرے گا اور معائنے کی رپورٹ صوبائی حکومت کو بھجوا دیگا۔

دفعہ ۸ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت جب کسی نوعمر مجرم کو کسی جرم کی صورت میں قید کی سزا دی گئی ہو اور عدالت جس نے یہ فیصلہ دیا ہو کی رائے ہو کہ یہ نوعمر مجرم عام قید خانہ میں رکھنے کی بجائے دارالاصلاح میں قید رکھنے کے لیے زیادہ موزوں ہے تو عدالت صوبائی حکومت کے قواعد کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہدایات جاری کرے گی کہ اس بچے کو دارالاصلاح میں کم از کم تین سال اور زیادہ سے سات سال تک قید میں رکھا جائے۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت وہ اختیارات جو کہ اس دفعہ کے تحت دیئے گئے ہوں مندرجہ ذیل عدالتیں استعمال کریں گی۔

(ا) ہائی کورٹ

(ب) سیشن کورٹ

(ج) کوئی بھی مجسٹریٹ جس کو صوبائی حکومت نے اختیارات دیئے ہوں۔

دفعہ ۱۰ کے تحت ایسا نوعمر مجرم جسکی عمر ابھی پندرہ سال نہ ہوئی ہو اور وہ قید خانہ میں قید کی سزا کاٹ رہا ہو اور قید خانہ کا انچارج آفیسر اس نوعمر مجرم کو سیشن جج کے پاس لائے اور اگر اسکی یہ رائے ہو کہ اس ملزم کو قید خانہ میں رکھنے کی بجائے دارالاصلاح میں رکھا جائے تو ایسی صورت میں اسکو دارالاصلاح میں بھیج دیا جائیگا۔

دفعہ ۱۱ کے تحت نوعمر مجرم کو دارالاصلاح میں منتقل کرنے سے پہلے عدالت یا مجسٹریٹ اس کی عمر کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

دفعہ ۱۳ کے تحت دارالاصلاح میں مقید نوعمر مجرم کے بارے میں معائنہ کاروں کی کمیٹی یا انتظامیہ کے بورڈ کو اگر معلوم ہو جائے کہ اس مجرم کی عمر اٹھارہ سال ہوگئی۔ ہے مگر اسکی قید کی سزا کی مدت جسکا حکم دیا گیا تھا پوری نہیں ہوئی تو اس صورت میں معائنہ کاروں کی کمیٹی یا بورڈ رپورٹ صوبائی حکومت کو بھجوادیں گے تا کہ صوبائی حکومت اسکے بارے میں کوئی حکم جاری کرے۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت کسی بھی ایسے نوعمر مجرم کو دارالاصلاح میں قید میں نہیں رکھا جائے گا جسکی عمر اٹھارہ سال ہو۔

دفعہ (۱۴) کے تحت صوبائی حکومت کسی بھی وقت نوعمر مجرم کے بارے میں حکم دے سکتی ہے کہ۔

(الف) نوعمر مجرم کو دارالاصلاح سے رہا کر دیا جائے۔

(ب) نوعمر مجرم کو ایک دارالاصلاح ادارے سے دوسرے دارالاصلاح ادارے میں منتقل کیا جائے لیکن اس منتقلی سے قید کا دورانیہ نہیں بڑھایا جائے گا۔

دفعہ ۲۷ کے تحت اگر کوئی شخص دارلاصلاح میں کسی ایسے ہتھیار کو متعارف کرائے یا منتقل کرے جسکا دارالاصلاح میں متعارف کرانا یا منتقل کرنا یا نوعمر مجرم کو مہیا کرنا دارلاصلاح کے قواعد کے خلاف ہو اور ایسا شخص یا آفیسر جو کہ دارالاصلاح کا انچارج ہوتے ہوئے جان بوجھ کر قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایسا ہتھیار متعارف کرائے یا منتقل کرے یا ایسے ہتھیار مہیا کرے۔نوعمر مجرم کو ایسی اطلاع پہنچائے یا کوشش کرے جو کہ قواعد کی خلاف ورزی میں آئے اور جرم کرنے میں مدد دے جو اس دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہو۔تو ایسی صورت میں اس شخص کو ۶ ماہ کی قید کی سزا ہوگی یا دوسو روپے جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں ہوسکتی ہیں۔

دفعہ ۲۸ کے تحت اگر کوئی شخص کسی نوعمر مجرم کو دارالاصلاح کی حدود سے یا آجر کے پاس سے بھگانے میں مدد دے یا کوشش کرے تو اس صورت میں اس شخص کو ۶ ماہ قید کی سزا دی جائے گی اور دوسو روپے جرمانہ کی سزا بھی یا دونوں سزائیں ہوسکتی ہیں۔

ڈگری برضا مندی فریقین

کسی دعویٰ کے فریقین فیصلہ صادر ہونے سے پہلے کسی بھی وقت مصالحت کر سکتے ہیں۔ ضابطہ دیوانی مجریہ ۱۹۰۸ء کے آرڈر 23(XXIII) کے مطابق دیوانی مقدمہ دائر کرنے کے بعد مدعی کسی بھی وقت تمام مدعا علیہ کے خلاف یا ان میں سے کسی مدعا علیہ کے خلاف اپنا مقدمہ واپس لے سکتا ہے یا اپنے دعویٰ کا کوئی جزو ترک کر سکتا ہے، بشرطیکہ عدالت ان امور پر اپنا اطمینان کر لے کہ۔

۱۔ مقدمہ کسی قانونی سقم کی بناء پر ساقط ہو جائے گا اور چل نہ سکے گا، یا

۲۔ اس امر کی کافی وجوہ ہیں کہ شے متنازعہ یا دعویٰ کے کسی جزو سے متعلق نیا مقدمہ دائر کرنے کی اجازت دی جائے۔

ان حالات میں عدالت مناسب شرائط کے تحت مدعی کو مقدمہ واپس لینے یا مقدمہ کے کسی جزو کو ترک کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔ اور اسے یہ اجازت دے سکتی ہے کہ وہ شے متنازعہ مذکورہ یا جزو متروک کی بابت نیا مقدمہ دائر کر سکتا ہے۔

لیکن اگر مدعی عدالت کی اجازت کے بغیر اپنا مقدمہ بحق مدعا علیہ واپس لے لیتا ہے یا اس کو کوئی جزو ترک کر دیتا ہے تو عدالت اس کے ذمہ خرچہ لاگو کرے گی اور وہ اس شے متنازعہ کے متروک جزو سے متعلق نیا مقدمہ دائر نہ کر سکے گا۔

تاہم مدعی نیا دعویٰ دائر کرنے کیلئے قانون میعاد کو ملحوظ خاطر رکھے گا۔

راضی نامہ:

قابل راضی نامہ مقدمات میں دوران مقدمہ فریقین کے درمیان مصالحت کی گنجائش ہر وقت موجود رہتی ہے۔ مذکورہ آرڈر کے قاعدہ ۳ کے مطابق ایک دعویٰ کے فریقین فیصلہ صادر ہونے سے قبل کسی بھی وقت مصالحت کر سکتے ہیں۔ اور اگر فریقین کے مابین مقدمہ کا جائز طور پر بذریعہ مصالحت یا معاہدہ کلاً یا جزواً فیصلہ ہو گیا ہو اور مدعا علیہ نے مدعی کو اس شے متنازعہ کے بارے میں راضی کر لیا ہو تو عدالت اس طرح کی مصالحت یا راضی نامہ کو شامل مثل کرائے گی اور اس کے مطابق ڈگری صادر کرے گی۔

رضامندی کی صورت میں جاری کی گئی ڈگری کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی جا سکتی اور ایسی صادر کی گئی ڈگری کے دونوں فریقین پابند ہونگے۔ تاہم کچھ مخصوص صورتوں میں اس کے خلاف اپیل ہو سکتی ہے۔ جیسے کہ کوئی فریق مقدمہ مصالحت (compromise) کے دوران موجود نہ تھا، متنازعہ امور میں سے کچھ امور پر جزوی طور پر مصالحت ہوئی تھی یا ڈگری عدالت کے اختیار سماعت میں نہ ہو۔

زہریلی اشیاء، آتش گیر مادے اور مشینری وغیرہ کی نسبت غافل رویے کی وجہ سے دوسروں کو نقصان پہنچنے کی صورت میں سزا

ایسی اشیاء جن کے بارے میں یہ علم ہو کہ ان سے دوسروں کو نقصان پہنچ سکتا ہے تو ایسی صورت میں احتیاط کو لازمی قرار دیا گیا ہے لیکن اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ان سے متعلق بے احتیاطی یا غفلت کا مظاہرہ کرے اور اس سے کسی انسان کی زندگی خطرے میں پڑ جائے یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو تو ایسی صورت میں جرم کا ارتکاب کرنے والا شخص قید یا جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۸۴ کے تحت اگر کوئی شخص کسی زہریلی شے کی نسبت کوئی فعل ایسی بے احتیاطی یا غفلت سے کرے جس سے کسی انسان کی جان کو خطرہ یا ضرر یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو یا کسی زہریلے مادے کی نسبت جو کہ اس کے پاس ہو جان بوجھ کر یا غفلت سے اسکی نگہداشت ترک کرے جو اس خطرے کو روکنے کے لیے کافی ہو جس کا کسی انسان کی جان کو پہنچنے کا احتمال ہو تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے، جس کی معیاد چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو کہ تین ہزار روپے تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دفعہ ۲۸۵ کے تحت اگر کوئی شخص آگ یا کسی آتش گیر مادے کی نسبت کوئی فعل ایسی بے احتیاطی یا غفلت سے کرے جس سے انسان کی جان کو خطرہ ہو یا جس سے کسی اور شخص کو ضرر یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے، جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانہ جو کہ تین ہزار روپے تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دفعہ ۲۸۶ کے تحت اگر کوئی شخص بھک سے اُڑ جانے والے مادے کی نسبت کوئی فعل ایسی بے احتیاطی یا غفلت سے کرے جس سے انسان کی جان خطرے میں پڑ جائے یا کسی دیگر شخص کو ضرر یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔ یا ایسے مادے کی نسبت جو اس کے پاس ہو جان بوجھ کر یا غفلت سے ایسی نگہداشت ترک کردے جو اس خطرے کو روکنے کے لیے کافی ہو جس خطرے کا کسی انسان کی جان کو پہنچنے کا احتمال ہو تو ایسی صورت میں اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے، جس کی معیاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو کہ تین ہزار روپے تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دفعہ ۲۸۷ کے تحت اگر کوئی شخص کسی مشینری کی نسبت کوئی ایسا فعل بے احتیاطی یا غفلت سے کرے جس سے انسان کی جان کو خطرہ یا ضرر یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو یا ایسی مشینری جو اس کے پاس ہو کی نسبت جان بوجھ کر یا غفلت سے

ایسی نگہداشت ترک کردے جو اس مشینری سے انسانی جان کو ممکنہ خطرہ سے حفاظت کے لیے کافی ہو۔ تو ایسی صورت سے اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے جسکی معیاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو کہ تین ہزار روپے تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دفعہ ۲۸۸ کے تحت اگر کوئی شخص کسی عمارت کے گرانے یا مرمت کرنے میں اس عمارت کی نسبت جان بوجھ کر یا غفلت سے نگہداشت ترک کرے جو اس ممکنہ خطرہ کو روکنے کے لیے کافی ہو جس کا اس عمارت سے یا اس کے کسی حصہ کے گرنے سے انسانی جان کو احتمال ہو تو ایسی صورت میں اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے جسکی معیاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو کہ تین ہزار روپے تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دفعہ ۲۸۹ کے تحت اگر کوئی شخص جسکی تحویل میں کوئی جانور ہو اور وہ جان بوجھ کر یا غفلت سے ایسی نگہداشت ترک کردے جو انسانی جان کے ممکنہ خطرہ کو روکنے کے لیے ضروری ہو تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے جسکی معیاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو کہ تین ہزار روپے تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

صدر اور صوبائی حکومت کے سزا کی معافی، معطلی اور منسوخی کے اختیارات

آئین اور قانون میں صدر اور اسکے علاوہ صوبائی حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ عدالت کی طرف سے کسی شخص کے جرم سرزد کرنے کی صورت میں جاری کردہ سزا کو معاف یا معطل کرسکتے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

آئین کے آرٹیکل ۴۵ کے تحت ملک کا صدر کسی عدالت، ٹریبونل یا کسی اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ سزا کے حکم کو معاف، سزا کے عمل درآمد میں التواء یا سزا کے حکم کی تعمیل میں عارضی التواء، سزا میں تخفیف، معطلی یا ردوبدل کرسکتا ہے۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۴۰۱ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت جب کسی شخص کو جرم سرزد کرنے کی صورت میں سزا کا حکم سنایا گیا ہو تو ایسی صورت میں صوبائی حکومت مجاز ہے کہ کسی بھی وقت بغیر کسی شرائط یا ایسی شرائط پر جن کو سزا یاب شخص قبول کرے سزا کی تعمیل کو معطل اور کلی یا جزوی طور پر معاف کرسکتی ہے مگر واضح رہے کہ ایسے جرائم جو کہ کاروکاری یا سیاہ کاری یا اسی طرح کے دوسرے جرائم جو کہ رسم ورواج کی بناء پر کئے گئے ہوں تو ایسی صورت میں صوبائی حکومت ایسے مجرموں کی سزا کو معاف یا معطل نہیں کرسکتی۔ اسی طرح ذیلی دفعہ (۲) کے تحت جب سزا کی معافی یا معطلی کی درخواست

صوبائی حکومت کو دی جائے گی تو ایسی صوت میں صوبائی حکومت مجاز ہوگی کہ وہ اس جج کو حکم دے جس نے سزا سنائی ہو یا اس کی توثیق کی ہو کہ وہ اس امر کی نسبت اپنی رائے اور وجوہات تحریر کر کے صوبائی حکومت کو بھجوائے اور اسکے ساتھ تجویز مقدمہ اور ریکارڈ کی مصدقہ نقل صوبائی حکومت کو بھجوائے۔ ذیلی دفعہ (۳) کے تحت اگر کسی شرط پر کسی شخص کی کوئی سزا معاف یا معطل کی گئی ہو اور صوبائی حکومت کی یہ رائے ہو کہ شرط پوری نہیں کی گئی تو ایسی صورت میں صوبائی حکومت اس شخص کی سزا کی معافی یا معطلی کو ختم کر سکتی ہے اور ایسے شخص کو کوئی بھی پولیس آفیسر بلا وارنٹ گرفتار کر سکتا ہے اور نامکمل مدت کی سزا بھگتنے کے لیے دوبارہ جیل بھیجا جا سکتا ہے۔ ذیلی دفعہ (۴) کے تحت ایسی شرط جس پر اس دفعہ کے تحت سزا معاف یا معطل کی گئی ہو وہ ایسی بھی ہو سکتی ہے جس کا پورا کرنا اس شخص پر لازم ہو اور ایسی بھی جس میں مجرم کی مرضی شامل نہ ہو۔ ذیلی دفعہ (4-A) کے تحت مذکورہ دفعہ کی ضمنی دفعات کا اطلاق مجموعہ ضابطہ فوجداری کی کسی دفعہ کے تحت یا کسی دوسرے قانون کے تحت جاری کردہ حکم پر بھی ہوگا ایسا حکم جس سے کسی شخص کی آزادی پر کوئی پابندی یا اس پر یا اسکی جائیداد پر کوئی ذمہ داری عائد ہوتی ہو ذیلی دفعہ (۵) کے تحت اس دفعہ میں درج کسی امر سے صدر یا وفاقی حکومت کے اختیار میں مداخلت کرنا سمجھا نہیں جائے گا جب ایسا حق صوبائی حکومت کو سزا کی معافی، عارضی التوا، تعمیل سزا یا تخفیف و منسوخی سے متعلق تفویض کیا گیا ہو ذیلی دفعہ (5-A) کے تحت جب صدر کی طرف سے یا ان اختیارات کی رو سے جو اسے وفاقی حکومت کی طرف سے تفویض کیے گئے ہوں اور کوئی مشروط معافی دی گئی ہو تو شرط خواہ کسی نوعیت کی ہو جو اس پر عائد کی گئی ہو مجموعہ ہذا کے تحت عدالت کی عائد کردہ تصور ہوگی اور اسکے مطابق قابل نفاذ ہوگی۔

ذیلی دفعہ (۶) کے تحت صوبائی حکومت عام قواعد اور خاص احکام کے تحت سزاؤں کی معطلی اور شرائط اور درخواست کی دائری اور اسے نمٹانے سے متعلق ہدایات دے سکتی ہے۔

دفعہ ۴۰۲ کے تحت صوبائی حکومت کے پاس سزا یاب شخص کی رضامندی کے بغیر حسب ذیل سزاؤں میں سے کسی ایک سزا کو کسی دیگر سزا سے تبدیل کرنے کا اختیار ہے یعنی موت کو عمر قید اور عمر قید کو ایسی مدت کی قید با مشقت جو عمر قید کی مدت سے زیادہ نہ ہو اور اسی مدت کی قید محض جرمانہ۔

دفعہ (A-۴۰۲) کے تحت جو اختیارات دفعہ ۴۰۱ اور ۴۰۲ کے تحت صوبائی حکومت کو دیئے گئے ہیں سزائے موت کے حکم کی صورت میں صدر مملکت بھی ان اختیارت کا استعمال کر سکتا ہے۔

دفعہ (B-۴۰۲) کے تحت دفعہ ۴۰۱، ۴۰۲ میں درج کسی امر کے باوصف صوبائی حکومت صدر کی منظوری لیئے بغیر

کسی ایسے مقدمہ میں ایسے اختیارات استعمال نہیں کرے گی جس میں صدر نے آئین کے تحت یا دفعہ (402-A) کے تحت اپنے اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے سزا کی معافی، عارضی التواء، تخفیف، معطلی یا تبدیلی کی نسبت کوئی حکم صادر کیا ہو۔

دفعہ ۴۰۲ کے تحت دفعات ۴۰۱، ۴۰۲، میں شامل کسی امر کے باوجود صوبائی حکومت، وفاقی حکومت یا صدر مملکت ضرر رسیدہ یا اسکے وارثان کی رضامندی حاصل کیے بغیر سزا کو معطل، معاف یا تبدیل نہیں کرسکتا جو کہ تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۹ سے لے کر H۳۳۸ کے تحت دی گئی ہوں۔

ڈرامے کی پرفارمنس کا قانون مجریہ ۱۸۷۶ء

ڈرامے کو تفریح کے لحاظ سے بہت اہمیت حاصل ہے مزاحیہ ہو یا سنجیدہ لیکن ایسا ڈرامہ جو کہ تفریح کی بجائے خصوصاً کسی ایک فرد کی رسوائی کا باعث ہو اور حقائق پر مبنی نہ ہو یا ڈرامہ کے ذریعے پاکستانی حکومت کے بارے میں عام لوگوں میں عدم اطمینان کے احساسات کو ابھارنا ہو تو ایسی صورت میں صوبائی حکومت اسطرح کے ڈراموں پر پابندی عائد کرسکتی ہے اور ایسا کرنے والوں کو قید کی سزا کے ساتھ ساتھ جرمانہ کی سزا بھی دے سکتی ہے۔

ڈرامے کی پرفارمنس کے قانون مجریہ ۱۸۷۶ء کی دفعہ ۳ کے تحت اگر صوبائی حکومت کی یہ رائے ہو کہ کوئی بھی ڈرامہ، کھیل یا گنگ ڈرامہ جو کہ کسی جائے عامہ پر پرفارم کیا گیا ہو یا کیا جانے والا ہو آہانت آمیز قسم کا ہے یا اسکا مقصد پاکستانی حکومت کے بارے میں عدم اطمینان کے احساسات کو ابھارنا ہے تو ایسی صورت میں صوبائی حکومت یا مجسٹریٹ اسطرح کی پرفارمنس کو حکم کے ذریعے رکوا سکتی ہے۔

دفعہ ۴ کے تحت حکم امتناعی کی کاپی اس شخص کو جو کہ اس پرفارمنس میں حصہ لے رہا ہو یا مالک کو یا کسی گھر، کمرہ یا جگہ جہاں پر پرفارمنس ہونے جارہی ہو کے قابض کو دی جائیگی لیکن اس حکم امتناعی کی کاپی دینے کے بعد اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اسطرح کا کام کرے یا اجازت دے تو اسکو تین ماہ قید کی سزا دی جائے گی اور جرمانہ کی بھی یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

دفعہ ۶ کے تحت اگر کوئی شخص حکم کی تصدیق کے بعد بھی۔

(الف) ایسی پرفارمنس میں حصہ لے جس سے منع کیا گیا ہو۔

(ب) اسطرح کی پرفارمنس کو کرنے میں کسی طرح سے بھی مدد فراہم کرے۔

[illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

کرنے کے لیے ناجائز طور پر مجبور کرے تو ایسی صورت میں اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد پانچ برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا دی جائے گی یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت، جو کوئی کسی جنگی قیدی یا تحفظ دیئے گئے شخص کو مسلح افواج میں جبراً خدمت دینے پر مجبور کرے تو ایسی صورت میں اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد پانچ سال تک ہوسکتی ہے۔

مگر واضح رہے کہ اس دفعہ میں جنگی قیدی اور تحفظ دیئے گئے شخص کے وہی معنی لئے جائیں گے جو کہ آرٹیکل ۴ جنیوا کنونشن نے ۱۲ اگست ۱۹۴۹ء کے جنگی قیدیوں کے سلوک کے سلسلہ میں اور آرٹیکل ۴ جنیوا کنونشن نے شہری آبادی کے ساتھ دوران جنگ کے سلوک کے سلسلہ میں ترتیب دیئے تھے جس کی توثیق پاکستان نے ۲ جون ۱۹۵۱ء کو کی ہے۔

وبائی امراض کے پھیلنے کی صورت میں حکومت کی ذمہ داری

ہر مہذب معاشرے میں حفظان صحت کا خیال رکھنا حکومت کی ذمہ داری ہے اور اسی طرح اگر کسی علاقے میں کوئی وبائی مرض پھیل جائے یا پھوٹنے کا خطرہ ہو تو حکومت ایسے امراض کو روکنے کے لیئے اقدامات کرے گی اس مقصد کے لیے مغربی پاکستان وبائی امراض کا قانون مجریہ ۱۹۵۸ میں نافذ ہوا اس کا طلاق پورے پاکستان پر ہوتا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

مغربی پاکستان وبائی امراض کے قانون کی دفعہ ۲ کے تحت اگر صوبائی حکومت صوبے یا کسی علاقے کا جائزہ لینے کے بعد مطمئن ہو کہ وہاں پر کسی خطرناک وبائی مرض کے پھیلنے کا خطرہ ہے اور حکومت یہ سمجھے کہ وہاں پر وقتی طور پر نافذ قانون ایسے امراض کو روکنے کے لئے ناکافی ہیں تو حکومت ضروری حکم نامہ کے ذریعے یا کسی شخص کو اختیارات دے کر اقدامات کرنے کا حکم دے گی اور پبلک نوٹس کے ذریعے وبائی امراض کے پھیلاؤ کو روکنے کے عارضی ضوابط پر عوام یا کسی شخص یا کسی افراد کے گروپ کو ان پر عمل درآمد کرنے کا حکم دے گی۔ اس کے علاوہ اٹھنے والے اخراجات کی ادائیگی کا طریقہ کار بھی وضع کرے گی۔

ذیلی دفعہ ۲ کے تحت صوبائی حکومت ضروری اقدامات کرنے کے علاوہ ان افراد کے معائنے کے لئے جو کہ ریلوے یا کسی اور ذریعے سے سفر کر رہے ہوں اور ہسپتالوں میں ایسے افراد کے لئے علیحدہ بندوبست، عارضی پناہ گاہ یا اسکے علاوہ ان کا معائنہ کرنے والے افسروں کے لئے عارضی ضوابط وضع کرے گی۔

ذیلی دفعہ ۳ کے تحت صوبائی حکومت کسی عمومی یا خصوصی حکم کے ذریعے صوبائی حکومت کے اختیارات ضلع کے ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (صحت) کو تفویض کرے گی۔

ذیلی دفعہ ۴ کے تحت حکومت کی طرف سے تفویض کردہ اختیارات کا استعمال پابندیوں اور شرائط کے مطابق ہوگا جو کہ صوبائی حکومت نے وضع کی ہوں۔

ذیلی دفعہ ۳ کے تحت اگر کوئی شخص مذکورہ قانون کے تحت بننے والے حکم نامے، ضابطے کی خلاف ورزی کرے گا تو سمجھا جائے گا کہ اس نے مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۸۸ کے تحت قابل سزا جرم سرزد کیا ہے۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۸۸ کے تحت اگر کوئی شخص کسی ایسے حکم یا ہدایت کی جان بوجھ کر نافرمانی کرے جس میں کہ اسے کسی خاص فعل سے باز رہنے یا کسی خاص مال کی نسبت جو کہ اسکے قبضے میں ہو سے متعلق خاص بندوبست کرنے کی ہدایت کی گئی ہو۔ اور اس حکم اور ہدایت کو کسی ایسے سرکاری ملازم نے مشتہر کیا ہو جو کہ ایسا کرنے کا قانونی طور پر مجاز ہو اور اس نافرمانی سے ان لوگوں کو جو کہ کسی کار جائز میں مصروف ہوں کو، رنج، مزاحمت، نقصان پہنچے یا پہنچانے کا باعث ہو تو اسے قید کی سزا دی جائے گی جو کہ ایک ماہ تک ہو سکتی ہے اور جرمانہ جو کہ چھ سو روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ اور اسی طرح اگر حکم عدولی انسانی جان، صحت یا سلامتی کو خطرہ پہنچائے یا پہنچانے کا باعث ہو یا کوئی بلوہ یا ہنگامہ برپا کرے یا برپا کرنے کا باعث ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہو سکتی ہے اور جرمانہ جو کہ تین ہزار روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

دفعہ ۴ کے تحت کوئی بھی کاروائی یا مقدمہ ایسے شخص کے خلاف عمل میں نہیں لیا جائے گا جس نے اچھی نیت Good Fath کے ساتھ مذکورہ قانون کے تحت کوئی عمل سرانجام دیا ہو۔

اسلام آباد دارالحکومت کے نجی تعلیمی اداروں کے اندراج، ضابطہ کار اور ترویج کے قانون ۲۰۰۷ء کے تحت ریگولیٹری اتھارٹی کے فرائض اور اختیارات

کسی بھی معاشرے میں تعلیم کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ تعلیم کے حصول کے لیے حکومتی تعلیمی اداروں کے ساتھ ساتھ نجی تعلیمی ادارے بھی قائم کیے گئے ہیں تا کہ تعلیم کو فروغ دیا جا سکے حکومت پاکستان نے ۲۰۰۷ میں ایسے اداروں کے ضابطہ کار اور ترویج کے متعلق اسلام آباد دارالحکومت کے نجی تعلیمی اداروں کے اندراج، ضابطہ کار اور ترویج کا

قانون نافذ کیا ہے جس کا مقصد ایسے اداروں کے تمام امور کو صحیح طریقے سے چلانا اور تعلیم کے میدان میں شفافیت کو فروغ دینا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

اسلام آباد دارالحکومت کے نجی تعلیمی اداروں کے اندراج، ضابطہ کار اور ترویج کے قانون مجریہ ۲۰۰۷ء کی دفعہ 3 کے تحت ریگولیٹری اتھارٹی قائم کی جائیگی جو کہ اسلام آباد دارالحکومت کے نجی تعلیمی تعلیمی اداروں کے اندراج، ضابطہ کار اور ترویج کی ریگولیٹری اتھارٹی کہلائے گی۔

ریگولیٹری اتھارٹی کے اغراض و مقاصد۔

اس اتھارٹی کا مقصد اسلام آباد دارالحکومت کے نجی تعلیمی اداروں کا اندراج، ضابطہ کار بنانا اور ترویج کرنا ہے اور اس چیز کی یقین دہانی کرنا کہ اس طرح کے تمام ادارے حسب ذیل میں ایک ہی تعلیمی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں۔

(الف) نصاب۔

(ب) تعلیمی سیشن کا عرصہ اور چھٹیوں کا دورانیہ۔

(ت) ٹیچنگ سٹاف کی قابلیت اور ان کے تقرر کی شرائط۔

(ج) نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کی ترویج۔

(ح) تعلیمی معیار کا ایک ہی پیمانہ اور ان تمام اداروں کا جائزہ لینا۔

ریگولیٹری اتھارٹی کے فرائض اور اختیارات۔

ریگولیٹری اتھارٹی کے مندرجہ ذیل فرائض اور اختیارات ہوں گے۔

(الف) مذکورہ قانون کے مقاصد حاصل کرنے کے لیے وہ تمام اقدامات کرے گی جو کہ ضروری ہوں۔

(ب) اسلام آباد دارالحکومت کے تعلیمی اداروں کو رجسٹر کرے گی، ضابطہ کار کا تعین کرے گی اور ترویج کرے گی۔

(ت) ایسے ادارے جنہوں نے اندراج کے لیے درخواست دی ہو یا جن کا اندراج ہو چکا ہو، ریگولیٹری اتھارٹی ان کے جائزے کے لیے جن افراد کو چاہے مامور کرے گی۔

(ج) ایسے ادارے کی رجسٹریشن منسوخ کردی جائے گی جسکے بارے میں اتھارٹی مطمئن ہو کہ اس ادارے کی انتظامیہ اور ہدایات وضع کردہ معیار کے مطابق نہیں ہیں اور ان میں مذکورہ قانون کی خلاف ورزی کی گئی ہو۔

(ث) ٹیچنگ سٹاف کی قابلیت کے ساتھ ساتھ ان کی سروس کی شرائط کا جائزہ لے گی۔

(ح) ادارے کی رجسٹریشن کیلئے فیس کا تعین کرے گی اور اس سے وصول کرے گی اور ادارے کا معائنہ جس طرح چاہے وضع کریگی۔

(خ) ایسے تمام اقدامات اٹھائے گی جو کہ طلباء کے جسمانی اور اخلاقیات کی نشونما کو ترویج دے بشمول کھیلوں کی سہولیات۔

(د) ادارے کی طرف سے دی جانے والی سروسز اور تعلیمی معیار کا جائزہ لے گی اور یہ دیکھے گی کہ جس تناسب سے طلباء سے فیس لی جارہی ہے کہ اس کے مطابق تعلیم دی جارہی ہے۔

(ذ) اور اس چیز کی یقین دہانی کرے گی کہ ادارے کی عمارت کافی ہے اور اس کا ڈھانچہ مضبوط ہے۔

اسلام آباد کی زمین کے بندوبست کا ضابطہ ۲۰۰۵ء

اسلام آباد کی زمین کے بندوبست کا ضابطہ ۲۰۰۵ء میں نافذ ہوا۔ اس کا اطلاق صرف دارالحکومت اسلام آباد کی زمین کی حد تک ہے۔ اس میں پلاٹوں کی مختلف قسموں میں درجہ بندی اور بندوبست کرنا، تعمیر کا دورانیہ، منتقلی، منسوخی وغیرہ سے متعلق تفصیل دی گئی ہے۔

ضابطہ نمبر (۳) کے تحت اسلام آباد کے پلاٹوں کی مندرجہ ذیل قسموں میں درجہ بندی کی گئی ہے۔

(1) رہائشی پلاٹ جو کہ صرف گھروں کے لیے ہوں گے۔

(2) کمرشل اور بزنس پلاٹ جو کہ صرف تجارتی مقاصد کے لیے استعمال ہوں گے۔

(3) کمیونٹی عمارات اور سہولیات بہم پہنچانے سے متعلق پلاٹ۔

(4) انتظامی اور عوامی سیکٹر پلاٹ۔

(5) انڈسٹری سے متعلق پلاٹ۔

(6) سفارتی پلاٹ۔

(7) پبلک پارک، کھیلنے کے لیے جگہ، قبرستان اور ضمنی کھلی جگہیں۔

(8) زرعی پلاٹ اور زرعی انڈسٹری پلاٹ۔

(9) مثالی گاؤں اور ذیلی شہری مراکز۔

ضابطہ نمبر ۴ کے تحت مذکورہ بالا پلاٹ اتھارٹی کی طرف سے نیلامی کے ذریعے بیچے جائیں گے یا اجارہ پر دیئے جائیں گے۔ ان دفعات کے مطابق ہر قسم کے پلاٹ کی الاٹمنٹ دستاویزی نویسی شرائط کے مطابق یا اجارہ کی وثیقہ عرائض نویسی کے مطابق جوکہ پلاٹ سے متعلق اتھارٹی نے بنائی ہو۔

رہائشی پلاٹ Residential Plots

ضابطہ نمبر ۵ کے ذیلی ضابطہ (۱) کے تحت ترقی یافتہ سیکٹرز کے تمام رہائشی پلاٹ نیلامی کے ذریعے الاٹ کیئے جائیں گے رہائشی پلاٹوں کا دوسرے سیکٹرز میں مندرجہ ذیل طریقے سے بندوبست کیا جائے گا۔

(i)	بذریعہ قرعہ اندازی بازاری قیمت کے مطابق۔	75%
(ii)	وفاقی حکومت کے ملازمین بشمول وفاقی خودمختار اور جزوی خودمختار اداروں کے ملازمین۔	10%
(iii)	دفاعی خدمات انجام دینے والے ملازمین بشمول سویلین کے جو دفاعی بجٹ سے تنخواہ وصول کرتے ہوں۔	5%
(iv)	پسماندہ گروپ بشمول، بیواؤں، یتیم، معذور افراد اور ان افراد کے جن کو معاوضہ دینے کی ضرورت ہو۔	5%
(v)	اسلام آباد دارالحکومت ترقیاتی اتھارٹی کے ملازمین۔	5%

ضابطہ نمبر ۵ کے ذیلی ضابطہ (۲) کے تحت اتھارٹی حکومتی ملازمین کی رہائش کے لیے جن میں دارالحکومت ترقیاتی اتھارٹی اور خودمختار اور جزوی خودمختار اداروں کے ملازمین بھی شامل ہوں گے اور اسلام آباد سے متاثرہ لوگوں کے لیے کوئی بھی زمین پس انداز کر سکتی ہے۔

کمرشل اور بزنس پلاٹس Commercial and Business Plots

ضابطہ نمبر ۶ کے ذیلی ضابطہ (۱) کے تحت تمام کمرشل اور بزنس پلاٹ نیلامی کے ذریعے بیچے جائیں گے یا اجارہ پر دیئے جائیں گے۔

ذیلی ضابطہ (۲) کے تحت کمرشل سرگرمیوں کے لیے نیلامی کیئے گئے پلاٹ انہی مقاصد کے لیے استعمال ہونگے یعنی، ہسپتال، میٹرنٹی ہومز، جمنیزم، آرٹ گیلریز، تفریح کے مراکز، کلب، عجائب گھر، لائبریریاں، تعلیمی ادارے، تحقیق کے ادارے اور کمیونٹی سنٹرز۔ مگر واضح رہے کہ کوئی بھی کمرشل سرگرمی کے لیے نیلامی کیا گیا پلاٹ سی این جی، پیٹرول، فلنگ، سروس اسٹیشن، ۵ سٹار ہوٹل، شادی ہال اور مذہبی مقاصد کے لیے استعمال نہیں کیا جائے گا۔

کمیونٹی عمارات اور سہولیات سے متعلقہ پلاٹ۔

ضابطہ نمبر ۷ کے ذیلی ضابطہ (۱) کے تحت ابتدائی تعلیم یعنی پرائمری سکولوں کے لیے پلاٹ وفاقی حکومت کو بغیر

قیمت کے مہیا ہوں گے اور سیکنڈری اور ہائیر ایجوکیشن کے لیے مناسب قیمتوں پر دستیاب ہوں گے۔

ذیلی ضابطہ (۲) کے تحت مساجد، گرجا گھر اور دوسری عبادات کی جگہوں اور دینی مدارس جو کہ مفت دینی تعلیم کے لیے قائم کیئے گئے ہوں انہیں اس طرح کے تمام پلاٹ بغیر قیمت کے دستیاب ہوں گے۔

ذیلی ضابطہ (۳) کے تحت مندرجہ بالا مقاصد کے علاوہ کیمونٹی عمارات اور سہولیات کے لیے حکومت کو مناسب قیمت پر الاٹ کیئے جائیں گے۔

نجی سیکٹر Private Sector

ذیلی ضابطہ (۴) کے تحت ایسے پلاٹ جو کہ نجی سیکٹر میں تعلیمی اداروں کے لیے مخصوص کیئے گئے ہوں درخواستوں کے معیار کا جائزہ لینے کے بعد جو کہ اسلام آباد دارالحکومت ترقیاتی اتھارٹی کے بورڈ نے وضع کیا ہوگا کے مطابق الاٹ کئے جائیں گے۔

ذیلی ضابطہ (۵) کے تحت ایسے نجی تعلیمی اداروں کے لیے پلاٹ بشمول ہسپتال، میٹرنٹی، ہومز کلینک، آرٹ گیلریز جمنازیم، کھیل کود کے لیے پارک وغیرہ نیلامی کے ذریعے بیچے یا اجارہ پر دیئے جائیں گے۔

انتظامی اور پبلک سیکٹر پلاٹ Administration and Public Sector Plots

ذیلی ضابطہ (۸) کے تحت اس طرح کے پلاٹ متعلقہ وزارتوں کو الاٹ کیئے جائیں گے اور اس کے علاوہ حکومتی ایجنسیوں کو اور خودمختار اور جزوی خودمختار تنظیموں کو بورڈ کی طرف سے اس قیمت پر جو کہ وقتاً فوقتاً مقرر کی گئی ہو۔

مگر واضح رہے کہ اس طرح کے پلاٹ بین الاقوامی اور ریجنل تنظیموں کو جنکا پاکستان ممبر ہو وفاقی حکومت کی سفارشات پر اس قیمت پر جو ترقیاتی اتھارٹی نے مقرر کی ہو کے مطابق الاٹ کیئے جائیں گے۔

انڈسٹریل پلاٹ Industerial Plots

انڈسٹریل پلاٹ نیلامی کے ذریعے بیچے اور اجارہ پر دیئے جائیں گے کشید کرنے والی انڈسٹری کو لائسنس کے ذریعے پلاٹس الاٹ کئے جائیں گے اور یہ لائسنس تین ماہ نوٹس کے بعد ختم کیا جا سکتا ہے۔

سفارتی پلاٹ Diplomatic Plots

یہ پلاٹ غیر ملکی حکومتوں کو ان کے ڈپلومیٹک مشن کے لیے ان کے نمائندوں کی رہائش کے لیے غیر ملکی معاملات سے متعلق وزارت کی سفارشات پر الاٹ کیئے جائیں گے۔ مگر واضح رہے کہ ڈپلومیٹک انکلیو میں زمین کے دستیاب ہونے پر یہ زمین بین الاقوامی، ریجنل تنظیموں کو جنکا پاکستان ممبر ہو، وفاقی حکومت کی سفارشات پر اس قیمت پر جو اتھارٹی کی طرف سے وقتاً فوقتاً مقرر کی گئی ہو دیئے جائیں گے۔

عوامی پارک Public Parks

عوامی پارک، کھیلنے کی جگہوں اور قبرستان کو خوبصورت بنانے اور ان کی خوبصورتی کو برقرار رکھنے کا کام اتھارٹی کرے گی۔ اس کے علاوہ اتھارٹی پبلک پارک کھیلنے کی اور کھلی جگہوں کے کچھ حصے کو نجی سیکٹر کو تفریحی مقاصد اور کھیلوں کی سہولیات اور متعلقہ استعمال کے لیے نیلامی کے ذریعے اجارہ پر دے گی۔

زرعی پیداوار اور زرعی انڈسٹری پلاٹ Agro-Farmig and Agro-Industeries Plots

یہ پلاٹس نیلامی کے ذریعے بیچے یا اجارہ پر دیئے جائیں گے۔

ماڈل گاؤں اور ذیلی شہری مراکز

رہائشی پلاٹس ماڈل گاؤں اور ذیلی شہری مراکز میں مندرجہ ذیل طریقے سے الاٹ کئے جائیں گے۔

(الف) اتھارٹی کی بحالی کی پالیسی کے مطابق جو کہ وقتاً فوقتاً نافذ کی گئی ہو پچاس فیصد اسلام آباد سے متاثرہ لوگوں کو جن کی زمین یکم جنوری ۱۹۹۶ سے پہلے اتھارٹی نے حاصل کر لی تھی۔

(ب) پچاس فیصد نیلامی کے ذریعے۔

مگر واضح رہے کہ باقی ماندہ پلاٹس متاثرہ اشخاص کو نیلامی کے ذریعے بیچے جائیں گے۔

تعمیر کے لیے دورانیہ Construction Period

ضابطہ نمبر (۱۶) کے تحت رہائشی پلاٹ کی تعمیر انڈسٹری کا وجود، زرائع پیداوار اس وقت کے دورانیے میں کر لیے جائیں گے اس تاریخ سے جب سے اسکی ملکیت مالک کے پاس ہو۔

(1) رہائشی پلاٹ بشمول ماڈل گاؤں اور شہری مراکز کی تعمیر کا دورانیہ

(الف) کمرشل پلاٹ اور بزنس پلاٹ	تین سال
(ب) کمیونٹی عمارت اور سہولیات کے پلاٹ کی تعمیر	دو سال ایک سٹوری کے لیے۔ جہاں پہ دارالحکومت ترقیاتی اتھارٹی نے ایک سٹوری سے زیادہ تعمیر کی اجازت دی ہو۔ تین سال دو اور تین سٹوری کے ڈھانچے تعمیر کرنے کے لیے چار سال تین سٹوری سے زیادہ کی تعمیر کے لیے۔
(ج) سفارتی پلاٹ	
(2) انڈسٹریل پلاٹ	تین سال مخصوص انڈسٹری کے قیام کے لیے۔
(3) زرعی پیداوار اور زرعی انڈسٹری پلاٹ	تین سال فارم کے لیے۔

تعمیر کی مدت میں اضافہ Extension in Construction Period

تعمیر اور قیام کی مدت میں توسیع ترقیاتی اتھارٹی معاملے پر غور وفکر کے بعد کر سکتی ہے۔ سر چارج کی ادائیگی پر جو کہ اتھارٹی کی طرف سے وضع کیا گیا ہو۔

پلاٹ کی منتقلی Transfer of Plots

ضابطہ نمبر ۱۸ کے ذیلی ضابطہ (۱) کے تحت تمام اقسام کے پلاٹ سوائے سفارتی پلاٹ کے منتقل کیئے جا سکتے ہیں۔ منتقلی کی فیس کی ادائیگی پر جو کہ وضع کی گئی ہو پلاٹس کی منتقلی کی جائے گی۔ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ذریعے جو کہ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کی پالیسی کے مطابق ہوگی۔

ذیلی ضابطہ (۲) کے تحت اگر منتقلی خاندان کے درمیان ہو تو ایسی صورت میں ٹوکن فیس لی جائے گی جو کہ اتھارٹی کی طرف سے وضع کی گئی ہوگی۔

ذیلی ضابطہ (۳) کے تحت پلاٹ کی الاٹی کی وفات کی صورت میں وضع کردہ دستاویزات پیش کرنے پر پلاٹ منتقل کر دیا جائے گا۔

ذیلی ضابطہ (۵) کے تحت ایسے پلاٹس جو کہ معاشرتی بہبود کے لیے الاٹ کیئے گئے ہوں منتقل نہیں کئے جائیں گے سوائے اتھارٹی کی پیشگی اجازت سے ماسوائے ان صورتوں میں ان مقاصد کے لیے جن کے لیے یہ الاٹ کئے گئے ہوں۔

ذیلی ضابطہ (٦) کے تحت انتقال کی درخواستیں وضع کردہ فارم پر جو کہ اتھارٹی سے لیا جا سکے گا جمع کرائی جائیں گی اس طریقے سے فارم دستاویزات کے ساتھ جو کہ ضروری ہوں۔

ذیلی ضابطہ (۷) کے تحت ہر پلاٹ کے انتقال کے کیس کی صورت میں الاٹی اور منتقل کرنے والا اتھارٹی کو کسی ہونے والے نقصان کے خلاف اور کسی مستقبل میں ہونے والے کسی دعوے کے خلاف سبکدوشی کرے گا۔

پلاٹ کی منسوخی Cancallation of Plots

ضابطہ نمبر ۱۹ کے تحت مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر پلاٹس کی الاٹمنٹ منسوخ کی جا سکتی ہے۔

(الف) معینہ مدت کے دوران واجبات کی عدم ادائیگی کی بناء پر۔

(ب) معینہ مدت کے دوران عمارت کی تعمیر کے مکمل نہ ہونے پر۔

(ج) الاٹمنٹ کی شرائط کی خلاف ورزی پر۔

(چ) میونسپل کے ذیلی قوانین کی خلاف ورزی پر اور عمارت، زوننگ اور دوسرے ضابطے اور ہدایات کی خلاف ورزی

پر جو کہ اتھارٹی نے جاری کئے ہوں۔

منسوخ پلاٹ کی بحالی Restoration

ضابطہ نمبر ۲۰ کے ذیلی ضابطہ (۱) کے تحت ترقیاتی اتھارٹی پلاٹ کی الاٹمنٹ کی منسوخی کی درخواستوں پر ایک سال کے اندر غور کرسکتی ہے۔ اس تاریخ سے لے کر جب الاٹمنٹ منسوخ کی گئی تھی بحالی کی فیس کے ساتھ جس کے ریٹس اتھارٹی نے وقتاً فوقتاً مخصوص کیئے ہونگے۔

ذیلی ضابطہ (۲) کے تحت ایسی درخواستیں جو کہ ایک سال کے بعد اتھارٹی کو موصول ہوئی ہوں ان پر غور کرے گی۔ مخصوص بحالی کی فیس کے ساتھ ساتھ تاخیر کے ساتھ دی جانے والی درخواستوں پر تاخیری ادائیگی کے چارجز بھی لیگی۔

مگر واضح رہے کہ ایسے پلاٹس کی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا جس کی ابھی عمارت مکمل نہ ہوئی ہو۔

ذیلی ضابطہ (۳) کے تحت بحالی کے تمام کیسوں میں الاٹی تمام واجبات جو کہ ابھی ادا نہ ہوئے ہوں کو ادا کرے گا بشمول اتھارٹی کے تمام تاخیری چارجز اور تاخیری سرچارج اگر کوئی ہو اور بحالی کی فیس ۳۰ دنوں کے اندر بحالی کا خط ملنے کے بعد فوری ادا کرے گا۔

اسلام آباد سطحی منظر کے تحفظ کا قانون مجریہ ۱۹۶۶ء

اسلام آباد کے سطحی منظر کے تحفظ کا قانون ۱۹۶۶ء میں نافذ کیا گیا۔ اس قانون کا اطلاق صرف اسلام آباد کے وفاقی علاقہ کی حد تک ہوتا ہے۔ اس قانون کے نفاذ کا مقصد اسلام آباد کی خوبصورتی میں اضافہ کرنا اور اسے خراب ہونے سے بچانا ہے۔ جسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اسلام آباد سطحی منظر کے تحفظ کے قانون مجریہ ۱۹۶۶ء کی دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کوئی بھی شخص کسی بھی چیز کو اسکی جگہ سے نہیں ہٹائے گا اور نہ ہی اسے تباہ کرے گا نہ ہی نقصان پہنچائے گا اور نہ ہی اس میں کوئی تبدیلی کرے گا اور نہ ہی کوئی ایسا فعل سرانجام دے گا جو کہ اسکے سطحی منظر کو بہت زیادہ خراب کردے۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت مذکورہ بالا ذیلی دفعہ (۱) کا اطلاق کسی ایسے کام پر نہیں ہوگا جو کہ دارلحکومت کے ترقیاتی ادارہ کی اجازت سے کیا گیا ہو۔

اس قانون کی دفعہ ۵ کے تحت جو کوئی اس قانون یا اسکے تحت بننے والے کسی قاعدے کی خلاف ورزی کرے گا یا

خلاف ورزی کرنے میں مدد کرے گا تو ایسی صورت میں اسے قید کی سزا دی جائے گی جو کہ چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا جو کہ پانچ ہزار روپے تک دی جا سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

اس قانون کی دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کوئی بھی پولیس آفیسر یا کوئی دوسرا اتھارٹی کی طرف سے مقرر کردہ آفسر مجسٹریٹ کے حکم اور وارنٹ کے بغیر ایسے شخص کو گرفتار کر سکتا ہے جو کہ اس قانون کی خلاف ورزی کر رہا ہو یا کرنے جا رہا ہو یا جس کے خلاف مناسب شک موجود ہو۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت ایسا آفسر جس نے کسی شخص کو مذکورہ قانون کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں گرفتار کیا ہو تو ایسی صورت میں وہ اس شخص کو بلا تاخیر مجسٹریٹ کے سامنے لے کے جائے گا یا بھجوائے گا جس کو اس مقدمہ کی سماعت کا اختیار ہو یا نزدیکی پولیس اسٹیشن کے آفسر انچارج کے سامنے لے جائے گا۔

اس قانون کی دفعہ ۷ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کوئی بھی عدالت اس قانون کے تحت سرزد ہونے والے کسی جرم کی سماعت نہیں کر سکتی جب تک کہ عدالت کو دارالحکومت کے ترقیاتی ادارہ یا اسکی طرف سے مجاز کردہ شخص کی طرف سے تحریری شکایت نہ دی جائے۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت اتھارٹی یا اسکی طرف سے مجاز کردہ شخص عدالت میں تحریری شکایت کی بجائے مذکورہ شخص سے راضی نامہ کی صورت میں اتھارٹی کی طرف سے اس جرم کی متعین کردہ جرمانہ کی رقم لے کے معاملہ نبٹا دیں گے۔

دفعہ ۸ کے تحت ایسا جرم جو کہ اس قانون کے تحت قابل سزا ہو تو ایسی صورت میں اس کی مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت سرسری سماعت ہو گی۔

دفعہ ۹ کے تحت اس قانون کے مقاصد کے لیے اتھارٹی کے آفیسروں جو کہ اتھارٹی کی طرف سے مخصوص کیے گئے ہوں وہ مندرجہ ذیل اقدامات کر سکتے ہیں۔

الف) مذکورہ قانون کے تحت قابل سزا جرائم کی انکوائری کر سکتے ہیں انکوائری کے سلسلے میں شہادت حاصل کر سکتے ہیں اور اسے ریکارڈ کر سکتے ہیں۔

ب) انکوائری کے سلسلے میں کسی بھی زمین اور عمارت میں داخل ہو سکتے ہیں۔

ج) گواہوں کی حاضری اور دستاویزات کو پیش کرنے اور اہم مواد کے پیش کرنے کے لیے دیوانی عدالت کے اختیارات استعمال کر سکتے ہیں۔

دفعہ ۱۳ کے تحت کوئی بھی دعویٰ یا کوئی بھی قانونی کارروائی دار الحکومت ترقیاتی ادارے یا ایسے شخص کے خلاف نہیں کی جائے گی جس نے نیک نیتی کے ساتھ کوئی کام سرانجام دیا ہو یا سرانجام دینے کا ارادہ رکھتا ہو۔

دفعہ ۱۴ کے تحت وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں نوٹیفکیشن کے ذریعے اسلام آباد دارالخلافہ کے کسی علاقے یا زمین کے کسی حصے کو مذکورہ قانون کی تمام دفعات یا کسی دفعہ کے اطلاق سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے۔

دفعہ ۱۵ کے تحت وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں نوٹیفکیشن کے ذریعے مذکورہ قانون کے مقاصد کی تکمیل حاصل کرنے کے لیے قواعد وضع کر سکتی ہے۔

عدالتی ڈگری کے ذریعہ نیلام میں خریدار کا استحقاق

عدالتی ڈگری(judicial degree) کے ذریعہ سے کی گئی فروخت کو نیلام کہتے ہیں جو کہ عام فروخت سے بہت سی وجوہ کی بناء پر مختلف ہوتی ہے ۔جیسا کہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ عام طور پر فروخت کا عمل اسی وقت مکمل ہوتا ہے جب خریدی ہوئی چیز کی ملکیت خریدار کو منتقل ہو جاتی ہے اور اس کی مکمل قیمت کی ادائیگی ہو جاتی ہے۔تاہم ایسی فروخت یا نیلام جو کہ عدالتی ڈگری کے تابع ہو،اور جس کے تحت کسی رقم کی ادائیگی کیلئے کسی ایسے شخص کی جائیداد جو کہ دیوالیہ ہو چکا ہو نیلام کی جارہی ہو، کی تکمیل ضابطہ دیوانی مجریہ ۱۹۰۸ء کے تحت وضع کردہ قواعد کے تابع ہوگی جس میں ڈگری دار عدالت کی منظوری سے از خود بھی جائیداد کی نیلامی میں حصہ لے سکتا ہے اور اسے خرید سکتا ہے۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۶۵ کے تحت عدالتی ڈگری کے تحت بذریعہ نیلام جائیداد کی فروختگی کا عمل مکمل ہونے کی صورت میں خریدار کا استحقاق اس جائیداد میں اس وقت سے سمجھا جائے گا جب عدالت خریدار کے حق میں حکم نیلام منظور کرلے نہ کہ اسکی فروختگی کا عمل مکمل ہو۔

خریدار کے خلاف دعویٰ دائری کی ممانعت۔

دفعہ ۶۶ کے تحت کوئی بھی ایسا شخص جو مقررہ عدالتی طریقہ کار کے مطابق عدالتی تصدیق کے تحت کسی چیز کی خریداری عمل میں لانے کی وجہ سے اسکے استحقاق کا دعویٰ کرتا ہو،اس کے خلاف صرف اس بنیاد پر مقدمہ قائم نہیں کیا جائے گا کہ خریداری کا مذکورہ عمل مدعی کے ایماء پر یا کسی ایسے شخص کے ایماء پر عمل میں لایا گیا ہے جسکے ذریعے مدعی نے دعویٰ دائر کیا ہے۔

ذیلی دفعہ (۲) کی رو سے اس دفعہ کے تحت جاری کوئی حکم کوئی ایسا مقدمہ دائر کرنے میں مانع نہیں ہوگا جو اس وضاحت کیلئے دائر کیا گیا ہو کہ ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کسی مصدقہ خریدار کا نام سرٹیفکیٹ میں جعلسازی کے ساتھ یا اصل خریدار کی رضامندی کے بغیر شامل کیا گیا ہے نہ وہ کسی ایسی جائیداد کے خلاف قانونی چارہ جوئی سے متعلق کسی تیسرے فریق کے کسی حق میں داخل ہوگا خواہ وہ جائیداد بظاہر کسی مصدقہ خریدار کے نام فروخت ہوئی ہو، اس بنیاد پر کہ اس سے ایک حقیقی خریدار کے خلاف اس تیرے فریق کا دعویٰ ایفا ہونے کا امکان ہے۔

صوبائی حکومت کا اختیار:

دفعہ ۶۷ کی رو سے صوبائی حکومت کو اختیار ہے کہ وہ سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے کسی خاص علاقے کیلئے ایسے قواعد وضع کرے جن میں رقم کی ادائیگی سے متعلق ڈگری کے اجراء میں زمین سے وابستہ بعض مخصوص نوعیت کے مفادات کی فروخت سے متعلق شرائط عائد کی گئی ہوں جسکے وہ مفادات اتنے غیر یقینی اور ناقابل یقین ہوں کہ صوبائی حکومت کے خیال میں انکی قیمت کا تعین کرنا ممکن نہ ہو۔

فروخت بذریعہ نیلامی کی منسوخی کا طریقہ کار:

آرڈر ۲۱ کے قاعدہ ۸۹ کے تحت جہاں کوئی غیر منقولہ جائیداد ڈگری کے اجراء کے سلسلہ میں نیلام کی جائے تو ایسی جائیداد کا مالک یا کوئی اور شخص جسکا اس جائیداد کے ساتھ مفاد وابستہ ہو اس فروخت کی منسوخی کیلئے درخواست دے سکتا ہے۔ جس کیلئے عدالت میں مندرجہ ذیل رقم جمع کرانی ہوگی۔

(الف) پانچ فی صد زرِ ثمن برائے ادئیگی خریدار،

(ب) ڈگری دار کی ادائیگی کیلئے نیلام کی رقم جو کہ اشتہار میں مصرحہ تھی جس کی ادائیگی کے لئے نیلامی کا حکم ہوا،

ذیلی قاعدہ (۲) کے تحت اگر کوئی شخص پہلے سے ہی قاعدہ ۹۰ کے تحت اپنی غیر منقولہ جائیداد کی نیلامی کی منسوخی کی درخواست دائر کر چکا ہے تو وہ مذکورہ قاعدے کے تحت درخواست نہ دے سکے گا تاوقتیکہ وہ اپنی پہلی درخواست واپس نہ لے لے۔

ذیلی دفعہ (۳) کے تحت اس قاعدے کا کوئی حکم ڈگری دار کو کسی ایسی ذمہ داری سے بری نہیں کرے گا جو اخراجات کے ضمن میں اس پر عائد ہو یا اس منافع سے جو اشتہار نیلامی میں نہ آیا ہو۔

درخواست منسوخی نیلام بر بنائے فریب یا بے ضابطگی:

قاعدہ ۹۰ کے تحت اگر کوئی غیر منقولہ جائیداد عدالتی ڈگری کے اجراء کی صورت میں نیلام کی جائے تو ڈگری دار یا کوئی ایسا شخص جو نیلام ہونے والی جائیداد میں حق رکھتا ہو یا اس کے حقوق پر نیلام سے کچھ اثر پڑتا ہو یا اگر وہ یہ محسوس کرے کہ اس میں کسی قسم کی بے ضابطگی یا فریب کا عمل پایا جاتا ہے تو وہ فسخ نیلام کی درخواست دے سکتا ہے۔

تاہم شرط یہ ہے کہ بے ضابطگی یا فریب کی بنیاد پر کوئی نیلام اس وقت تک فسخ نہیں کیا جائے گا جب تک عدالت مطمئن نہ ہو کہ اس بے ضابطگی یا فریب سے درخواست کنندہ کو خاطر خواہ نقصان ہوا ہے۔

مزید شرط یہ ہے کہ کسی درخواست پر اس وقت تک غور نہ کیا جائے گا جب تک کہ درخواست کنندہ اس رقم کا ۲۰ فیصد جمع نہ کرادے جو فروخت پر وصول ہوئی تھی یا عدالت کی ہدایت کے مطابق ذرضمانت جمع نہ کردے۔

قاعدہ ۹۱ کی رو سے ڈگری کے اجراء کے تحت کسی ایسے نیلام میں خریدار کو بھی اختیار حاصل ہے کہ وہ عدالت میں استرداد نیلام کی درخواست اس بنیاد پر دے کہ جس کے خلاف ڈگری جاری ہوگا اسے نیلام شدہ جائیداد میں کوئی حق خریداری حاصل نہیں ہے۔

نیلام کا قطعی ہونا یا منسوخ ہونا:

۱۔ قاعدہ ۹۲ کے تحت اگر کوئی شخص مندرجہ بالا دیئے گئے قواعد کے تحت درخواست نہ دے یا اس کی درخواست منظور نہ ہو تو ایسی صورت میں عدالت کا حکم نیلام منظور ہو جائے گا جس کے بعد نیلام مکمل (absolute) ہو جائے گا۔

۲۔ لیکن اگر درخواست گذار کی درخواست برائے منسوخی منظور ہو جائے تو درخواست دہندہ کو مذکورہ رقم تاریخ نیلام سے ۳۰ دن کے اندر جمع کرانی ہوگی جس کے بعد نیلام منسوخ ہو جائے گا۔ واضح رہے کہ متاثرہ شخص کو نوٹس دیئے بغیر عدالت کوئی حکم صادر نہیں کرے گی۔

سرٹیفکیٹ خریداری (certificate of purchase)

قاعدہ ۹۴ کے تحت جب غیر منقولہ جائیداد کا نیلام مکمل ہو جائے تو عدالت کے خریدار کو ایک سٹرٹیفکیٹ جاری کرے گی جس میں جائیداد نیلام شدہ کی تفصیل اور خریدار کا نام درج ہوگا۔

لاٹری آفس کھولنا یا تجارت وغیرہ کیلئے انعام کی پیشکش کرنا

لاٹری اور قمار بازی دونوں کا تعلق کیونکہ اتفاق اور قسمت آزمائی سے ہوتا ہے اس لیے لاٹری کا دفتر کھولنا یا لاٹری نکالنا اسکی بابت اشتہار دینا یا اشاعت کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے البتہ حکومت کی قائم کردہ یا منظور شدہ لاٹری اس ممانعت سے مستثنیٰ کر دی گئی ہے اور اس طرح کسی شے کی فروخت کے سلسلے میں کسی انعام کی پیشکش کرنا جرم کے زمرے میں آتا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

لاٹری آفس کھولنا۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۴ الف کے تحت اگر کوئی شخص کوئی دفتر یا جگہ لاٹری ڈالنے کی غرض سے رکھے جو کہ وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کی طرف سے منظور کردہ لاٹری نہ ہو اسکو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد چھ مہینے تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو کہ تین ہزار روپے تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ اور اگر کوئی شخص کسی رقم کو دینے یا اشیاء دینے کی کسی تجویز کو مشتہر کرے جو کسی شخص کو اس شرط پر مل سکتے ہوں کے بارے میں کوئی ٹکٹ، پانسہ، نمبر، ہندسہ اس کے نام نکلے تو اسے جرمانہ کی سزا دی جائے گی جو کہ تین ہزار روپے تک ہوسکتی ہے۔

تجارت وغیرہ کیلئے انعام کی پیشکش کرنا۔

دفعہ ۲۹۴ ب کے تحت اگر کوئی شخص کسی تجارت یا کاروبار یا کسی شے کی فروخت کے سلسلے میں کسی کوپن، ٹکٹ نمبر یا عدد یا کسی دیگر طریقہ سے تجارت، کاروبار یا کسی مال کی خریداری کی تحریک یا حوصلہ افزائی کے لیے یا کسی شے کو مقبول عام بنانے کے لیے کوئی انعام، صلہ یا اس قسم کا دیگر معاوضہ چاہے اسے کوئی نام دیا گیا ہو یا چاہے نقدی میں یا جنس میں پیش کرے یا پیش کرنے کی ذمہ داری لے اور جو کوئی ایسی پیشکش کی اشاعت کرے گا تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۹۶ میں دیئے گئے ضابطہ کار کے مطابق تعزیرات پاکستان کے ان جرائم کی سماعت وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کے دیئے ہوئے احکامات کے تحت یا ان میں سے کسی بھی حکومت کی طرف سے بااختیار آفسر کی شکایت پر درج کی جاسکتی ہے۔

ضابطہ فوجداری میں دیئے ہوئے شیڈول دوم کے مطابق یہ جرم ناقابل دست اندازی پولیس، سمن قابل ضمانت ،ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ، قابل سماعت سرسری ہے۔

لگان کی وصولی کا طریقہ کار

قانون مزارعت پنجاب ۱۹۵۲ء کے تحت لگان کی وصولی کا طریقہ کار مندرجہ ذیل ہے۔

لگان کا مبادلہ اور اس میں ردوبدل۔

قانون مزارعت پنجاب کی دفعہ ۱۳ کی ذیلی دفعہ (ا) کے مطابق جب لگان مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کسی طریقہ پر وصول کیا جاتا ہو، یعنی:۔

(ا) بذریعہ بٹائی یا بزریعہ تخمینہ پیداوار،

(ب) کھڑی فصلوں کی نوعیت کے سلسلے میں نرخ مقرر کردینے کے ذریعہ سے۔

(ج) علاقہ کی تسلیم شدہ نپائی (Measure) پر نرخ مقرر کرکے۔

(د) کھاتہ کی مجموعی پیداوار پر لگان مقرر کرکے۔

(ر) ذیلی دفعہ (ا) کی شق (ا)۔ (ب) اور (ج) میں بیان کردہ طریقوں میں سے جزواً کسی ایک طریقہ کے ذریعہ اور جزواً کسی دیگر یا ان میں سے دوسرے طریقہ کے ذریعہ۔

مذکورہ طریقوں میں سے ایک (طریقہ) پر معاوضہ دیا جانا نہ سمجھا جائے گا خواہ مکمل یا جزوی جب تک کہ مالک اراضی اور مزارع دونوں منظوری نہ دیں۔

ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، اسکے برعکس کسی ٹھیکہ یا ڈگری یا حکم، مجاز عہدیدار کی عدم موجودگی میں ایسا مزارع جس سے لگان کے بیان کردہ طریقوں میں سے جوکہ ذیلی دفعہ (ا) کی شق (ا)۔ (ب) اور (ج) میں سے کسی طریقہ پر لیا جاتا ہو یا اس طریقہ پر جو مذکورہ ذیلی دفعہ (ا) کی شق (د) میں دیا گیا ہے واجب الادا لگان کھاتہ کا کسی اونچے نرخ سے یا زیادہ رقم کا جیسی بھی صورت ہو دے گا اس نرخ کے بالمقابل یا اس رقم کے بالمقابل جو تعلق کھاتہ گزشتہ سال فصلی (Agricultural year) کے ہے واجب الادائیگی ہو۔

مالک کی منظوری کے بغیر مقبوضہ اراضی کے لیے ادائیگی۔

دفعہ ۱۴ کے مطابق، اگر کوئی شخص مالک اراضی کی منظوری کے بغیر اراضی پر قابض ہو تو وہ شخص مذکورہ اراضی کے استعمال یا قبضہ کی بناء پر اس نرخ کے ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا جو گزشتہ سال فصلی کا نرخ تھا یا اگر اس سال لگان واجب الادا نہ تھا تو ایسے نرخ جسے عدالت مناسب اور جائز قرار دے۔

غیر منقسم جائیداد کے لگان کی وصولی۔

دفعہ ۱۵ کے مطابق، جب ایک ہی کھاتہ کے متعلق دو یا دو سے زائد اشخاص ایک ہی مزارع کے مالکان اراضی ہوں تو وہ مزارع اس امر کا پابند نہیں ہے کہ اپنے کھاتہ کی لگان کا کچھ حصہ ان مالکان میں سے ایک کو اور کچھ حصہ دوسرے مالک کو ادا کرے۔

بٹائی یا تخمینہ کرنے سے قبل پیداوار کے اٹھائے جانے کے متعلق قیاس۔

دفعہ ۱۶ کے مطابق، جہاں لگان بٹائی پیداوار کی صورت میں یا تخمینہ پیداوار پر لی جاتی ہو اگر مزارع پیداوار کا کوئی حصہ ایسے وقت پر یا ایسے طریقہ پر اٹھالے جو صحیح بٹائی یا صحیح تخمینہ لگانے میں حارج ہو یا کچھ ایسے افعال کرے جو مقررہ رواج کے خلاف ہوں تب پیداوار کے متعلق یہ قیاس کیا جائیگا کہ وہ اتنی ہی بھرپور تھی جتنی کہ اسی نوعیت کی ویسی ہی قسم کی ملحقہ یا نزدیکی کی اراضی پر فصل ہوتی ہو۔

بٹائی یا تخمینہ لگان کے لیے ثالث کا تقرر۔

دفعہ ۱۷ کے مطابق، اگر مالک زمین یا مزارع ذاتی طور پر یا بذریعہ نمائندہ مناسب وقت پر بٹائی کرنے یا تخمینہ لگانے میں اختلاف کرے تب کسی بھی فریق کی درخواست پر افسر مال کسی ایسے شخص کو جسے وہ مناسب سمجھے بٹائی یا لگانے کے لیے بطور ثالث مقرر کرنے کا مجاز ہے۔

جائزہ کار کا تقرر اور ثالث کا ضابطہ کار۔

دفعہ ۱۸ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق جب دفعہ ۱۷ کے تحت افسر مال کسی شخص کو ثالث مقرر کرے تو وہ اپنی صوابدید پر مذکورہ ثالث کو خود اپنے ساتھ دیگر اشخاص کو بطور معاون جائزہ کار مقرر کرنے اور انکی تعداد قابلیت اور انکے انتخاب کے بارے میں اور اس ضابطہ کے لیے جو بٹائی یا تخمینہ لگانے کے لیے عمل میں آئے ہدایت دینے کا مجاز ہوگا۔

ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، مذکورہ ثالث مقرر ہونے کے بعد اس پر لازم ہے کہ وہ افسر مال کی ہدایات کے مطابق جو مندرجہ بالا ذیلی دفعہ کے تحت دی جائیں پیداوار کی بٹائی یا تخمینہ لگائے۔

ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق، بٹائی یا تخمینہ لگانے سے قبل ثالث پر لازم ہے کہ وہ مالک اراضی اور مزارع کو اس وقت اور مقام کی بابت جہاں بٹائی یا تخمینہ کیا جانے والا ہے نوٹس دے لیکن اگر اسکے باوجود مالک یا مزارع بذات خود یا بذریعہ نمائندہ حاضر نہ ہوں تو ثالث اس امر کا مجاز ہے کہ کاروائی یکطرفہ کرے۔

ذیلی دفعہ (۴) کے مطابق، بٹائی یا تخمینہ لگانے کی غرض سے ثالث ہمراہ جائزہ کار اگر کوئی ہو، کسی اراضی پر یا عمارت میں جس میں پیداوار پڑی ہو داخل ہونے کا مجاز ہے۔

ضابطہ کار بعد از بٹائی یا تخمینہ۔

دفعہ ۱۹ کی ذیلی دفعہ (۱) کے مطابق، بٹائی یا تخمینہ کارروائی کا نتیجہ لازم ہے کہ لکھا جائے اور اس پر ثالث کے دستخط ہوں اور مذکورہ کارروائی تحریری افسر مال کے روبرو پیش کی جائے ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق، افسر مال کی ذمہ داری ہے کہ کارروائی پر غور کرے اور اس کے بعد کی کارروائی اگر کوئی ہو جیسا کہ وہ ضروری سمجھے بٹائی یا تخمینہ کی تصدیق یا اس میں ردوبدل کرنے کا حکم صادر کرے۔

ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق، افسر مال پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ کارروائی کے متعلق خرچہ کا حکم بھی صادر کرے جیسا کہ وہ مناسب سمجھے۔ ذیلی دفعہ (۴) کے مطابق، خرچہ میں ثالث اور جائزہ کار کا معاوضہ اگر کوئی ہو بھی شامل ہوگا۔ اور یہ معاوضہ قبل از تقرر ثالث مذکورہ درخواست دہندہ پر اس شرط پر عائد کیا جائے گا کہ اختتام کارروائی پر فہمید حساب (Adjustment) کردی جائے گی۔

صاف خون کی منتقلی کا قانون

بعض اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ بلڈ بینک کے اہلکاروں کی غفلت کی وجہ سے خون کی ضرورت پڑنے پر مریض کو کسی ایسے شخص کا خون منتقل کر دیا جاتا ہے جو کہ صحت کے لحاظ سے تندرست نہیں ہوتا۔ خون کی ضرورت کسی مریض کو آپریشن کے دوران یا حادثہ کی صورت میں زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے یا کسی دوسری وجہ سے پڑ سکتی ہے ایسی صورت میں بلڈ بینک کے انچارج اور دوسرے اہلکاروں پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خون کو منتقل کرنے سے پہلے تصدیق کر لیں کہ خون تمام بیماریوں کے جراثیموں سے پاک ہے بصورت دیگر ایسے خون کو منتقل نہ کیا جائے۔ اسی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلام آباد صاف خون کی منتقلی کا قانون مجریہ ۲۰۰۲ نافذ العمل ہے جسکے تحت بلڈ بینک، ڈاکٹروں اور معالجوں پر اس سلسلے میں ذمہ داریاں عائد کی گئیں ہیں اور ان ذمہ داریوں سے روگردانی کی صورت میں ان کے لیے سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

صاف خون کی منتقلی۔ Transfusion of safe Blood

اسلام آباد صاف خون کی منتقلی کے قانون مجریہ ۲۰۰۲ء کی دفعہ ۳ کے تحت فزیشن، سرجن، پیشہ ور طبیب یا کوئی بھی دیگر ایسا شخص جو کہ خون یا اس قبیل کے اشیاء کے منتقلی کی امور سے منسلک ہوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ خون یا اس طرح کی دیگر اشیاء کی منتقلی سے پہلے اس بات کی تصدیق کریں کہ یہ واقعی تمام بیماریوں کے جراثیموں سے پاک ہیں اور یہ کہ بلڈ بینک نے خون کا باقاعد تطہیر (Screen) کرنے کے بعد اس کی تصدیق کی ہے۔

بلڈ بینک کی رجسٹریشن۔ Registration of Blood Bank

دفعہ ۴ کے تحت کوئی بھی بلڈ بینک جسے اسلام آباد انتقال خون کی اتھارٹی جو کہ اس قانون کے تحت تشکیل دی گئی ہونے رجسٹر نہ کیا ہو اور لائسنس جاری نہ کیا ہو تو ایسا بلڈ بینک نہ خون وصول کر سکتا ہے اور نہ ہی آگے منتقل کر سکتا ہے۔

بلڈ بینک کے فرائض۔Responsibilities of Blood Bank

دفعہ ۱۰ کے تحت ہر بلڈ بینک مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دے گا۔

(الف) خون کا عطیہ دینے والوں کی حفاظت نگہداشت اور سٹاف اور ساز و سامان کے لیے ایک علیحدہ شعبہ قائم کرے گا۔

(ب) خون دینے والوں کو اسلام آباد انتقال خون کی اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے مطابق منتخب کرے گا۔

(ج) خون اور خون کی قبیل کے دیگر اشیاء کا وفاقی حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے مطابق باقاعدہ تطہیر (screen) کرے گا کہ اس میں کسی مرض کے جراثیم تو نہیں ہیں۔

(د) خون میں ہیموگلوبن کی مقدار معلوم کرنے خون کی گروپ بندی، کراس میچنگ (Cross Matching) اور اینٹی باڈیز کا سراغ لگانے اور متعدی بیماریوں جیسے ہیپاٹائٹس، ملیریا وغیرہ کے جراثیموں کے تجزیہ کے لیے ضروری آلات کا بندوبست کرنا۔

(ذ) خون اور خون کے قبیل کے دیگر اشیاء کو محفوظ رکھنے کے لیے ریفریجریٹر کا بندوبست کرنا اور اس کے لیے بغیر کسی تعطل کے پاور سپلائی کا بندوبست کرنا۔

(ر) اسلام آباد انتقال خون کی اتھارٹی کے منظور کردہ ضابطے کے مطابق کام کرنا۔

(ز) خون عطیہ دینے والے پیشہ ور افراد سے خون کا نہ لینا۔

(س) خون کے موصولہ عطیات سے متعلق مقررہ معیادی رپورٹس بمعہ ان کے بلڈ گروپس کے اسلام آباد انتقال خون

کی اتھارٹی کو پیش کرنا اور اس طرح یہ رپورٹ کہ اینٹی باڈیز اور متعدی جراثیم کے کتنے کیسوں کا سراغ لگا لیا گیا ہے

خلاف ورزی پر سزا۔ Penalty for contravention.

دفعہ ۱۱ کی ذیلی دفعہ (۱) کی رو سے کوئی بھی شخص جو کہ مذکورہ آرڈیننس کی کسی دفعہ کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا اسے ایک سال تک قید اور ایک لاکھ روپے تک جرمانے کی سزا دی جاسکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہے۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت بلڈ بینک کا انچارج بلڈ بینک میں خلاف ورزی کی صورت میں خود ذمہ دار ہوگا۔

عوام الناس کو متاثر کرنے والے جرائم اور انکی سزائیں

ہر مہذب معاشرے میں حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ عوام تک خالص خوردنوش اشیاء اور ادویات کی فراہمی کو یقینی بنائے کیونکہ یہ اشیاء انسانی زندگی کا اہم جزو ہیں۔ اور انہی پر انسانی زندگی اور صحت کا دارومدار ہوتا ہے۔ اشیائے خوردنوش اور ادویات فروخت کرنے والوں کی اخلاقی اور قانونی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کو خالص خوردنوش اشیاء اور ادویات فروخت کریں تاکہ لوگ ناقص خوراک اور ملاوٹ شدہ ادویات کے اثرات سے محفوظ رہ سکیں لہذا اسی مقصد کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر کوئی فرد ایسے ضرر رساں فعل یا ترک فعل کا ارتکاب کرے جو کسی جرم کے زمرہ میں آتا ہو تو وہ مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کے تحت قابل مواخذہ ہوگا۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۱۳۳ کے تحت امور باعث تکلیف عوام کو دور کرنے کے لیے مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس اختیارات ہوتے ہیں۔ جنکا تعلق انسدادی کاروائی سے ہوتا ہے چونکہ ایسے امور عوام کے لیے باعث خطرہ ہو سکتے ہیں۔ ایسے امور کو دور کرنے سے متعلق قانون کی تفصیل قانون و انصاف کمیشن آف پاکستان کی قانون فہمی کی جلد دوم میں زیر عنوان "**ضابطہ فوجداری کے تحت امور باعث تکلیف عوام کو دور کرنا**" میں دی گئی ہے۔

امر باعث تکلیف عام (public Nusiance)

مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۲۶۸ کے مطابق، ایسا شخص جسکے کسی فعل یا خلاف قانون ترک فعل کی وجہ سے عوام یا عام لوگوں کو جو اس شخص کے قریب رہتے ہوں یا کسی جائیداد پر قبضہ رکھتے ہوں مشترکہ طور پر نقصان، خطرہ یا ایذا پہنچے یا ایسے لوگ جو استحقاق عامہ (public right) استعمال کر رہے ہوں اور انکو اس شخص کے فعل کی وجہ سے نقصان، مزاحمت، خطرہ یا ایذا پہنچے۔ ایک عام امر باعث تکلیف محض اس وجہ سے درگزر کرنے کے لائق نہ ہوگا کہ یہ کچھ آسائش یا فائدہ دیتا ہے۔

غفلت پر مبنی ایسا فعل جو متعدی اور جان کے لیے خطرناک ہو۔

(Negligent Act likely to spread Infection of Disease danger to life)

مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۲۶۹ کے مطابق، اگر کوئی شخص خلاف قانون یا غفلت سے کوئی ایسا فعل کرے جسے وہ جانتا ہو یا باور کرتا ہو کہ اس فعل سے کوئی ایسا مرض پھیل سکتا ہے جس سے جان کو خطرہ ہو تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی معیاد چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

کینہ پروری سے کوئی ایسا فعل کرنا جسکی وجہ سے ایسا مرض پھیلنے کا امکان ہو جو جان کے لیے خطرناک ہو۔

(Maligant Act likely to spread infection disease dangerous to life)

دفعہ ۲۷۰ کے مطابق، ایسا شخص جو کینہ پروری سے ایسا فعل کرے جسے وہ جانتا ہو یا باور کرتا ہو کہ اس سے ایسا مرض پھیلنے کا امکان ہوسکتا ہے جو جان کے لئے خطرناک ہو تو اس صورت میں اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی معیاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

اشیائے خوردنوش برائے فروخت میں ملاوٹ کرنا (Adulteration of Food or drink intended for sale)

دفعہ ۲۷۲ کے مطابق، اگر کوئی شخص اشیائے خوردنوش میں ایسی ملاوٹ کرے کہ وہ شے کھانے یا پینے میں مضر ہو جائے اور وہ جانتا ہو کہ یہ شے کھانے یا پینے کے لیے فروخت کی جائے گی تو اسے دونوں قسموں میں کسی قسم کی سزا دی جائے گی جسکی معیاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جو کہ تین ہزار روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

مضر صحت اشیائے خوردنوش کی فروخت کرنا (Sale of Noxious food or drink)

دفعہ ۲۷۳ کے مطابق، اگر کوئی شخص کوئی کھانے پینے کی شے جو ملاوٹ کی وجہ سے مضر صحت بنادی گئی ہو یا ایسی حالت میں ہو کہ وہ کھانے پینے کے قابل نہ ہو اور یہ جانتے بوجھتے کہ یہ شے کھانے پینے کیلئے مضر ہے فروخت کرے، پیش کرے یا فروخت کرنے کے لیے باہر رکھے تو ایسے شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جسکی میعاد چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جو کہ تین ہزار روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزئیں دی جا سکتی ہیں۔

ادویات میں ملاوٹ کرنا (Adulteration of drugs)

دفعہ ۲۷۴ کے مطابق، اگر کوئی شخص دوائی یا دوائی کے مرکب میں اسطرح ملاوٹ کرے کہ اس سے دوائی کی تاثیر

کم ہو جائے یا اس دوائی کے عمل میں تبدیلی کر دے یا مضر بنا دے اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ کسی طبی مقصد کے لیے بیچی جائے گی یا استعمال کی جائے گی گویا کہ اس میں ایسی ملاوٹ نہیں ہوئی تو ایسی صورت میں اسکو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے ۔جسکی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جو کہ تین ہزار روپے تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں ۔

ملاوٹ شدہ ادویات فروخت کرنا (Sale of adulterated drugs)

دفعہ ۲۷۵ کے مطابق ،ایسا شخص جو یہ جانتا ہو کہ کسی دوائی یا دوائی کے مرکب میں اسطرح کی ملاوٹ کی گئی ہے جس سے اس دوائی کی تاثیر کم ہوگئی ہو، یا عمل بدل گیا ہو یا وہ مضر بنا دی گئی ہو اور اس دوائی کو بیچے یا بیچنے کے لیے پیش کرے یا باہر رکھے یا علاج کی غرض سے بطور خالص دوائی تقسیم کرے یا کسی ایسے شخص کو جو اس ملاوٹ سے واقف نہ ہو علاج کے لیے اس دوائی کا استعمال کرے تو اسکو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی معیاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو تین ہزار روپے تک ہوسکتا ہے۔یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں ۔

کسی دوائی کی بطور مختلف دوا یا مرکب کے فروخت (Sale of drug as a different drug preperation)

دفعہ ۲۷۶ کے مطابق ،جو کوئی کسی دوائی یا دوائی کے مرکب کو مختلف دوائی یا دوائی کے مرکب کے طور پر جان بوجھ کر بیچے یا پیش کرے یا بیچنے کے لیے باہر رکھے یا ڈسپنسری سے ادویاتی اغراض کے لیے تقسیم کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی معیاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو تین ہزار روپے تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں ۔

کسی عوامی چشمہ یا ذخیرہ کے پانی کو گندا کرنا (fouling water of public sprirg or reservior)

دفعہ ۲۷۷ کے مطابق ،ایسا شخص جو کسی عوامی چشمہ یا ذخیرہ کے پانی کو بالارادہ خراب یا گندا کرے کہ اس پانی کو اس غرض کے لیے جسکے لئے وہ بالعموم استعمال میں آتا ہے۔کم فائدہ مند بنا دے تو ایسی صورت میں اسکو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید سزا دی جائے گی جسکی معیاد تین ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار ایک ہزار پانچ سو روپے تک ہوسکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں ۔

تعزیرات پاکستان میں تخویف مجرمانہ اور اسکی سزا

تخویف مجرمانہ سے مراد ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو یا اسکی شہرت، مال یا اس سے وابستہ کسی شخص کو یا اسکی شہرت کو اس نیت سے نقصان پہنچانے کی دھمکی دے کہ اس سے اس شخص کو خوف زدہ کرے اور اس خوف کے تحت اس سے کوئی ایسا فعل کرائے جسکا کرنا خلاف قانون ہو یا کوئی ایسا فعل ترک کرائے جسکے کرنے کا وہ قانوناً مستحق نہ ہوتو وہ تخویف مجرمانہ کا مرتکب ہوگا۔ کسی ایسے متوفی شخص کی شہرت کو نقصان پہنچانے کی دھمکی جس میں دھمکایا ہوا شخص دلچسپی رکھتا ہے۔اس دفعہ میں شامل ہے۔

نقص امن کے لیے اشتعال دلانے کی نیت سے ارادتاً توہین۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۵۰۴ کے تحت اگر کوئی شخص جان بوجھ کر کسی شخص کی توہین کرے اور اس نیت سے اشتعال دلائے کہ اس اشتعال سے وہ شخص امن عامہ میں خلل ڈالے یا کسی اور اور جرم کا مرتکب ہوتو اسکو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی معیاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

نقصان عامہ پر مائل کرنے والے بیانات۔

دفعہ ۵۰۵ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت اگر کوئی شخص کوئی ایسا بیان، افواہ یا رپورٹ دے، شائع کرے یا پھیلائے۔

(الف) اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ پاکستان کی تینوں مسلح افواج کے کسی افسر یا سپاہی، سیلر یا ہواباز سے سیادت کرائے یا اسکی تحریک کرے یا وہ کسی اور طرح سے اپنا فرض ادا کرنے میں غفلت کرے، یا فرض ادا کرنے سے قاصر رہے یا۔

(ب) اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے عوام کو یا عوام کے کسی خاص طبقہ کو خوف یا دہشت میں ڈالے تاکہ اسکے ذریعے کس شخص کو ملک کے یا سکون کے خلاف کسی جرم کے ارتکاب کرنے کی تحریک ہو، یا۔

(ج) اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ کسی طبقہ یا جماعت کے لوگوں کو کسی دوسرے طبقہ یا جماعت کے خلاف کوئی جرم کرنے کی تحریک پیدا ہوتو ایسی صورت میں ایسے شخص کو قید کی سزا دی جائے گی جسکی معیاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور جرمانے کی سزا بھی۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت اگر کوئی شخص ایسا بیان یا رپورٹ دے، شائع کرے یا پھیلائے جس میں خوف زدہ کرنے والی خبر ہو اس نیت سے کہ مذہب، نسل، جائے پیدائش رہائشی جگہ، زبان، قوم یا جماعت کی بناء پر یا کسی اور وجہ سے

چاہے کچھ بھی ہو دشمنی، حقارت یا عداوت کے احساسات مختلف مذہبی، نسلی لسانی یا علاقائی گروہوں یا جماعتوں کے مابین پیدا کرے یا پھیلائے یا جس سے پیدا ہونے یا پھیلانے کا احتمال ہو تو اس شخص کو قید کی سزا دی جائے گی جسکی معیاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور جرمانہ کی سزا بھی مگر ایسا بیان، افواہ یا رپورٹ کا دینے والا، شائع کرنے والا یا پھیلانے والا یہ باور کرنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ ایسا بیان، افواہ، رپورٹ سچ اور نیک نیتی پر مبنی ہے یا بلا کسی مذکورہ بالا ارادہ کے بیان کرتا ہے یا شائع کرتا ہے تو ایسا کرنے والا جرم کا مرتکب نہیں ہوگا۔

تخویف مجرمانہ کی سزا۔

دفعہ ۵۰۶ کے تحت اگر کوئی شخص تخویف مجرمانہ کا مرتکب ہوگا تو اسکو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی معیاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں ہوسکتی ہیں۔

مناسب قیمت پر کتابوں کی دستیابی میں نیشنل بک فاونڈیشن کا کردار

نیشنل بک فاونڈیشن کے قانون کا نفاذ ۱۹۷۲ء میں ہوا اس کا اطلاق پورے پاکستان پر ہوتا ہے۔ مذکورہ قانون کے نفاذ کا مقصد لوگوں میں کتابوں کی تحریر و اشاعت اور مطالعے کی اہمیت کو اجاگر کرنا اور مناسب قیمت پر کتابوں کی دستیابی کا بندوبست کرنا ہے۔ اسی مقصد کے لئے مذکورہ قانون کی دفعہ ۳ کے تحت اس کے اجراء کے فوری بعد وفاقی حکومت کی طرف سے سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے نیشنل فاونڈیشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے

اس قانون کی دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت فاونڈیشن کی نگرانی اور کنٹرول کا کام بورڈ آف گورنرز کے پاس ہوگا۔ بورڈ آف گورنرز مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہوگا۔

(1) وفاقی وزیر تعلیم وصوبائی رابطہ جو بورڈ کا چیئرمین بھی ہوگا۔

(2) سیکرٹری وزارت تعلیم وصوبائی رابطہ۔

(3) ہر صوبے کا ایک نمائندہ۔

(4) ایسا نمائندہ جسکا تعلق کسی صوبے سے نہ ہو اور اس کا تقرر وفاقی حکومت نے کیا ہو۔

(5) ہائیر ایجوکیشن کمیشن کا ایک نمائندہ۔

(6) کمیٹی برائے چیئرمین تعلیمی بورڈ کے چیئرمین۔

(7) (i) پانچ ممبران کا تقرر وفاقی حکومت نمایاں تعلیمی ماہرین، سکالرز، سائنسدانوں، اہل قلم اور ایسے افراد سے کرے گی جو کہ تعلیم یا کتابوں کی فراہمی سے وابستہ ہوں۔

(ii) قومی اسمبلی کی طرف سے اسمبلی کے اراکین میں سے پانچ اراکین جس میں ایک خاتون رکن بھی شامل ہوگی۔

(8) نیشنل بک فاونڈیشن کے مینجنگ ڈائریکٹر کا تقرر وفاقی حکومت کرے گی۔

(9) نیشنل بک فاونڈیشن کے سیکرٹری کا تقرر وفاقی حکومت کرے گی۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت بورڈ کے ممبران تین سال تک اپنے عہدے پر رہ سکتے ہیں اور ان کی دوبارہ تعیناتی بھی کی جاسکتی ہے۔

ذیلی دفعہ (۳) کے تحت فاونڈیشن کا دفتر اسلام آباد میں ہوگا۔

فاونڈیشن کی ذمہ داریاں۔ (functions of the foundation)

اس قانون کی دفعہ ۶ کے تحت فاونڈیشن کی ذمہ داریاں حسب ذیل ہونگی۔

(الف) وفاقی حکومت، صوبائی حکومت، لوکل باڈیز، اور کسی کارپوریشن سے مالی امداد وصول کرنا۔

(ب) کسی فرد، ادارے، انجمن یا کسی تنظیم سے مالی امداد وصول کرنا۔

(ج) کتابوں کی تحریر کی ذمہ داری لینا اور اچھی کتابیں لکھنے کے لیے مصنفین کی حوصلہ افزائی کرنا۔

(چ) ملکی اور غیر ملکی سطح پر لکھی جانے والی کتابوں کا قومی اور مقامی زبان میں ترجمہ کرنے کے حوالے سے ذمہ داری لینا۔

(ح) کتابوں کی ابتدائی اشاعت اور اسی طرح مقامی طور پر تیار شدہ اور بیرون ملک شائع شدہ کتابوں کی دستیابی کا بندوبست کرنا۔

(خ) باہر کے ممالک سے کتابیں منگوانا اور عام لوگوں اور تعلیمی اداروں میں ان کی تقسیم کا بندوبست کرنا۔

(د) مصنفین اور کتابوں کی عام خرید و فروخت کی حوصلہ افزائی کرنا اور طلباء اور عام لوگوں کے لیے مناسب قیمت پر ان کی فراہمی کو یقینی بنانا۔

(ذ) فنی علم اور مالی امداد کی فراہمی کے ساتھ ساتھ دیگر ایسے اقدامات اُٹھانا جو کہ کتابوں کے مطالعے اور تحریر میں دلچسپی کا باعث بنیں۔

ایسی دیگر سرگرمیاں اور پروگرامات شروع کرنا جو کتابوں کے فروغ اور خواندگی میں اضافے اور شائع شدہ حروف کے ذریعے تعلیم دینے میں مدد و معاون ہوں۔

قومی کمیشن برائے انسانی ترقیاتی آرڈیننس ۲۰۰۲ء

قومی کمیشن برائے انسانی ترقی آرڈیننس ۲۰۰۲ء میں نافذ ہوا اس کا اطلاق پورے پاکستان پر ہوتا ہے۔ مذکورہ قانون کے نفاذ کا مقصد ابتدائی تعلیم، خواندگی، روزگار کے مواقع پیدا کرنا، صحت سے متعلق ابتدائی علاج معالجہ کی سہولیات مہیا کرنا ہے۔

قومی کمیشن برائے انسانی ترقی آرڈیننس ۲۰۰۲ء کی دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت مذکورہ قانون کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے قومی کمیشن برائے انسانی ترقی تشکیل دیا گیا ہے۔

کمیشن کے فرائض۔(Functions of the Commission)

دفعہ ۷ کے تحت ٹریننگ کے ذریعے حکومتی اور غیر حکومتی تنظیموں اور متعلقہ شعبوں کے عہدیداران کی کام کرنے کی صلاحیت کو بڑھانا۔

(ii) آمدنی کے لیے ذرائع پیدا کرنے کے لیے غیر روائتی بنیادی تعلیم سے متعلق پروگراموں کو تعلیم اور اس کے لیے ضروری فنی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرنا۔

(iii) ملکی سطح پر ابتدائی تعلیم کی مدد کے لیے پروگرام مرتب کرنا۔

(iv) صحت سے متعلق ابتدائی علاج معالجہ کی سہولیات کے لیے پروگرام مرتب کرنا۔

(v) غربت کے خاتمے کے لیے پروگرام مرتب کرنا۔

(vI) قومی رضاکارانہ پروگرام برائے معاشرتی بہبود ترتیب دینا۔

ایسے علاقوں میں جہاں تک کمیشن اپنی سرگرمیوں کا دائرہ کار بڑھانا چاہتا ہو کے بارے میں تحقیق، تعلیم اور سروے کرائے گا تاکہ اس علاقے کی ضروریات کا پتہ چلایا جاسکے اور اسے متعلق معلومات فراہم کرے گا۔

کمیشن وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو اپنی سرگرمیوں اور ان منصوبوں کے بارے میں جن پر ابھی کام ہو رہا ہو کے بارے میں بتائے گا۔ اس کے علاوہ تمام ایسے اقدامات کرے گا جو کہ اس کے پروگرام اور منصوبوں کے لیے ضروری ہوں۔

سالانہ اور دوسری رپورٹس۔ Amual and Other Reports.

دفعہ ۱۸ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کمیشن کا چیئر مین سالانہ رپورٹ کمیشن کے صدر کے پاس جمع کرائے گا۔اس رپورٹ میں پروگراموں کی تفصیل اوران کی موجودہ صورت حال واضح کی جائے گی۔

موجودہ ترقیاتی منصوبوں اور مستقبل کی منصوبہ بندی کے بارے جو کہ کمیشن کے مقاصد اور فوائد کے لیے بنائے ہوں کے بارے میں کمیشن کا چیئر مین بتائے گا۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت کمیشن خود یا کمیشن کے صدر کے حکم پر وقتاً فوقتاً سالانہ رپورٹ کے علاوہ دوسری ایسی رپورٹیں جو کہ کمیشن کی کارکردگی کی بارے میں ہوں کمیشن کے صدر کو بھجوائے گا۔

قومی تعلیمی فاؤنڈیشن کا قانون مجریہ ۲۰۰۲ء

کسی بھی مہذب معاشرے میں تعلیم کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اسلامی تعلیمات کی رو سے تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ لہذا حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ تمام ایسے اقدامات بروے کار لائے جو کہ تعلیم کے حصول کے مواقع کی فراہمی کے لیے ضروری ہوں خصوصاً ان علاقوں میں جہاں تعلیم سے متعلق سہولیات میسر نہ ہوں ۔اسی مقصد کے پیش نظر قومی تعلیمی فاؤنڈیشن کا قانون مجریہ ۲۰۰۲ء (The National Education Foundation Ordinance, 2002) نافذ کیا گیا ہے۔ جسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

غیر مراعات یافتہ گروپ Disadvantaged group

قومی تعلیمی فاؤنڈیشن کے قانون مجریہ ۲۰۰۲ کی دفعہ ۲ (g) کے تحت غیر مراعات یافتہ گروپ سے مراد ایسے بچے ہیں جو کہ غریب ہوں یا کسی مذہبی اقلیت سے تعلق رکھتے ہوں یا معذور ہوں یا ایسے بچے جو کہ دور دراز پسماندہ علاقوں میں رہائش پذیر ہوں۔

فاؤنڈیشن کے مقاصد

دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت فاؤنڈیشن کا مقصد وفاق کے زیر انتظام علاقوں میں معیاری اور ہر جنس کے افراد خصوصاً خواتین کی تعلیم کو فروغ دینے کے لیے حساسیت پیدا کرنا ہے۔ ذیلی دفعہ (۲) کے تحت فاؤنڈیشن کے مقاصد کو تین بڑی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(i) تعلیم کا فروغ Promotion of Education

(الف) سب کے لیے ایلمنٹر ی کی سطح تک اور بشمول بچوں کے لیے بنیادی تعلیم اور خواندگی کے لیے پبلک اور نجی شراکت کو فروغ دینا بالخصوص پسماندہ گروپوں اور لڑکیوں کے لیے نجی اور غیر حکومتی اداروں کے سکولوں کو گرانٹ یا قرضہ کی صورت میں مدد کرنا۔اس گرانٹ کو سہولیات کی فراہمی، اساتذہ کی ٹریننگ، عام ٹریننگ، اساتذہ کی مدد، نصاب اور ریسورس سنٹر (Resource Centre) قائم کرنے کے لیے استعمال کرنا۔

(ب) سیکنڈری تعلیم کی سطح پر اٹھائے گئے اقدامات میں تعاون کرنا خاص طور پر فنی تعلیم بشمول انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم سے متعلق اقدامات جو کہ غیر حکومتی اداروں اور نجی سیکٹر کی مدد سے سرانجام دیئے جا رہے ہوں۔

(ج) ایلمنٹر ی، فنی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی پروگرام کو فروغ دینے کے لیے نجی اور پبلک سیکٹر کے باہمی اشتراک سے اٹھائے گئے اقدامات کی حوصلہ افزائی کرنا۔

(چ) وفاقی حکومت کے تعلیمی اداروں کے اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی بہبود کے اقدامات کو فروغ دینا بشمول سکالر شپ اور امداد کے ذریعے اساتذہ اور طالب علموں کی بالعموم اور اساتذہ کے زیر تعلیم بچوں اور خاندان کے افراد کی بالخصوص مدد کرنا۔

(ح) پبلک اور نجی سیکٹرز کے باہمی اشتراک سے یا بصورت دیگر جدید پروگراموں کے لیے سہولیات مہیا کرنا یا ایسے پروگراموں کے لیے خود اقدامات اٹھانا۔

(خ) تعلیم کے فروغ کے لیے ذرائع کا انتظام کرنا اور ان کو استعمال میں لانا۔

(د) قومی تعلیمی پالیسی بنانے میں نجی سیکٹر کی مدد کرنا اور سہولیات فراہم کرنا۔

(ذ) خواتین کے لیے حساسیت (gender sensitivity) کو فروغ دینا اور اس پر عمل درآمد کرانا اور اساتذہ، طالب علموں اور اکیڈمک کمیونٹی کے دوسرے ممبران کی آگاہی کے لیے پروگرام ترتیب دینا۔

(II) وسعت کار میں اضافہ (Capacity Building)

(الف) ایسے تعلیمی اداروں کی مدد کرنا جو کہ تعلیم کے فروغ، تعلیمی صلاحیتوں میں اضافہ کرنے، ٹریننگ کروانے، تعلیمی معیار کو بہتر بنانے، نصاب کے تعین، ارتقاء یا انتظام میں مصروف ہوں۔

(ب) مشترکہ کوششوں سے وجود میں آنے والے اداروں، کمیونٹی بورڈ آرگنائزیشن اور نجی اداروں کے استعداد کار

کو بہتر بنانا تا کہ وہ اپنے تعلیمی معیار، وسائل اور انتظامی امور میں اپنے پاؤں پر کھڑے ہوسکیں اور کمیونٹی کی موثر شراکت سے تعلیمی کارکردگی کو بہتر بنا سکیں۔

(ج) فاؤنڈیشن کے ادارہ جاتی استعداد کار کو مضبوط کرنا تا کہ وہ اپنے مقاصد اور اہداف کو حاصل کرنے کیلئے ضروری اقدامات اٹھا سکے۔

(چ) ایسے پروگراموں کی مدد کرنا جو کہ اساتذہ کی تعلیم اور تعلیمی انتظام وانصرام سے متعلق ہوں۔

(ح) نجی تعلیمی اداروں کے لیے ایک سیل قائم کرنا جو کہ پبلک اور پرائیویٹ اشتراک کے ذریعے تعلیمی مقاصد کے لیے مقامی اور بیرون ملک پاکستانیوں سے وسائل کی فراہمی کا بندوبست کرے گا۔

(خ) ایسا نصاب تیار کرنا جو کہ خواتین کے لیے حساسیت (gender sesnitivity) برابری، امن، انسانی حقوق اور سب کی ترقی کو فروغ دے۔

(iii) تحقیق اور فروغ Research and Development

(الف) تعلیم کے فروغ، تحقیق اور جانچ پڑتال میں مصروف اداروں کی مدد کرنا۔

(ب) تعلیم کے فروغ، تعلیمی فاؤنڈیشن، غیر حکومتی اداروں، ملکی، علاقائی اور بین الاقوامی ایجنسیوں اور دیگر متعلقہ اداروں کے ساتھ اشتراک عمل کے لیے اپنے بہترین تجربات کو بروئے کار لانا اور وسائل کا تبادلہ کرنا۔

(ج) ملک میں پرائیویٹ تعلیمی اداروں اور غیر حکومتی اداروں سے متعلقہ تعلیمی اداروں کا ڈیٹا بیس تیار کرنا۔

(چ) تعلیمی پالیسی پر دستاویزی تحقیق اور عمل کے ذریعے اثر انداز ہونا۔

(ح) تعلیمی معیار کو برقرار رکھنے کے لیے مدد کرنا۔

قومی مفاد سے متصادم سرگرمیوں کی روک تھام کا قانون مجریہ ۱۹۷۴ء

قومی مفاد سے متصادم سرگرمیوں کی روک تھام کے قانون مجریہ ۱۹۷۴ء کی دفعہ ۲ کی ذیلی شق (الف) کے تحت کسی فرد اور ایسوسی ایشن کی طرف سے قومی مفاد سے متصادم سرگرمی سے مراد ایسا کام ہے جو کہ ایسے فرد یا ایسوسی ایشن نے کسی عمل کا ارتکاب کرنے کے ذریعے یا الفاظ کے ذریعے انجام دیا ہو چاہے یہ الفاظ تحریری ہوں یا زبانی یا اشاروں سے یا واضح طور پر سمجھ آنے والی نشانیوں کے ذریعے یا اسکے علاوہ۔

(i) جسکا مقصد پاکستان کے کسی علاقہ کو فیڈریشن سے علیحدہ کرنے کا دعویٰ کرنا یا اس کی حمایت کرنا ہو یا اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے کسی فرد یا گروہ کو ترغیب دینا ہو۔

(ii) جو پاکستان کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کو سوالیہ نشان بناتا یا اس کو تہ و بالا کرنے کی کوششیں کرے یا اس کی ترغیب دیتا ہو۔

(iii) جس کا مقصد کسی بھی طریقے سے عوام یا کسی گروہ کو اس نیت سے ابھارنا یا حوصلہ دلانا یا حوصلہ دلانے اور ابھارنے کی کوشش کرنا ہو کہ عوام یا گروہ ایسا علاقائی محاذ قائم کریں یا جاری رکھیں جسکی وجہ سے طبقاتی ،لسانی اور ایک جیسے نظریات رکھنے والے لوگوں کے اتحاد میں خلل ڈالا جائے۔

دفعہ۲ کی ذیلی شق (f) کے تحت قومی مفاد سے متصادم ایسوسی ایشن سے مراد ایسی ایسوسی ایشن ہے جو کہ قومی مفاد سے متصادم سرگرمیوں میں ملوث ہو یا جو دوسرے افراد کو بھی اسطرح کی سرگرمیوں میں ملوث کرنے کی حوصلہ افزائی کرے یا مدد فراہم کرے۔

ایسوسی ایشن کا قومی مفاد سے متصادم ہونے کا باضابطہ اعلان۔

قومی مفاد سے متصادم سرگرمیوں کی روک تھام کے قانون مجریہ ۱۹۷۴ء کی دفعہ۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت اگر وفاقی حکومت مطمئن ہو کہ کوئی بھی ایسوسی ایشن جو کہ قومی مفاد سے متصادم ہے تو وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے اس ایسوسی ایشن کو قومی مفاد سے متصادم قرار دے گی۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت ہر اس طرح کے سرکاری جریدے میں ایسوسی ایشن کے قومی مفاد سے متصادم ہونے کی وجوہات کی وضاحت کی جائے گی اور دیگر ایسی تفصیلات دی جائیں گی جنکے بارے میں وفاقی حکومت بتانا ضروری سمجھے۔

تاہم شرط یہ ہے کہ اس ذیلی دفعہ کے تحت وفاقی حکومت کسی بھی ایسے حقائق کو افشانہیں کرے گی جو حکومت کی نظر میں قومی مفاد سے متصادم ہوں۔

ذیلی دفعہ (۳) کے تحت ہر ایسا نوٹیفکیشن سرکاری جریدے میں شائع ہونے کی تاریخ سے اثر پذیر ہوگا۔

ذیلی دفعہ (۴) کے تحت وفاقی حکومت ہر ایسے نوٹیفکیشن کو اس ایسوسی ایشن کے نوٹس میں لانے کیلئے اس کی تعمیل کرائے گی جس کیلئے حسب ذیل ذرائع یا ان میں سے بعض کو استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

(الف) ایسوسی ایشن کے دفتر کی نمایاں جگہ پر نوٹیفکیشن کی ایک کاپی چسپاں کی جائیگی۔

(ب) اگر ایسوسی ایشن کا کوئی پرنسپل آفس ہو تو وہاں پر ایک کاپی دی جائے گی۔

(ج) اسکے علاوہ اس طریقہ سے جس طرح کہ بیان کیا گیا ہو۔

دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کسی ایسوسی ایشن کو بذریعہ نوٹیفکیشن قومی مفاد سے متصادم قرار دینے کی صورت میں وفاقی حکومت نوٹیفکیشن کے شائع ہونے کی تاریخ سے لے کر تیس دنوں کے اندر وہ نوٹیفکیشن ٹریبونل کو بھجوائے گی تا کہ وہ فیصلہ کرے کہ آیا اس ایسوسی ایشن کو قومی مفاد سے متصادم قرار دینے کی کوئی مناسب وجہ ہے یا نہیں۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت ایسی صورت میں ٹریبونل متاثرہ ایسوسی ایشن سے تحریری نوٹس کے ذریعے وضاحت طلب کرے گا کہ وہ نوٹس کے ملنے کے بعد تیس دنوں کے اندر بتائے کہ کیوں نہ اسے قومی مفاد سے متصادم قرار دیا جائے۔

ذیلی دفعہ (۳) کے تحت اس وضاحت کو جانچنے کے بعد جو ایسوسی ایشن یا افسران یا ممبران کی طرف سے پیش کی گئی ہو ٹریبونل دفعہ ۹ میں دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق انکوائری کرائے گا اور وفاقی حکومت یا ایسوسی ایشن کے افسران یا ممبران سے مزید ضروری معلومات حاصل کرنے کے بعد فیصلہ دے گا کہ آیا ایسوسی ایشن کو قومی مفاد سے متصادم قرار دینے کی کوئی مناسب وجہ بھی ہے یا نہیں اور جتنا جلدی ممکن ہو سکے کسی بھی صورت میں زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کے اندر اندر مذکورہ نوٹیفکیشن کے جاری ہونے کے بعد جو مناسب سمجھے فیصلہ دے گا اور اس فیصلہ کے ذریعے نوٹیفکیشن کی توثیق کرے گا یا اس کو منسوخ کرے گا۔

ذیلی دفعہ (۴) کے تحت ٹریبونل کے حکم نامے کو سرکاری جریدے میں شائع کیا جائے گا۔

ٹریبونل۔

دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت وفاقی حکومت جب اور جیسے چاہے قومی مفاد سے متصادم سرگرمیوں کے سد باب کیلئے ٹریبونل قائم کرے گی جو ہائی کورٹ کے جج پر مشتمل ہو گا جسکا تقرر وفاقی حکومت متعلقہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے مشورے سے کرے گی۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت اگر کسی وجہ سے آسامی خالی ہو جائے تو وفاقی حکومت اس دفعہ کے احکام کے مطابق کسی دوسرے آدمی کا تقرر کرتے ہوئے اس آسامی کو پُر کرے گی اور ٹریبونل کی کاروائی کو اسامی خالی ہونے کے مرحلے سے جاری رکھا جائے گا۔

ذیلی دفعہ (۳) کے تحت وفاقی حکومت ٹریبونل کو اسکے فرائض منصبی بخوبی سرانجام دینے کے لیے سٹاف مہیا کرے گی۔

ذیلی دفعہ (۴) کے تحت دفعہ ۹ کے احکام سے مشروط ٹربیونل کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے معاملات سے متعلق ضابطہ کار کو ریگولیٹ کرے بشمول اس جگہ کے جہاں ٹربیونل اپنے اجلاس منعقد کرے گا۔

قومی مفاد سے متصادم ایسوسی ایشن کا ممبر ہونے پر سزا۔

دفعہ ۱۰ کے تحت جو کوئی شخص کسی ایسی ایسوسی ایشن کا ممبر ہوگا یا رہے گا جسے بذریعہ نوٹیفکیشن قومی مفاد سے متصادم قرار دیا گیا ہو یا کسی ایسی ایسوسی ایشن کے اجلاس میں شرکت کرے گا یا اس ایسوسی ایشن کے مقاصد میں مدد دے گا یا اس کے معاملات کو سرانجام دینے میں مدد فراہم کرے گا تو اس صورت میں اس شخص کو دو سال قید کی سزا دی جا سکتی ہے اور اسے جرمانہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح دفعہ ۱۱ کے تحت اگر کسی شخص کو دفعہ ۷ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کسی رقم یا سیکورٹیز کریڈٹ سے متعلق کوئی حکم جاری کیا گیا ہو اور وہ ان میں اس حکم سے متصادم تصرف کرے تو اسکو تین سال قید کی سزا ہو سکتی ہے اور اسے جرمانہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

دفعہ ۱۲ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت ایسا شخص جو کہ جانتے بوجھتے ہوئے اس حکم نامے کے خلاف جو کہ دفعہ ۸ کی ذیلی دفعہ (۴) تحت جاری ہوا تھا ایسی جگہ داخل ہوتا ہے یا داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے یا اثر انداز ہوتا ہے تو اسکو ایک سال قید کی سزا ہو سکتی ہے اور اسے جرمانہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت اگر کوئی شخص ایسے اوزار استعمال کرتا ہے جن کو دفعہ ۸ کی ذیلی دفعہ ۳ کے تحت منع کیا گیا ہو تو اس صورت میں ایسے شخص کو ایک سال قید کی سزا دی جائے گی اور اسکے علاوہ اسے جرمانہ کی سزا بھی ہو سکتی ہے۔

قومی مفاد سے متصادم سرگرمیوں کی سزا۔

دفعہ ۱۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت جو کوئی شخص قومی مفاد سے متصادم سرگرمی میں حصہ لیتا ہے یا سرانجام دیتا ہے یا ایسی سرگرمیوں کی وکالت کرتا ہے یا ترغیب دیتا ہے یا وکالت کرنے یا ترغیب دینے کی کوشش کرتا ہے تو اسکو سات سال قید کی سزا دی جائے گی اور جرمانہ کی سزا بھی۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت اگر کوئی شخص کسی بھی ذریعے سے دفعہ ۳ کے تحت بذریعہ نوٹیفکیشن قومی مفاد سے متصادم قرار دی گئی یا ایسوسی ایشن کی قومی مفاد سے متصادم سرگرمیوں میں مدد دیتا ہے تو اسکو پانچ سال قید کی سزا دی جائے گی اور جرمانہ کی سزا بھی دی جا سکتی ہے۔

الیکٹرانک جرائم کے سدباب کا آرڈیننس ۲۰۰۹ء

الیکٹرانک جرائم کا آرڈیننس ۲۰۰۹ء پورے ملک میں اطلاق پذیر ہے اس کے نفاذ کا مقصد الیکٹرانک جرائم کا سدباب کرنا، نیٹ ورک اور ڈیٹا سسٹم کے غیر ضروری استعمال کو روکنا اور ایسے افعال کی سزا کے لیے مکمل نظام ترتیب دینا ہے۔ مذکورہ قانون میں جرم کی نوعیت، اس کی تفتیش اور قانونی کاروائی سے متعلق دیگر تفصیلات شامل ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مجرمانہ رسائی (Criminal Access)

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۳ کے تحت جو بھی شخص بلا اجازت کسی الیکٹرانک سسٹم یا اس کے کسی حصے یا کسی الیکٹرانک ڈیوائس تک حفاظتی انتظامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اجازت کے بغیر رسائی حاصل کرے گا اسے کسی بھی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے جو کہ دو سال تک ہوسکتی ہے اور جرمانہ کی سزا بھی جو کہ تین لاکھ روپے سے زیادہ نہیں ہوگی یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

ڈیٹا تک مجرمانہ رسائی (Criminal Data Access)

دفعہ ۴ کے تحت جو بھی شخص الیکٹرانک سسٹم یا ڈیوائس پر کوئی ایسا فعل اس مقصد کے لیے سرانجام دے گا تاکہ اس سے کسی بھی الیکٹرانک سسٹم یا ڈیوائس میں رکھے ہوئے ڈیٹا تک بلا اجازت رسائی حاصل کرے تو اسے کسی بھی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے جو کہ تین سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

ڈیٹا کو نقصان پہنچانا (Data Damage)

دفعہ ۵ کے تحت جو بھی شخص غیر قانونی مفاد کے حصول یا کسی شخص یا عوام کو نقصان پہنچانے کے لیے ڈیٹا کو نقصان پہنچائے یا نقصان پہنچانے کا باعث بنے تو اسے کسی بھی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے جو کہ تین سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

سسٹم کو نقصان پہنچانا (System Damage)

دفعہ ۶ کے تحت جو بھی شخص عوام یا کسی فرد کو نقصان پہنچانے کی غرض سے کسی الیکٹرانک سسٹم یا ڈیوائس کی کارکردگی میں دخل اندازی کرتے ہوئے یا رکاوٹ ڈالتے ہوئے اس میں کوئی ڈیٹا ڈالے یا منتقل کرے یا نقصان پہنچائے یا مٹائے یا اس میں ردوبدل کرے یا ڈیٹا یا دیگر سہولتیں ظاہر نہ ہونے دے یا الیکٹرانک سسٹم کو رکوائے تو اسے کسی بھی قسم کی

قید کی سزا دی جاسکتی ہے جو کہ تین سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

الیکٹرانک فراڈ (Electronic Fraud)

دفعہ ۷ کے تحت کوئی بھی شخص جو ناجائز مفاد کے لیے کسی دوسرے شخص کے الیکٹرانک سسٹم یا الیکٹرانک ڈیوائس یا ڈیٹا میں مداخلت کرے یا اس کو استعمال کرے یا کسی شخص کو ایسا جرم سرزد کرنے کی ترغیب دے یا ایسے فعل یا ترک فعل پر امادہ کرے جس سے اسے یا کسی اور فرد کو نقصان یا ضرر پہنچے تو اسے کسی بھی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے، یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

الیکٹرانک جعلسازی (Electronic Forgery)

دفعہ ۸ کے تحت جو کوئی شخص ناجائز مفاد کے لیے کسی ڈیٹا، الیکٹرانک سسٹم یا الیکٹرانک ڈیوائس میں مداخلت کرے تاکہ اس کے ذریعے عوام یا کسی فرد کو نقصان یا ضرر پہنچائے یا اس کے ذریعے کسی شخص کی جائیداد کے بارے میں غیر قانونی طور پر دعویٰ کرے کہ وہ بھی اس کا حصہ دار ہے یا کسی تحریری یا زبانی معاہدے کا حصہ دار بنے اس نیت کے ساتھ کہ ڈیٹا کے اندر کچھ ڈالے یا اس میں تبدیلی کرے یا مٹائے یا غیر مستند ڈیٹا کو تبدیل کر کے یہ باور کرائے کہ یہ مستند ہے اس حقیقت سے قطع نظر کہ ڈیٹا براہ راست پڑھنے کے قابل ہے یا نہیں تو اسے کسی بھی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے جو کہ سات سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

الیکٹرانک سسٹم یا الیکٹرانک ڈیوائس کا غلط استعمال (Misuse of Electronic System or Electronic Data)

دفعہ ۹ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت جو کوئی شخص ایسا الیکٹرانک سسٹم یا الیکٹرانک ڈیوائس فراہم کرے، تحویل میں رکھے، بیچے، منتقل کرے، درآمد کرے، تقسیم کرے یا مہیا کرے بشمول ایسے کمپیوٹر پروگرام کے جو کہ بنیادی طور پر اس مذکورہ قانون کے زمرے میں آنے والے جرائم کے ارتکاب کے لیے بنایا گیا ہو یا پاس ورڈ (Password) یا ڈیٹا وغیرہ تک رسائی حاصل کرنے کے لیے تاکہ اس کے ذریعے سے کمپیوٹر سسٹم کے پورے یا کسی حصے یا اس ڈیوائس تک رسائی حاصل کی جاسکے تو وہ اس قانون کے زمرے میں آنے والے کسی بھی جرم کا مرتکب ہوگا تاہم اس دفعہ کے احکام کا اطلاق الیکٹرانک سسٹم کے کسی جائز تجربے یا جائز مقصد کے لیے اس کے تحفظ پر نہیں ہوگا۔

ذیلی دفعہ (۲) کی رو سے ذیلی دفعہ (۱) کے تحت جو بھی شخص الیکٹرانک سسٹم یا الیکٹرانک ڈیوائس کے غلط

استعمال کے جرم کا مرتکب ہوگا تو اسے کسی بھی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے جو تین سال تک بڑھائی جاسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا بھی دی جاسکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

بلا اجازت کوڈ تک رسائی (Unauthorized Access to Code)

دفعہ ۱۰ کے تحت جو کوئی بھی بلا اجازات پاس ورڈ (Password) افشاں کرے یا کوڈ تک رسائی حاصل کرے یا سسٹم کے ڈیزائن یا کسی دوسرے ذرائع سے الیکٹرانک سسٹم یا ڈیٹا تک اس نیت کے ساتھ رسائی حاصل کرے کہ وہ غلط طور پر اس سے فائدہ اٹھائے یا غلط طور پر کسی شخص کو نقصان پہنچائے تو اسے کسی بھی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے جو کہ تین سال تک بڑھائی جاسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

بدنیتی پر مبنی کوڈ (Malicious Code)

دفعہ ۱۲ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت جو کوئی الیکٹرانک سسٹم یا الیکٹرانک ڈیوائس کے ذریعے جان بوجھ کر بدنیتی پر مبنی کوڈ لکھے، پیشکش کرے، مہیا کرے یا تقسیم کرے اس نیت کے ساتھ کہ کسی بھی الیکٹرانک سسٹم کو نقصان پہنچایا جاسکے یا اس کے نتیجے میں الیکٹرانک سسٹم اڑ جائے، تباہ ہو جائے یا تبدیلی واقع ہو جائے یا ڈیٹا چوری یا ضائع ہو جائے تو وہ بدنیتی پر مبنی کوڈ کے جرم کا مرتکب ہوگا۔

ذیلی دفعہ (۲) کی رو سے جو بھی شخص ذیلی دفعہ (۱) کے تحت مذکورہ جرم کا مرتکب ہوگا تو اسے کسی بھی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

سائبر سٹاکنگ (Cyber Stalking)

دفعہ ۱۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت جو بھی شخص کسی دوسرے شخص کو مجبور کرنے یا دھمکانے یا خوفزدہ کرنے کیلئے کمپیوٹر نیٹ ورک، انٹرنیٹ، نیٹ ورک سائیٹ، الیکٹرانک میل یا اس سے ملتے جلتے کمیونیکیشن کے ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے

(الف) فحش، ناشائستہ، ملحدانہ، غیر مہذب زبان میں کوئی پیغام یا کوئی تصویر بھیجے۔

(ب) فحش قسم کی تجویز یا پیشکش کرے۔

(ج) غیر اخلاقی یا غیر شائستہ فعل کے ذریعے دھمکی دے۔

(چ) کسی شخص کی تصویر اسکے علم یا مرضی کے بغیر تقسیم کرے۔

(ح) ایسی معلومات دکھائے یا تقسیم کرے جن سے کسی شخص کو نقصان پہنچانے کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں وہ سائبر سٹاکنگ کے جرم کا مرتکب ہوگا۔

ذیلی دفعہ (۲) کی رو سے جو بھی شخص ذیلی دفعہ (۱) میں مذکور کسی جرم کا ارتکاب کرے گا تو اسے کسی بھی قسم کی قید کی سزا دی جاسکتی ہے جو کہ سات سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا بھی دی جاسکتی ہے جو کہ تین لاکھ سے زائد نہ ہو یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ مگر واضح رہے کہ سائبر سٹاکنگ کا جرم سرزد کرنے والا شخص اگر بچہ ہے تو ایسی صورت میں قید کی سزا دس سال تک بڑھائی جاسکتی ہے یا کم از کم ایک لاکھ روپے تک جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

انسانوں کی غیر قانونی نقل وحمل کو روکنے کے قواعد مجریہ ۲۰۰۴ء

اللہ تعالٰی نے انسان کو آزاد پیدا کیا ہے۔ پاکستان کا آئین بھی انسانی آزادی کو تحفظ دیتا ہے۔ انسانوں کی خرید و فروخت انسانی وقار اور اس کی عظمت کے خلاف ایک جرم ہے۔ اس لئے اس جرم کو روکنے کے لیے اور اس میں ملوث افراد کو قرار واقعی سزا دینے کے لیے انسانوں کی غیر قانونی نقل وحمل کو روکنے کا قانون مجریہ ۲۰۰۲ء وضع کیا گیا ہے۔ اس میں انسانوں کی غیر قانونی نقل وحمل، انسانی سوداگری کی سزاؤں، متاثرہ فریق کی تلافی تفتیش واختیار سماعت سے متعلق وضاحت کی گئی ہے اسکی تفصیل قانون فہمی جلد دوئم میں موجود ہے۔ اس قانون کی دفعہ ۱۲ کے تحت حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے اس قانون کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے قواعد وضع کرسکتی ہے۔ ان قواعد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

متاثرہ شخص کی تحویل اور اس کا بیان ریکارڈ کرنا:۔

قاعدہ ۳ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت ایسا شخص جو کہ مذکورہ قانون کے تحت کسی جرم سے متاثر ہوا ہو کو مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۱۶۴ کے تحت اس کا بیان ریکارڈ کرنے کے لیے عدالت کے سامنے پیش کیا جائے گا ماسوائے ایسی صورت کہ جب متاثرہ شخص عدالت میں حاضر ہونے سے قاصر ہو یا اسکے علاوہ کسی وجہ کے سبب بیان کا ریکارڈ تحریری طور پر ممکن نہ ہو تو اس کا پہلے سے ریکارڈ شدہ بیان لے لیا جائے گا۔ اسی طرح ذیلی قاعدہ (۲) کے تحت جہاں پر متاثرہ شخص ایسا بچہ یا خاتون ہو جس کا کوئی والی وارث نہ ہو ان کی پیشی عدالت پر ایسا حکم صادر کرسکتی ہے کہ ایسے افراد کو دارالامان میں رکھا جائے جو کہ حکومت یا غیر حکومتی تنظیموں کی طرف سے پناہ گاہ، خوراک اور طبی امداد کے لیے قائم کئے گئے ہوں۔ مگر واضح

رہے کہ متاثرہ شخص اگر عدالت کی طرف سے غیر حکومتی تنظیم کی تحویل سے مطمئن نہ ہو تو ایسی صورت میں متاثرہ شخص متبادل پناہ گاہ کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔

ذیلی قاعدہ (۳) کے تحت عدالت متاثرہ شخص کی بہبود کے لیے اسے اسکے کسی خونی رشتے دار کی تحویل میں دے سکتی ہے جس کیلئے تحویل دار سے بانڈ لیا جائے گا جس میں متاثرہ شخص کو محفوظ پناہ گاہ فراہم کرنے اور عدالت کے سامنے مقررہ وقت اور جگہ پر پیش کرنے سے متعلق ذکر کیا گیا ہو۔

دارالامان کے قیام اور حفاظتی انتظامات۔

قاعدہ ۴ کے تحت حکومت متاثرہ اشخاص کی محفوظ پناہ گاہ کے لیے دارالامان قائم کرے گی اور ان دارالامان کے حفاظتی انتظامات کا بھی بندوبست کرے گی چاہے یہ دارالامان حکومت یا غیر حکومتی تنظیموں کی طرف سے قائم کیے گئے ہوں۔

غیر حکومتی تنظیموں کی ذمہ داریاں۔

قاعدہ ۵ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت غیر حکومتی تنظیمیں جن کے سپرد متاثرہ اشخاص کیے گئے ہوں پناہ، خوراک اور طبی امداد مہیا کرنے کی ذمہ دار ہوں گی اور ایسی جگہ حکومت کی طرف سے مقرر کردہ جائزہ آفسر کے معائنہ / جائزہ کے لیے کھلی رہے گی۔ اسی طرح ذیلی قاعدہ (۲) کے تحت اگر کوئی غیر حکومتی تنظیم متاثرہ شخص کے ساتھ برا سلوک کرنے کی مرتکب ہوئی ہو یا اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے یعنی پناہ، خوراک اور طبی امداد مہیا کرنے میں ناکام ہو جائے تو ایسی صورت میں ایسی تنظیم کو سننے کا موقع فراہم کرنے کے بعد اس کا نوٹیفکیشن منسوخ کر دیا جائے گا۔

متاثرہ شخص کو قانونی مدد فراہم کرنا۔

قاعدہ ۶ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت حکومت اور غیر حکومتی تنظیمیں متاثرہ شخص کو مقدمہ کی سماعت کے دوران اور دوسری قانونی کاروائیوں کے لیے قانونی امداد فراہم کریں گی۔

ذیلی قاعدہ (۲) کے تحت حکومت متاثرہ اشخاص کو قانونی مدد فراہم کرنے کے لیے مناسب فنڈ مہیا کرے گی۔

قاعدہ ۷ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت جہاں پر متاثرہ شخص غیر ملکی ہو۔ تو ایسی صورت میں عدالت ایسے شخص کی جلدی گواہی ریکارڈ کرے گی اور اگر مقدمے کی سماعت کے لیے اسکی مزید ضرورت نہ ہو تو عدالت حکومت کو ایسے شخص کی وطن واپسی کے لیے ہدایات جاری کر سکتی ہے۔ مگر واضح رہے کہ اگر مقدمے کی سماعت کیلئے متاثرہ شخص کی ضرورت پڑ جائے اور اسکی فوری وطن واپسی ممکن نہ ہو تو ایسی صورت میں وہ غیر ملکی رجسٹریشن اتھارٹی کے پاس عارضی رجسٹریشن بطور غیر

ملکی یا کام کرنے کی اجازت کے لیے درخواست دے گا۔

ذیلی قاعدہ (۲) کے تحت اگر متاثرہ شخص کی وطن واپسی کا فیصلہ ہو چکا ہو تو حکومت متعلقہ سفارت خانے یا اس ملک کے ہائی کمیشن کے مشورے کے ساتھ اسکی وطن واپسی کے لیے ضروری انتظامات کرے گی۔

ذیلی قاعدہ (۳) کے تحت غیر حکومتی تنظیمیں حکومت کی متاثرہ اشخاص کی وطن واپسی کے لیے مدد کر سکتی ہیں۔

ذیلی قاعدہ (۴) کے تحت حکومت متاثرین کی وطن واپسی کے لیے مخصوص فنڈ قائم کرے گی۔

قدرتی آفات سے بچنے اور نمٹنے کا قانون مجریہ ۱۹۵۸ء

پنجاب قدرتی آفات سے بچنے اور نمٹنے کے قانون مجریہ ۱۹۵۸ء کی دفعہ ۳ کے تحت اگر صوبائی حکومت کی یہ رائے ہو کہ پورا صوبہ یا اس کا کوئی علاقہ سیلاب، قحط، ٹڈی دل جیسی بیماریوں، طوفان، آگ، وبائی امراض یا دوسری کسی قدرتی آفت سے متاثر ہونے کا خطرہ ہے تو ایسی صورت میں حکومت ایسی آفات سے بچنے کے لیے حفاظتی تدابیر کرے گی اور سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے ان علاقوں کو آفت زدہ علاقہ قرار دے گی۔

دفعہ ۳ (الف) کے تحت ریلیف کمشنر کا تقرر کرے گی۔

دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت ریلیف کمشنر مذکورہ قانون اور اس کے تحت وضع کیے جانے والے قواعد کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آفت زدہ علاقے کے لیے وہ تمام اقدامات کرے گا جنہیں وہ ضروری سمجھے۔ یعنی آفت کی روک تھام، کنٹرول کرنا اور اسکی شدت کو کم کرنا اور آفت زدہ علاقے کے لوگوں کو فوری ریلیف مہیا کرنا۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت ریلیف کمشنر کے پاس مندرجہ ذیل اختیارات ہوں گے۔

(الف) کسی بھی علاقہ کو جس کے بارے میں یہ رائے ہو کہ قدرتی آفات سے متاثر ہو سکتا ہے تو ایسی صورت میں ریلیف کمشنر ایسے علاقے کو آبادی سے خالی کرا لے گا۔

(ب) بلڈوزر، ٹریکٹر، گاڑیوں، کشتیوں اور ٹرانسپورٹ کے دوسرے ذرائع یعنی ہوائی، زمینی، آبی جو وزن اٹھانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہوں کا بندوبست کرے گا۔

(ت) خوراک کا ذخیرہ کرنا یعنی جلانے والی لکڑی، کپڑے، بستر اور دوسری تمام اشیاء جو کہ ضروری ہوں اکٹھی کرے گا۔

(ث) عمارت کی تعمیر کے لیے مطلوبہ سامان مہیا کرے گا۔

(ط) کوئی بھی عمارت یا جگہ حاصل کر سکتا ہے۔

(ظ) کسی بھی عمارت کو یا کسی عمارت کے ڈھانچے کو گرا سکتا ہے۔

(ر) کسی شخص کو کسی کام کے کرنے سے باز رہنے کا حکم دے سکتا ہے اور ایسی جائیداد جو اس شخص کی تحویل میں ہو اور اس کا انتظام اس کے پاس ہو کہ بارے میں کوئی بھی حکم دے سکتا ہے۔

پاسپورٹ بنوانے کا طریقہ کار

پاسپورٹ ایک ایسی دستاویز ہے جو کوئی بھی شخص اپنے ملک سے باہر جانے کے لیے اور واپس اپنے ملک آنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ پاسپورٹ دراصل کسی شہری کا اپنی حکومت کی طرف سے جاری کردہ اجازت نامہ ہوتا ہے جس کے تحت نہ صرف یہ کہ وہ اپنا ملک چھوڑ سکتا ہے بلکہ اپنے ملک میں اسی دستاویز کی بناء پر واپس آ سکتا ہے پاسپورٹ میں نہ صرف شہریت بلکہ اس کے تمام کوائف من جملہ اس کی ذاتی حیثیت، شناخت، تصویر، کسی ملک میں مستقل قیام کا پتہ درج ہوتا ہے۔ پاسپورٹ بنوانے کا طریقہ کار پاسپورٹ قانون کے تحت بنائے گئے قواعد میں درج ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پاسپورٹ بنوانے کے لیے درخواست جمع کرانے کا طریقہ کار۔

پاسپورٹ قواعد ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۴ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت پاسپورٹ بنوانے کے لیے درخواست درخواست دہندہ خود یا رجسٹرڈ پوسٹ کے ذریعے پاسپورٹ آفس میں جمع کرا سکتا ہے۔ اگر درخواست دینے والا شخص ملک سے باہر ہو تو ایسی صورت میں وہ اپنی بیوی، خاوند یا ولی یا والدین کے ذریعے پاسپورٹ کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔ ایسی خاتون جس کا خاوند ملک سے باہر ہو ایسی صورت میں اس خاتون کا سسر، ساس، خاوند کا بھائی درخواست دے سکتے ہیں۔ سرکاری اہلکار کے لیے پرائیویٹ سیکرٹری یا ذاتی اسسٹنٹ یا کارپوریشن درخواست دے سکتا ہے۔ ایسا آفیسر جو کہ ملک سے باہر ہو تو ایسی صورت میں اس کے خاندان کے فرد کے لیے اس آفیسر کا پرائیویٹ سیکرٹری، ذاتی اسسٹنٹ درخواست دے سکتے ہیں پارلیمنٹ، صوبائی اسمبلی، وفاقی کونسل کے ممبران اور انکے خاندان کے کسی ممبر کے پاسپورٹ کے لیے پرائیویٹ سیکرٹری، ذاتی اسسٹنٹ درخواست دے سکتے ہیں۔ ضلع ناظم اور نائب ناظم اور انکے کسی خاندان کے فرد کے لیے ڈائریکٹر کا مجاز کردہ نمائندہ یا کمپنی کے شراکت دار یا فرم چیمبر آف کامرس کے ممبران کے لیے اور نڈسٹری اور ریٹائر، سول اور ملٹری آفیسرز کے پاسپورٹ کے لیے ان افسران کی طرف سے مجاز کردہ شخص درخواست دے سکتا ہے۔ اور اسکے علاوہ پاسپورٹ ایجنٹ جسے مجاز کیا گیا ہو سوائے ایسی صورت میں کہ جن میں درخواست دہندہ ملک سے

باہر رہا ہو تو وہ تارکین وطن کے منتظم کے ذریعے درخواست دے سکتا ہے جس کا تقرر تارکین وطن کے قانون مجریہ ۱۹۷۹ کی دفعہ ۵ کے تحت ہوا ہو۔

ذیلی قاعدہ (۲) کے تحت اگر یہ درخواست کسی پاسپورٹ ایجنٹ نے جمع کرائی ہو تو پاسپورٹ ایجنٹ درخواست کے ساتھ ایک سرٹیفکیٹ لگائے گا کہ درخواست گزار اس کا اصلی حاشیہ نشین ہے اور درخواست میں دیئے گئے تمام نکات اسکے علم کے مطابق ٹھیک ہیں۔

پاسپورٹ وصول کرنے کا طریقہ کار۔

قاعدہ ۵ کے تحت جب پاسپورٹ جاری کرنے کے لیے تیار ہو تو (الف) اگر متعلقہ شخص نے درخواست کی ہو کہ پاسپورٹ رجسٹرڈ پوسٹ کے ذریعے اسکے پتہ پر بھجوا دیا جائے تو ایسی صورت میں پاسپورٹ اسکے پتہ پر رجسٹرڈ پوسٹ کے ذریعے بھجوا دیا جائے گا۔

(ب) یا ان افراد کو جنہیں پاسپورٹ وصول کرنے کے لیے مجاز کیا گیا ہو جن کا تذکرہ قاعدہ ۴ کے ذیلی قاعدہ (۱) کی شقوں (e)، (d) اور (c) میں کیا گیا ہے۔

پاسپورٹ اتھارٹی درخواست گزار کو خود پیش ہونے کا حکم بھی دے سکتی ہے۔

قاعدہ ٦ کے تحت پاسپورٹ جاری کرنے والا مجاز آفیسر درخواست گزار کو خود پاسپورٹ حاصل کرنے یا درخواست جمع کرانے کے لیے حاضر ہونے کا کہہ سکتا ہے۔

قاعدہ ۷ کے تحت کوئی بھی شخص سوائے ان اشخاص کے جس کا ذکر قاعدہ ۴ کے ذیلی قاعدہ (۱) کی شقوں (e)، (d) اور (c) میں کیا گیا ہے کے علاوہ کسی شخص کے لیے پاسپورٹ کے لیے درخواست جمع نہیں کرا سکتا اور نہ ہی متعلقہ کسی پیشے میں خود کو مصروف کر سکتا ہے۔

لائسنس کے لیے درخواست۔

قاعدہ ۸ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت کوئی بھی شخص جو کہ ذیلی قاعدہ (۲) میں بیان کردہ شرائط پر پورا اترتا ہو اور پاسپورٹ ایجنٹ کے فرائض سرانجام دینا چاہتا ہو تو ایسی صورت میں وہ لائسنس جاری کروانے کے لیے ڈائریکٹر کو درخواست دے گا۔

ذیلی قاعدہ (۲) کے تحت لائسنس لینے والے درخواست گزار شخص کے پاس اتنے مالی وسائل موجود ہونے چاہئیں کہ جس سے وہ اپنے بطور پاسپورٹ ایجنٹ کے فرائض بخوبی سرانجام دے سکے اور ہر سال انکم ٹیکس ادا کرے اور

ڈرا ئیکٹر کی طرف سے مخصوص کردہ وقت کے دوران پاسپورٹ آفس سے آدھے میل کے فاصلے پر اپنا آفس قائم کرے گا اور مخصوص وقت کے دوران پاسپورٹ ایجنٹ کے طور پر کام کرنا شروع کردے گا۔

ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت پاسپورٹ ایجنٹ کے لائسنس کے لیے دی جانے والی درخواست کے ساتھ درخواست دہندہ اپنے مالی وسائل کی تفصیل دستاویز کی صورت میں اور انکم ٹیکس سرٹفیکیٹ جس میں یہ دکھایا گیا ہو کہ اس نے پچھلے سال میں کتنی انکم ٹیکس کی رقم ادا کی ہے اور آفس کے تمام نکات جس پر درخواست دہندہ اپنا بزنس کرنا چاہتا ہو اور اسکے علاوہ سٹاف کی تفصیل جنہیں وہ کام کرنے کے لیے رکھنا چاہتا ہو اور لائسنس کی فیس ادا کرنے کا طریقہ کار یعنی یہ کہ فیس ڈائریکٹر کو نقدی کی صورت میں دی ہے یا بنک ڈرافٹ کی صورت میں ادا کی ہے ان تمام چیزوں کی تفصیل درخواست کے ساتھ لگائے گا۔

لائسنس اور لائسنس کی تجدید کی فیس۔

قاعدہ ۹ کے تحت لائسنس حاصل کرنے کے لیے ۱۰۰۰ روپے فیس دینی پڑے گی۔ اگر لائسنس لینے یا اسکی تجدید کرانے کی درخواست نامنظور ہو جائے تو ایسی صورت میں ادا کی گئی فیس درخواست دہندہ کو واپس کر دی جائے گی۔

لائسنس جاری کرنا۔

قاعدہ ۱۰ کے تحت ڈائریکٹر لائسنس کے لیے موصول ہونے والی درخواست پر درخوست دہندہ کو لائسنس جاری کردے گا اگر وہ مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ لائسنس رکھنے کے قابل ہے اور لائسنس کے لیے وہ فیس ادا کر چکا ہے۔

لائسنس منسوخ اور نامنظور کرنے کے اختیارات۔

قاعدہ ۱۱ کے تحت ڈرائیکٹر وجوہات کے ریکارڈ پر آنے سے اگر مطمئن ہو کہ اس شخص کو لائسنس جاری کرنا عوام کے مفاد میں نہیں ہے تو ایسی صورت میں وہ لائسنس جاری کرنے سے انکار کر سکتا ہے۔ لائسنس ہولڈر کو سننے کا موقع دینے کے بعد اگر ڈائریکٹر مطمئن ہو کہ اس نے لائسنس کی شرائط اور قواعد کی خلاف ورزی کی ہے تو ایسی صورت میں وہ لائسنس منسوخ اور تجدید کو نامنظور کر سکتا ہے۔

قاعدہ ۱۲ کے تحت لائسنس جاری ہونے سے لے کر ایک سال تک کارآمد رہے گا اور ہر سال لائسنس کی تجدید کے لیے مدت گزرنے کی آخری تاریخ سے دو ماہ پہلے ڈائریکٹر کو درخواست دے گا۔

اپیل۔

قاعدہ ۱۳ کے تحت کوئی بھی شخص جو کہ ڈائریکٹر کے حکم یا فیصلے سے جو کہ قاعدہ ۱۱ کے تحت دیا گیا ہو کے خلاف تین ماہ کے اندر اندر وفاقی حکومت کے پاس اپیل کر سکتا ہے اور وفاقی حکومت کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

ذیلی قاعدہ (۲) کے تحت اگر بعد میں وفاقی حکومت کے نوٹس میں یہ بات آئی ہو کہ کچھ اہم نوعیت کے واقعات اپیل کا فیصلہ کرتے ہوئے اسکے سامنے نہیں تھے تو وفاقی حکومت کسی بھی وقت ازخود یا متاثرہ شخص ایک ماہ کے اندر نظر ثانی کے لیے درخواست دے سکتا ہے اور وفاقی حکومت جیسا مناسب سمجھے حکم دے سکتی ہے۔

قاعدہ ۱۴ کے تحت لائسنس کا رجسٹر اور اسکی حفاظت اور اسکی تحویل کی ذمہ داری ڈائریکٹر یا اسکے مجاز کردہ شخص پر ہوگی۔

قاعدہ ۱۵ کے تحت جو کوئی شخص ان قواعد کے کسی حکم یا لائسنس سے متعلق کسی شرط کی خلاف ورزی کرے گا یا ان کے مطابق عمل کرنے میں ناکام رہے گا تو اس کے خلاف ان قواعد کے تحت اٹھائے گئے کسی دوسرے اقدام سے تعصب برتے بغیر اسے چھ ماہ تک قید کی سزا دی جائے گی یا جرمانے کی سزا دی جائے گی یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

مفت قانونی مدد حاصل کرنے کا طریقہ کار

انصاف کا حصول ہر انسان کا بنیادی حق ہے اور اس حق سے اسے محروم نہیں کیا جاسکتا لیکن ایسا شخص جو کہ مفلسی کی وجہ سے مقدمات میں عدالت میں اپنا دفاع کرنے سے قاصر ہو اور نہ ہی اپنے دفاع کیلئے وکیل مقرر کرسکتا ہو تو ایسی صورت میں پنجاب میں نافذ العمل قانون The Punjab Public Defender Service Act.2007 کے تحت مفت قانونی مدد کیلئے درخواست دے سکتا ہے اور درخواست موصول ہونے کی صورت میں بغیر فیس کے ایسے اشخاص کی عدالت میں نمائندگی کی جائے گی۔ اس قانون کے تحت ایک فنڈ بھی قائم کیا گیا ہے جس سے ایسے اشخاص کی مدد کی جائے گی۔ شخص سے مراد ایسا شخص ہے جسے عدالت نے مقدمہ کے نتیجے میں سزا دی ہو یا ملزم ہو لیکن مفلسی کی وجہ سے وکیل کو اپنی نمائندگی کیلئے مقرر نہ کرسکتا ہو۔ دفعہ ۳ کے تحت حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے پنجاب پبلک دفاعی سروس قائم کرے گی۔

چیف پبلک محافظ، ایڈیشنل چیف پبلک محافظ، ضلعی پبلک محافظ اور پبلک محافظ کے کار منصبی۔

چیف پبلک محافظ کے اختیارات اور فرائض منصبی۔

پنجاب پبلک دفاعی سروس کی دفعہ ۷ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت چیف پبلک محافظ مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دے گا۔

(الف) حکومت کی زیر نگرانی اور کنٹرول میں سروس کی رہنمائی اور نگرانی کرے گا۔

(ب) ایڈیشنل چیف پبلک محافظ، ضلعی پبلک محافظ اور پبلک محافظ کے کام کا تعین کرے گا۔

(ج) حکومت کو خدمات کی کارکردگی کے بارے میں مطلع کرے گا۔

(چ) ایڈیشنل چیف پبلک محافظ، ضلعی پبلک محافظ اور پبلک محافظ کی کارکردگی کی نگرانی اور جانچ پڑتال کرے گا۔

(ح) تمام وہ کار منصبی سرانجام دے گا جو کہ حکومت کی طرف سے اسے سونپے گئے ہوں۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت۔

(الف) مفلس شخص کی عدالت میں نمائندگی کرے گا۔

(ب) مفلس شخص کے مقدمات ایڈیشنل چیف پبلک محافظ، ضلعی پبلک محافظ کو بھجوائے گا۔

(ج) ایڈیشنل چیف محافظ یا ضلعی پبلک محافظ یا پبلک محافظ کا ایسا معاملہ جو کہ غیر اخلاقی فعل یا جسمانی یا ذہنی پسماندگی سے متعلقہ ہو کو حکومت کی طرف تادیبی کاروائی کے لیے بھجوائے گا۔

ایڈیشنل چیف پبلک محافظ کے فرائض منصبی۔

دفعہ ۹ کے تحت ایڈیشنل چیف پبلک محافظ مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دے گا۔

(الف) چیف پبلک محافظ کے دفتری فرائض کے سرانجام دینے میں مدد فراہم کرے گا۔

(ب) ماہانہ کارکردگی رپورٹ چیف پبلک محافظ کے پاس جمع کرائے گا۔

(ج) وہ تمام امور سرانجام دے گا جو کہ اسے چیف پبلک محافظ کی طرف سے سونپے گئے ہوں۔

ضلعی پبلک محافظ کے فرائض منصبی۔

دفعہ ۱۱ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت ضلعی پبلک محافظ مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دے گا۔

(الف) چیف پبلک محافظ کے دفتری امور کو سرانجام دینے میں مدد فراہم کرے گا۔

(ب) دفتری اوقات کے دوران قبل از وقت اطلاع دینے کے بعد ضلع میں موجود مختلف جیلوں میں مفلس اشخاص کی پہچان کیلئے دورہ کرنے کا مجاز ہوگا۔ اور جس ضلع میں جیل موجود نہ ہو لیکن اگر قیدی سرکاری طور پر کسی اور جگہ قید ہوں تو ضلعی پبلک محافظ اس جگہ کا دورہ کرنے کا مجاز ہوگا۔

پبلک محافظ کے فرائض منصبی۔

دفعہ ۱۳ کے تحت پبلک محافظ مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دے گا۔

(الف) عدالت میں مفلس شخص کی نمائندگی کرے گا۔

(ب) ماہانہ کارکردگی رپورٹ ضلعی پبلک محافظ کے پاس جمع کرائے گا۔

(ج) وہ تمام امور سرانجام دے گا جو کہ اسے ضلعی پبلک محافظ کی طرف سے سونپے گئے ہوں۔

مفت قانونی مدد حاصل کرنے کا طریقہ کار۔

دفعہ ۱۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت ایسا شخص جو کہ مفت قانونی مدد حاصل کرنا چاہتا ہو تو ایسی صورت میں وہ درخواست حکومت پنجاب، چیف پبلک محافظ، ضلعی پبلک محافظ کے پاس جمع کرائے گا اور درخواست موصول ہونے کی صورت میں ایسا شخص عدالت میں مفت قانونی مدد حاصل کر سکے گا۔ حکومت، چیف پبلک محافظ ضلعی پبلک محافظ ایسے شخص کی نمائندگی کے لیے بندوبست کریں گے اور اسی طرح ذیلی دفعہ (۲) کے تحت اگر یہ شخص جیل میں ہو تو ایسی صورت میں جیل سپرنٹنڈنٹ کے توسط سے درخواست جمع کرائے گا اور ذیلی دفعہ (۳) کے تحت ایسا شخص جو کہ مفت قانونی مدد حاصل کرنا چاہتا ہو لیکن اسکی عمر اٹھارہ سال ہو یا ذہنی لحاظ سے ٹھیک نہ ہو یا اسکے علاوہ درخواست دینے سے قاصر ہو تو ایسی صورت میں کوئی دوسرا شخص جو کہ مذکورہ بالا اشخاص کی فلاح و بہبود میں دلچسپی رکھتا ہو تو وہ مفت قانونی مدد کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔ ذیلی دفعہ (۱) کے تحت دی جانے والی درخواست کے ساتھ وہ بیان حلفی بھی جمع کرائے گا۔

ذیلی دفعہ (۵) کے تحت ذیلی دفعہ (۴) کا اطلاق ایسے شخص پر نہیں ہوگا جو کہ جیل میں پولیس کی حراست میں ہو اور ذیلی دفعہ (۶) کے تحت دفعہ (۱۴) کی ذیلی دفعات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے حکومت چیف پبلک محافظ یا ضلعی پبلک محافظ یا پبلک محافظ کو مفلس شخص کو مفت قانونی مدد فراہم کرنے کے لیے حکم دے گی۔

نجی تعلیمی اداروں کے اندراج کا طریقہ کار

کسی بھی معاشرے میں تعلیم کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تعلیم حکومت کی طرف سے قائم کردہ تعلیمی اداروں سے حاصل کی جائے یا نجی تعلیمی اداروں سے۔ چنانچہ ۲۰۰۶ میں نجی تعلیمی اداروں کے اندراج، ضابطہ کار اور ترویج کے قواعد وضع کیے گئے ہیں۔ جن کے تحت نجی تعلیمی اداروں کے اندراج کا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔ جسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اندراج کا طریقہ کار۔

نجی تعلیمی اداروں کے اندراج، ضابطہ کار اور ترویج کے قواعد مجریہ ۲۰۰۶ کے قاعدہ ۳ کے تحت ہر نجی تعلیمی ادارہ

متعلقہ ریگولیٹری اتھارٹی کے پاس اپنا اندراج کروائے گا اور اس کے لیے قواعد کے تحت وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق ریگولیٹری اتھارٹی کے پاس درخواست جمع کرائے گا۔

قاعدہ ۴ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت ایسا تعلیمی ادارہ جو کہ اندراج کے لیے درخواست دینا چاہتا ہو وہ تعلیمی سال شروع ہونے سے کم از کم دو ماہ پہلے اپنی درخواست ریگولیٹری اتھارٹی کے پاس جمع کرائے گا۔

ذیلی قاعدہ (۲) کے تحت ان قواعد کے وضع ہونے کے ۹۰ دنوں کے اندر موجودہ تمام نجی تعلیمی ادارے ان قواعد کے تحت وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق اندراج کے لیے درخواست دیں گے اور درخواست کے نمٹانے اور ریگولیٹری اتھارٹی کے فیصلے کے آنے تک مذکورہ ادارے اپنا کام جاری رکھیں گے لیکن نئے نجی تعلیمی ادارے صرف اندراج کی سند جاری ہونے کے بعد اپنا کام شروع کر سکیں گے۔

ذیلی قاعدہ (۳) کے تحت متعلقہ ریگولیٹری اتھارٹی ادارے کے معائنے کے لیے جائزہ کمیٹی مامور کرے گی جو کہ مذکورہ قواعد پر عمل درآمد کے لیے اس ادارے کو ہدایات جاری کر سکتی ہے اور اسکی رپورٹ ریگولیٹری اتھارٹی کو جمع کرائے گی۔

ذیلی قاعدہ (۴) کے تحت کوئی بھی شخص یا افراد پر مشتمل گروپ کوئی نجی تعلیمی سکول کھولنا چاہتے ہوں تو ایسی صورت میں وہ ریگولیٹری اتھارٹی کو اس کے لیے درخواست دیں گے۔ ریگولیٹری اتھارٹی کی جائزہ کمیٹی موقع پر جا کر اس کا معائنہ کرے گی۔ مالیاتی حیثیت کا جائزہ لے گی، درخواست کی چھان بین کرے گی اور اس سے متعلق ریگولیٹری اتھارٹی کو سفارشات بھجوا دے گی۔

ذیلی قاعدہ (۵) کے تحت اگر ریگولیٹری اتھارٹی کا صدر نشین مطمئن نہ ہو تو ایسی صورت میں وہ مزید معائنے اور تصدیق کا حکم دے سکتا ہے۔ صدر نشین کی منظوری کے بعد اندراج سند جاری کر دیا جائے گا۔ اندراج کا یہ عمل درخواست موصول ہونے کے بعد ۶۰ دنوں کے اندر مکمل کر دیا جائے گا۔

تعلیمی ادارے کے اندراج سے متعلق شرائط۔

قاعدہ ۵ کے تحت تعلیمی ادارے کے اندراج کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کا پورا ہونا لازمی ہے۔

(الف) ادارے کے لیے مناسب جگہ اور عملہ ہونا چاہیے اور تعلیم حاصل کرنے کے لیے مناسب سہولیات موجود ہونی چاہئیں۔

(ب) انتظامی کمیٹی اور بورڈ آف ڈائریکٹر کی تشکیل دی گئی ہو۔

(پ) نصاب، تعلیمی مضامین اور کتابیں جو کہ پڑھائی جاری ہوں یا ایسے امتحان کی تیاری کے لیے استعمال کی جارہی ہوں جو کہ کسی غیر ملکی ادارہ کی طرف سے لیا جارہا ہو۔ تو ان تعلیمی مضامین، کتابوں اور نصاب میں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیے جو کہ اسلام یا نظریہ پاکستان کے خلاف ہو یا اقلیتوں سے متعصبانہ ہوں

(ت) اساتذہ کوئی بھی ایسا لفظ زبانی تحریری، اشارتاً یا کنایتاً نہ لکھیں نہ بولیں گے جو کہ اسلام یا نظریہ پاکستان کے خلاف ہوگا۔

(ٹ) نجی تعلیمی اداروں کے پرنسپل اور اساتذہ کا تقرر ایک معاہدہ کے تحت ان شرائط پر کیا جائے گا جو کہ وفاقی حکومت کے تعلیمی اداروں کے مطابق ہوں۔

(ث) کسی غیر ملکی باشندے کو بھی حکومت کی اجازت سے ملازمت دی جاسکتی ہے۔

(ج) طالب علموں کو معیاری تعلیم دی جائے گی اور تعلیم سے متعلقہ تمام سہولیات بھی مہیا کی جائیں گی۔ اور فیس کا تعین کرتے وقت طالب علموں کے والدین کی معاشی حالت کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔

(چ) ادارے کے احاطے میں عمارت، فرنیچر اور ساز و سامان کا دستیاب ہونا اور اسکے علاوہ کھیلنے کی سہولت اور مطلوبہ تعلیمی معیار کی ضروریات کو پورا کرنا۔

(ح) حکومت یا ریگولیٹری اتھارٹی کی طرف سے وضع کردہ قواعد اور ضابطوں پر عمل درآمد کرنا ہوگا۔

(خ) طلباء کی غیر نصابی سرگرمیوں پر بھی توجہ دینا اور اس کے لیے خاص طور پر پروگرام ترتیب دینا ہوگا۔

(د) پراسپکٹس میں سہولیات کی تفصیل بمعہ فیس اور دوسری متعلقہ ضروری معلومات تعلیمی سال شروع ہونے سے پہلے دینا۔

(ڈ) سیکنڈری اور ہائیر سیکنڈری سطح پر لیبارٹری کی سہولت مہیا کرنا۔

(ذ) لائبریری کی سہولت مہیا کرنا۔

قاعدہ ۷ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت جہاں پر تعلیمی ادارے کے اندراج سے انکار کر دیا جائے تو ایسی صورت میں حکم نامہ جس میں اندراج کے انکار کی وجوہات بھی بیان کی جائیں گی، ادارے کے سربراہ کو بھیج دیا جائے گا۔

اس قانون کے قاعدہ ۸ کے ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت تعلیمی ادارے کے اندراج کی شرائط پر عمل درآمد میں ناکام ہو جانے کی صورت میں ریگولیٹری اتھارٹی اندراج منسوخ کر سکتی ہے اور جہاں پر اندراج بطور انضباطی کاروائی کے

منسوخ کی جائے تو ایسی صورت میں ادارے کی انتظامیہ کو اندراج کی منسوخی سے پہلے وضاحت کا موقع دیا جائے گا۔ اگر کوتاہیاں ایسی ہوں جو کہ جلد دور کی جاسکتی ہوں۔ تو ریگولیٹری اتھارٹی وارننگ کے ذریعے مناسب وقت کا تعین کرے گی جس کے دوران ان کو دور کیا جائے گا اور اگر ان کوتاہیوں کو ریگولیٹری اتھارٹی کے اطمینان کے مطابق دور کر لیا گیا ہو تو ایسی صورت میں اندراج کو منسوخ نہیں کیا جائیگا لیکن وارننگ کے بعد بھی ادارہ ان کوتاہیوں کو دور کیے بغیر کام کر رہا ہو تو ایسی صورت میں یہ اندراج کی منسوخی کی ایک مناسب وجہ ہوگی۔

ذیلی قاعدہ (۲) کے تحت تعلیمی ادارے کی طرف سے مطلوبہ مواد، اطلاعات وغیرہ کے دینے سے انکار کی صورت میں اندراج منسوخ کیا جاسکتا ہے۔

ذیلی قاعدہ (۳) کے تحت اگر انتظامیہ، سٹاف، طالب علم ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہوں جو کہ ملک کی سلامتی کے خلاف ہوں یا ایسی افواہیں پھیلائیں جو کہ ملک کے خلاف بغاوت کے جذبات ابھاریں اور مختلف دینی فرقوں کے درمیان نفرت اور دشمنی کے جذبات کو ابھارنے یا طلباء کو سیاسی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی اجازت دیتی ہوں تو اس صورت میں اس تعلیمی ادارے کا اندراج منسوخ کیا جاسکتا ہے۔

ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن کا طریقہ کار

پاکستان کے آئین کے آرٹیکل ۱۷ کے تحت شہریوں کو انجمن اور یونین وغیرہ بنانے کا حق دیا گیا ہے تاکہ مختلف طبقات اور پیشوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنے حقوق اور مفادات کا بطریق احسن تحفظ کر سکیں۔ اس آرٹیکل میں حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایسے انجمن اور یونین کی سرگرمیوں کو کنٹرول کرنے اور انہیں منظم کرنے اور ان پر جائز پابندیاں لگانے کے لیے قانون سازی کرے تاکہ وہ اپنے دائرہ کار میں رہ کر اور قومی مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے کام کر سکیں ۔ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن کے طریقہ کار کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ صنعتی تعلقات کے قانون مجریہ ۲۰۰۸ء (The Industrial Relations Act,2008) کی دفعہ ۳ کی رو سے اس قانون کے احکام کے تابع کسی بھی دیگر نافذ العمل قانون کے باوجود

(الف) کارکنوں کو بغیر کسی امتیاز کے یہ حق حاصل ہے کہ وہ بلا کسی پیشگی اجازت کے اپنی پسند کی انجمن بنائیں اور متعلقہ تنظیم کے قواعد کے تابع بلا کسی پیشگی اجازت کے اپنی پسند کی کسی بین الاقوامی انجمن میں شامل ہو جائیں بشرطیکہ کسی کارکن کو

یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ بیک وقت ایک سے زائد ٹریڈ یونینوں کا ممبر بنے اور یہ کہ کسی دوسری ٹریڈ یونین کا ممبر بنتے ہی پہلی والی رکنیت خود بخود ختم/منسوخ ہو جائے گی۔

(ب) آجروں کو بغیر کسی امتیاز کے یہ حق حاصل ہے کہ وہ بلا کسی پیشگی اجازت کے اپنی پسند کی انجمن بنائیں یا صرف اپنی متعلقہ تنظیم کے قواعد کے تحت بلا کسی پیشگی منظوری کے اپنی پسند کی کسی بین الاقوامی انجمن میں شامل ہو جائیں۔

جہاں کارکنوں اور آجروں کو اپنی اپنی انجمن بنانے کا حق دیا گیا ہے وہاں انہیں یہ حق بھی دیا گیا ہے کہ وہ اپنا دستور اور قواعد وضوابط مرتب کر سکیں۔

(پ) ہر ٹریڈ یونین اور آجروں کی انجمن اپنا دستور اور قواعد وضوابط مرتب کرے گی تاکہ وہ مکمل آزادی کے ساتھ اپنے نمائندے منتخب کرنے کیساتھ ساتھ، اپنی انتظامیہ اور سرگرمیوں کو ترتیب دے سکیں اور اپنے پروگرامات وضع کر سکیں۔

(ت) کارکنوں اور آجروں کی تنظیموں کو یہ بھی حقوق دیئے گئے ہیں کہ وہ اپنی فیڈریشن (Federation) اور کنفیڈریشن (Confideration) قائم ہیں فیڈریشن یا کنفیڈریشن میں شمولیت اختیار کریں، کارکنوں اور آجروں کی کسی بین الاقوامی تنظیم اور کنفیڈریشن سے الحاق کریں۔

اس قانون کی دفعہ ۴ کی رو سے کوئی بھی ٹریڈ یونین اس قانون کے تحت اسے رجسٹر کروانے کے لیے اپنے صدر اور سیکرٹری کے دستخطوں کے ساتھ رجسٹریشن کی درخواست دے سکتی ہے۔

رجسٹریشن کے لوازمات۔(Requirements for Registeration)

اس قانون کی دفعہ ۵ کی رو سے ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن کے لیے رجسٹرار کو درخواست دیتے وقت مندرجہ ذیل دستاویزات (کوائف) درخواست کے ساتھ منسلک کرنا ضروری ہیں۔

(i) ٹریڈ یونین کا نام اور ٹریڈ یونین کے صدر دفتر کا پتہ۔

(ii) ٹریڈ یونین کے قائم کرنے کی تاریخ۔

(iii) ٹریڈ یونین کے آفسران کے القاب، نام، عمریں، پیشے اور پتے۔

(iv) چندہ ادا کرنے والے ممبروں کی فہرست۔

(v) ادارے یا ایسے اداروں کے گروپ یا کارخانے کا نام جیسی بھی صورت ہو جس سے ٹریڈ یونین متعلق ہو، معہ ملازم کارکنوں کی تعداد کے گوشوارے۔

(vi) ادارہ یا اداروں کے گروپ یا صنعت میں متعلقہ رجسٹرڈ یونینوں کے نام اور پتے۔

(vii) ٹریڈ یونینوں کی فیڈریشن کی صورت میں ممبر ٹریڈ یونینوں کے نام، پتے اور رجسٹریشن نمبر۔

(viii) ٹریڈ یونین کے دستور کی تین عدد نقول بمعہ ایک نقل اس قرارداد کی جس میں ٹریڈ یونین کے ممبروں نے اس دستور کو منظور کیا ہو اور اس قرارداد پر اس جلسہ کے صدر نے دستخط کئے ہوں۔

(ix) اس قرارداد کی ایک نقل جس میں ٹریڈ یونین کے ارکان نے اپنے صدر اور سیکرٹری کو ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن کے لیے درخواست دینے کا اختیار دیا ہو۔

(x) ٹریڈ یونینوں کے وفاق کی صورت میں ہر ممبر ٹریڈ یونین کی اس قرارداد کی ایک نقل جس میں وفاق کا ممبر بننے پر رضامندی کا اظہار کیا گیا ہو۔

اسی طرح دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کوئی ٹریڈ یونین رجسٹریشن کی حقدار نہیں ہوگی جب تک اس کی تشکیل میں مندرجہ ذیل امور شامل نہ ہوں۔

(الف) ٹریڈ یونین کا نام اور پتہ

(ب) ٹریڈ یونین کے مقاصد جنکے لئے یہ بنائی جارہی ہو۔

(پ) وہ مقاصد جنکے لئے ٹریڈ یونین کے عام فنڈ استعمال کئے جاتے ہوں۔

(ت) انتظامیہ کے جملہ ارکان کی تعداد جو مقررہ حد سے زائد نہ ہو اس میں وہ کارکن جن کی تعداد ۷۵ فیصد سے کم نہ ہو بھی شامل ہوں گے جو اس ادارہ یا اداروں یا صنعت میں ملازم ہوں جن سے متعلق ٹریڈ یونین بنائی گئی ہے۔

(ٹ) وہ شرائط جن کے تحت کوئی ممبر ٹریڈ یونین کے دستور کے تحت کسی فائدہ کا مستحق ہوگا اور جن کے تحت اس پر کوئی جرمانہ یا ضبطی عائد کی جاسکے گی۔

(ث) ٹریڈ یونین کے ممبران کی فہرست کی تیاری اور ٹریڈ یونین کے عہدیداروں اور اراکین کو اس کے معائنہ کی مناسب سہولت دینا۔

(ج) دستور میں ترمیم، تبدیلی یا اسے منسوخ کرنے کا طریقہ۔

(ح) ٹریڈ یونین کے فنڈ کی محفوظ نگرانی، اس کے سالانہ حساب کتاب کی جانچ پڑتال کا طریقہ اور ٹریڈ یونین کے عہدیداروں اور ممبروں کیلئے حساب کتاب کے رجسٹروں کے معائنہ کی مناسب سہولت دینا۔

(خ)　وہ طریقہ جس کے تحت ٹریڈ یونین کو ختم کیا جا سکے گا۔

(د)　ٹریڈ یونین کی مجلس عاملہ کے ذریعے عہدیداروں کے انتخاب کا طریقہ اور میعاد۔ کسی عہدیدار کو اپنے عہدے پر پہلی بار منتخب کئے جانے پر یہ میعاد دو سال سے زائد نہ ہوگی۔

(ذ)　ٹریڈ یونین کے کسی عہدیدار کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار کرنے کا طریقہ۔

دفعہ ٦ کی ذیلی دفعہ (٢) کے تحت کارکنوں کی ٹریڈ یونین اس وقت تک رجسٹریشن کی مجاز نہیں ہوگی۔

(الف)　جب تک کہ اس کے جملہ ارا کین اس صنعت میں ملازم نہ ہوں جس سے ٹریڈ یونین کا تعلق ہے۔

(ب)　اگر کسی صنعت یا ادارہ میں دو یا دو سے زیادہ ٹریڈ یونین موجود ہوں تو اس وقت تک کسی ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن نہیں کی جائے گی جب تک کہ اس کے ارکان کی مجموعی تعداد اس صنعت یا ادارہ میں ملازم افراد کا پانچواں حصہ نہ ہو۔

رجسٹریشن۔ (Registeration)

اس قانون کی دفعہ ۹ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت اگر رجسٹرار مطمئن ہو کہ ٹریڈ یونین نے مذکورہ قانون کی تمام شرائط پر عمل درآمد کیا ہے تو ایسی صورت میں رجسٹرار ٹریڈ یونین کو رجسٹر کرے گا اور درخواست وصول ہونے کے پندرہ دنوں کے اندر مقررہ فارم پر رجسٹریشن سرٹفکیٹ جاری کرے گا۔ تاہم اگر رجسٹرار محسوس کرے کہ رجسٹریشن کی درخواست میں کوئی اہم خامی موجود ہے تو وہ درخواست وصول کرنے کے پندرہ یوم کے اندر اپنے اعتراضات سے تحریری طور پر ٹریڈ یونین کو مطلع کرے گا۔ اعتراضات موصول ہونے کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر ٹریڈ یونین ان کا جواب دے گی۔ ذیلی دفعہ (٢) کے تحت رجسٹرار کے اٹھائے ہوئے اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیئے جانے کی صورت میں رجسٹرار مذکورہ بالا ذیلی دفعہ (١) کے تحت ٹریڈ یونین کو رجسٹر کرے گا اور تین دنوں کے اندر مقررہ فارم پر رجسٹریشن سرٹفکیٹ جاری کرے گا۔ لیکن اگر اعتراضات تسلی بخش طور پر دور نہ کئے گئے ہوں تو رجسٹرار درخواست کو مسترد کر سکتا ہے۔

ذیلی دفعہ (٣) کے تحت رجسٹرار کی طرف سے درخواست مسترد کئے جانے یا فیصلہ کرنے میں ذیلی دفعہ (١) کے تحت مقرر کردہ پندرہ دنوں کے عرصہ سے زیادہ کی تاخیر کرنے یا ذیلی دفعہ (٢) میں مقرر کردہ تین دن کے اندر رجسٹریشن سرٹفکیٹ جاری نہ کرنے کی صورت میں ٹریڈ یونین لیبر کورٹ میں اپیل دائر کر سکتی ہے۔ لیبر کورٹ اس پر اپنے فیصلے میں وجوہات کی تحریر کے ساتھ رجسٹرار کو ٹریڈ یونین رجسٹر کرنے اور رجسٹریشن سرٹفکیٹ جاری کرنے کا حکم دے سکتی ہے یا اپیل مسترد کر سکتی ہے۔

ذیلی دفعہ (۴) کے تحت اگر کوئی ٹریڈ یونین رجسٹریشن کے بعد اپنے دستور میں کوئی ترمیم کرے یا عہدیداروں کے ناموں میں کوئی ردوبدل کرے تو وہ اس ترمیم یا تبدیلی کی تاریخ کے پندرہ دنوں کے اندر اندر اس سے بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک رجسٹرار کو مطلع کرے گی۔

ذیلی دفعہ (۵) کے تحت اگر یہ ترمیم یا تبدیلی قانون ہذا کے کسی حکم یا ٹریڈ یونین کے اپنے دستور کے خلاف ہو تو رجسٹرار اس ترمیم یا تبدیلی کو رجسٹر کرنے سے انکار کرسکتا ہے۔

ذیلی دفعہ (۶) کے تحت ذیلی دفعہ (۵) کے احکام سے مشروط ٹریڈ یونینوں کی فیڈریشن میں کسی دستوری یونٹ کے داخلہ یا اخراج کی اطلاع فیڈریشن بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ ہر ایسے داخلہ یا اخراج کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر رجسٹرار کو دے گی۔

ذیلی دفعہ (۷) کے تحت ٹریڈ یونین کے عہدیداروں کا ردوبدل متنازعہ ہونے کی صورت میں رجسٹرار کی طرف سے یا کسی متاثرہ ٹریڈ یونین کو ذیلی دفعہ (۵) کے تحت رجسٹر کرنے سے انکار پر ٹریڈ یونین کا کوئی عہدیدار یا ممبر لیبر کورٹ میں اپیل دائر کرسکتا ہے۔ لیبر کورٹ درخواست یا اپیل کی تاریخ سے سات یوم کے اندر ایک حکم صادر کرے گی جس میں یا تو رجسٹرار کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ دستور یا ٹریڈ یونین کے عہدیداروں میں ترمیم یا تبدیلی کو رجسٹر کرے، یا تحریری وجوہات کے ساتھ رجسٹرار کو ہدایت کرے گی کہ وہ اپنی نگرانی میں ٹریڈ یونین کے نئے انتخابات کرائے۔

دفعہ ۱۱ کے تحت رجسٹرار کسی ٹریڈ یونین کو دفعہ ۹ کے تحت رجسٹر کرتے وقت مقررہ فارم پر رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ جاری کرے گا جو اس بات کا حتمی ثبوت ہوگا کہ ٹریڈ یونین قانون ہذا کے تحت مناسب طور پر رجسٹر ہو چکی ہے۔

رجسٹریشن کی منسوخی۔

دفعہ ۱۲ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت لیبر کورٹ کی ہدایت پر ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن منسوخ کردی جائے گی جب رجسٹرار تحریری طور پر شکایت کرے کہ ٹریڈ یونین نے۔

(الف) اس قانون کی دفعات یا قواعد کی خلاف ورزی کی ہے یا انکی خلاف ورزی کرتے ہوئے رجسٹر ہوئی ہے۔

(ب) ٹریڈ یونین نے اپنے دستور کے مندرجات کی خلاف ورزی کی ہے۔

(پ) ٹریڈ یونین کی تشکیل میں کوئی ایسی بات شامل کی گئی ہے جو قانون ہذا اور اسکے قواعد کے خلاف ہے۔

اسی طرح ذیلی دفعہ (۲) کے تحت کسی ایسے شخص کو رجسٹرڈ ٹریڈ یونین کا عہدیدار منتخب کرلیا گیا ہو جو دفعہ ۷

کے تحت اسکے لئے نااہل ہوتو رجسٹرار کی طرف سے تحریری شکایت کی صورت میں لیبر کورٹ ایسی ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن منسوخ کرسکتی ہے۔

ذیلی دفعہ (۳) کے تحت رجسٹرار ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن منسوخ کردے گا اگر مناسب تحقیقات کے بعد یہ ثابت ہوجائے کہ ٹریڈ یونین نے اپنے آپ کو یعنی اپنے وجود کو ختم کرلیا ہے۔

اپیل۔

دفعہ ۱۳ کے تحت کوئی بھی ٹریڈ یونین اگر لیبر کورٹ کی طرف سے دفعہ ۱۲ کی ذیلی دفعات (۱) و (۲) کے تحت جاری کردہ حکم سے متاثر ہوتو وہ ایسے حکم کے اجراء کے ۳۰ دنوں کے اندر ٹریبونل میں اپیل دائر کرسکتی ہے اور اگر وہ رجسٹرار کی طرف سے دفعہ ۱۲ کی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت جاری کردہ حکم سے متاثر ہوتو وہ ایسے حکم کے ۳۰ دنوں کے اندر لیبر کورٹ میں اپیل دائر کرسکتی ہے۔

پنجاب قانون مزارعت کے تحت مزارع کی بے دخلی کا طریقہ کار

پنجاب قانون مزارعت ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۳۹ تا ۴۴ میں مزارع کو اپنے فرائض میں غفلت کی بنا پر سرزمین سے بے دخل کیا جاسکتا ہے بے دخلی کی وجوہات حسب ذیل ہیں۔

مزارع دخیل کار کی بے دخلی کی وجوہات Grounds of ejectment of Occupancy Tenant

پنجاب قانون مزارعت ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۳۹ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت ایسا مزارع جسے حق دخیل کاری حاصل ہو مندرجہ ذیل وجوہات میں سے کسی وجہ کی بناء پر بے دخل کیا جاسکتا ہے۔یعنی

(الف) یہ کہ مزارع نے اپنے کھاتہ کی مشتملہ اراضی کو اسطرح استعمال کیا ہو جسکی وجہ سے وہ اراضی ان مقاصد کی حامل نہ رہی ہو جن کے لیے اس نے حاصل کی تھی۔

(ب) یہ کہ اگر لگان کی ادائیگی جنس کی صورت میں ہو اور مزارع نے معقول وجہ کے بغیر اراضی کو اس طریقہ سے زیر کاشت میں نہ لایا ہو اور نہ اس حد تک کاشت کی ہو جسکا علاقہ میں عام رواج ہو جہاں پہ اراضی واقع ہو،

(ج) اور جہاں مزارع کے خلاف لگان کے بقایا جات کے بارے میں ڈگری صادر کی گئی ہو اور اس ڈگری کی تعمیل نہ کی گئی ہو۔

دفعہ ۳۹ کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت دفعہ ہذا کے مقاصد کے لیے ایک مقرری دار ایسا مزارع متصور ہوگا جسے حق دخیل کاری حاصل ہو۔

مقررہ معیاد کے مزارع کی بے دخلی کی وجوہات Grounds of a ejectment of Tenant for a fixed term

دفعہ ۴۰ کے تحت ایسا مزارع جسے حق دخیل کاری حاصل نہ ہو لیکن کسی معاہدہ یا کسی حاکم مجاز کی کسی ڈگری یا حکم کے تحت مقررہ میعاد کے لیے حقیقت کاشت رکھتا ہو وہ اس میعاد کے ختم ہونے پر اپنے کھاتہ سے بے دخل کئے جانے کا مستوجب ہوگا اور مقررہ معیاد ختم ہونے سے پہلے مندرجہ ذیل وجوحات میں سے کسی وجہ کی بناء پر بے دخل کیا جاسکے گا۔یعنی:۔

(الف) یہ کہ مزارع نے اپنے کھاتہ کی مشتملہ اراضی کو اسطرح استعمال کیا ہو جسکی وجہ سے یہ اراضی ان مقاصد کے قابل نہ رہی ہو جن کے لیے اس نے حاصل کی تھی۔

(ب) یہ کہ اگر لگان کی ادائیگی جنس کی صورت میں ہو اور مزارع نے معقول وجہ کے بغیر اراضی کو اس طریقہ سے زیر کاشت میں نہ لایا ہو اور نہ اس حد تک کاشت کی ہو جسکا علاقہ میں عام رواج ہو جہاں یہ اراضی واقع ہو۔

(ج) کسی ایسی وجہ پر جسکے باعث معاہدہ، ڈگری یا حکم کے تحت بے دخلی حق بجانب ہو۔

مزارعین کی سال بہ سال بے دخلی Ejectnent of Tenant from Year to Year

دفعہ ۴۱ کے تحت ایسا مزارع جسے نہ تو حق دخیل کاری حاصل ہو اور نہ ہی کسی معاہدہ یا کسی حاکم مجاز کی ڈگری یا حکم کے تحت مقررہ میعاد کے لیے حقیقت کاشت رکھتا ہو تو ایسی صورت میں مزارع کو کسی فصلی سال کے اختتام پر بے دخل کیا جاسکتا ہے۔

بے دخلی پر پابندی Restriction on ejectment

دفعہ ۴۲ کے تحت کوئی بھی مزارع بے دخلی کی ڈگری کی تعمیل کے علاوہ بے دخل نہیں کیا جاسکتا ماسوائے مندرجہ ذیل صورتوں کے۔یعنی

(الف) جہاں پہ مزارع کے خلاف لگان کے بقایاجات کے بارے میں ڈگری صادر کی گئی ہو اور اس ڈگری کی تعمیل نہ کی گئی ہو۔

(ب) جہاں پہ مزارع حق دخیل کاری نہ رکھتا ہو اور نہ ہی کسی حاکم مجاز کی ڈگری یا حکم کے تحت مقررہ میعاد کے لیے حقیقت کاشت رکھتا ہو۔

افسر مال کو درخواست برائے بے دخلی Application to Revenue officer for ejectment

دفعہ ۴۳ کے تحت ایسی کسی بھی صورت میں جیسا کہ دفعہ ۴۲ کی شق (الف) یا (ب) میں بیان کی گئی ہے مالک اراضی افسر مال کو درخواست دے گا کہ شق (الف) کے تحت اسکا مزارع بے دخل کیا جائے یا شق (ب) کے تحت مزارع سے بے دخلی کے حکم کی تعمیل کرائی جائے۔

لگان کے بقایاجات کی ڈگری کی ادائیگی نہ کرنے پر بے دخلی Ejectment for failure to satisfy

دفعہ ۴۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت دفعہ ۴۲ کی شق (الف) میں بیان کردہ کسی ایک صورت میں درخواست موصول ہونے پر افسر مال کے لیے لازم ہوگا کہ وہ لگان کے بقایاجات کی جسطرح وہ مناسب خیال کرے، تحقیقات کرانے کے بعد مزارع پر نوٹس کی تعمیل کروائے جس میں ڈگری کی تاریخ اور واجب الادا رقم بیان کی گئی ہو اور اطلاع دی گئی ہو کہ اگر وہ مذکورہ رقم افسر مال کو نوٹس موصول ہونے کی تاریخ سے پندرہ دنوں کے اندر ادا نہیں کرے گا تو اسے اراضی سے بے دخل کر دیا جائے گا۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت اگر رقم مذکورہ طریقہ پر ادا نہ کی گئی ہو تو افسر مال مجاز ہوگا کہ قانون ہذا کے ادائیگی معاوضہ کے احکام کے مطابق مزارع کو بے دخلی کا حکم دے سوائے اسکے کہ مزارع اسکے برعکس کوئی معقول وجہ بیان کرے۔

بذریعہ نوٹس سال بہ سال مزارعین کی بے دخلی Ejectmeut of Tenant from year to year by notice

(۱) دفعہ ۴۲ کی شق (ب) میں بیان کردہ کسی ایک صورت کے متعلق مالک اراضی کی طرف سے درخواست موصول ہونے پر افسر مال پر لازم ہوگا کہ اگر درخواست درست ہو اور اس میں کوئی بات قابل اعتراض نہ ہو مزارع پر بے دخلی کے نوٹس کی تعمیل کرائے۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کسی نوٹس کی تعمیل فصلی سال میں ۱۵ نومبر کے بعد نہ ہو سکے گی۔

(۳) نوٹس میں مالک اراضی کا نام جسکی درخواست پر نوٹس دیا گیا ہو اور اس اراضی کی تفصیل درج ہونی چاہیے اور اس نوٹس میں مزارع کو اطلاع دی جائیگی کہ وہ آنے والی یکم مئی کو لازماً اراضی خالی کر دے یا اگر وہ بیدخلی کے خلاف کوئی عذر پیش کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ اس مقصد کے لیے نوٹس کی تعمیل سے دو ماہ کی مدت کے اندر کسی عدالت مال میں مقدمہ دائر کرے۔

(۴) نوٹس میں یہ اطلاع بھی دی جائیگی کہ اگر وہ بے دخلی کے خلاف چارہ جوئی نہیں کرنا چاہتا اور بید خلی کی صورت میں کسی معاوضہ کا دعویٰ رکھتا ہو تو اس پر لازم ہے کہ مذکورہ نوٹس موصول ہونے کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر اس افسر مال کے ہاں اپنا دعویٰ رجوع کرے جیسے ذیلی دفعہ (۵) کے تحت اس میں بیان کردہ حالات کی بناء پر بے دخلی کا حکم دینے کا اختیار ہے۔

(۵) اگر نوٹس موصول ہونے کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر مزارع بے دخلی کے خلاف کوئی چارہ جوئی کے لیے دعویٰ دائر نہ کرے تو افسر مال کو مالک اراضی کی درخواست پر لازم ہے کہ قانون ہذا کے احکام بہ متعلق ادائیگی معاوضہ مزارع کی بے دخلی کا حکم صادر کرے۔

مگر شرط یہ ہے کہ افسر مال اس وقت تک ایسا حکم نہ دے گا جب تک کہ اسے اس امر کا یقین نہ ہو جائے کہ مزارع پر نوٹس کی تعمیل باضابطہ ہوگئی تھی۔

(۶) اگر مزارع نے دو ماہ کے اندر اپنی بے دخلی کے خلاف مقدمہ دائر کیا ہو اور مقدمہ ہار جائے تو وہ عدالت جس نے مقدمہ کا فیصلہ کیا ہے اسے لازم ہے کہ اپنی ڈگری کی رو سے مزارع کو بے دخل ہونے کا حکم صادر کرے۔

سماجی بہبود سے متعلق رضا کارانہ اداروں کی رجسٹریشن کا طریقہ کار

سماجی بہبود سے متعلق رضا کارانہ اداروں کی رجسٹریشن وکنٹرول کا قانون مجریہ ۱۹۶۱ کے تحت ایسے اداروں کی رجسٹریشن کا طریقہ کار دیا گیا ہے رجسٹریشن کے طریقہ کار کے ساتھ ایسے اداروں کے مقاصد جن کے لئے یہ ادارے قائم کئے جاتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) بچوں کی فلاح و بہبود،

(ii) نوجوانوں کی فلاح بہبود،

(iii) خواتین کی فلاح و بہبود،

(iv) جسمانی اور ذہنی طور پر معذور افراد کی فلاح و بہبود،

(v) فیملی پلاننگ،

(vi) لوگوں کو سماج دشمن سرگرمیوں سے دور رکھنے کے لئے تفریحی پروگرام مرتب کرنا،

(vii) سماجی تعلیم جس کا مقصد باشعور لوگوں میں سماجی ذمہ داریوں کے احساس کو اجاگر کرنا ہو،

(viii) قید سے رہا ہونے والے قیدیوں کی بہبود اور بحالی،

(ix) قصوروار (Juvenile Delinquent) بچوں کی فلاح و بہبود،

(x) معاشرے کے پس ماندہ افراد کی فلاح و بہبود،

(xi) بھیک مانگنے والے اور نادار افراد کی فلاح و بہبود،

(xii) مریضوں کی فلاح و بہبود اور بحالی،

(xiii) بوڑھے اور کمزور افراد کی فلاح و بہبود،

(xiv) سماجی کاموں کے لئے تربیت دینا،

(xv) سماجی بہبود کے اداروں کا باہمی رابطہ۔

رجسٹریشن کا طریقہ کار:۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳ کے تحت کسی بھی ادارے کو قائم یا جاری نہیں رکھا جا سکتا سوائے مذکورہ قانون کے مطابق۔

دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت اگر کوئی شخص مذکورہ بالا مقاصد کے لئے کوئی ادارہ قائم کرنا چاہتا ہو تو ایسی صورت میں مخصوص فارم اور فیس ادا کرنے کے علاوہ درخواست کے ساتھ ادارے کے دستور کی ایک نقل یا اس کے علاوہ باقی کاغذات جو کہ ضروری ہوں کو رجسٹریشن اتھارٹی میں جمع کرائے گا۔

دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت رجسٹریشن اتھارٹی ضروری کاروائی کرنے کے بعد درخواست کو منظور یا تحریری وجوہات کے ساتھ رد کر سکتی ہے۔

دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کے جاری ہونے کے بعد رضاکارانہ فلاحی ادارہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

دفعہ ۵ کی رو سے دفعہ ۴ کے تحت رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کے جاری ہونے کے بعد رضاکارانہ فلاحی ادارہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

دفعہ ۶ کے تحت رجسٹریشن اتھارٹی سے درخواست کے رد ہونے کی صورت میں درخواست دہندہ ۳۰ دنوں کے اندر صوبائی حکومت کے پاس اپیل دائر کرے گا اور صوبائی حکومت کا حکم حتمی ہوگا۔

دفعہ ۸ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کسی بھی ایسے ادارے کی طرف سے ادارے کے ائین میں کی جانے والی ترمیم

درست تصور نہ ہوگی جب تک ترمیم رجسٹریشن اتھارٹی سے منظور نہ کروائی جائے اور اس غرض کے لئے ترمیم کی ایک نقل رجسٹریشن اتھارٹی کو بھجوائی جائے گی۔

دفعہ ۸ کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت اگر رجسٹریشن اتھارٹی سے مطمئن ہو کہ ترمیم مذکورہ قانون کی دفعات یا قواعد کے مطابق ہے اور خلاف ورزی نہیں کر رہی تو ایسی صورت میں اتھارٹی ترمیم کو منظور کر دے گی۔

دفعہ ۸ کی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت رجسٹریشن اتھارٹی کی طرف سے منظور ہونے والی ترمیم کی ایک تصدیق شدہ نقل ادارے کو جاری کی جائے گی۔

دفعہ ۱۰ کے تحت رجسٹریشن اتھارٹی کسی معقول وجہ کی بناء پر کہ رجسٹریشن ادارہ اپنے آئین کی خلاف ورزی کر رہا ہے یا مذکورہ قانون کی دفعات اور قواعد کی خلاف ورزی کر رہا ہے یا کوئی ایسا کام کر رہا ہے جو کہ مفاد عامہ کے خلاف ہے تو ایسی صورت میں رجسٹریشن اتھارٹی ادارے کو سماعت کا موقع دینے کے بعد رپورٹ صوبائی حکومت کو بھجوا دے گی۔

دفعہ ۱۰ کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت صوبائی حکومت رپورٹ کا جائزہ لینے کے بعد اگر ضروری سمجھے تو ادارے کو تحلیل کرنے کا حکم دے سکتی ہے۔

دفعہ ۱۱ کے تحت ادارے کے ممبران یا گورننگ باڈی (Governing Body) خود سے ادارے کو تحلیل نہیں کر سکتے لیکن اگر تحلیل کرنے کا ارادہ ہو تو ممبران کی تعداد جو کہ (Three Fifth) سے کم نہیں ہوگی۔ صوبائی حکومت کو ادارے کے تحلیل کرنے کی درخواست دیں گے اور صوبائی حکومت درخواست کا جائزہ لینے کے بعد اگر ضروری سمجھے تو تحلیل کا حکم دے سکتی ہے۔

سزا :۔

دفعہ ۱۴ کے تحت ایسا شخص جو کہ مذکورہ قانون کی دفعات اور قواعد کی خلاف ورزی کرے یا رجسٹریشن کے لئے دی جانے والی درخواست میں یا رپورٹ یا بیان میں جو کہ رجسٹریشن اتھارٹی کو جمع کرائے گئے ہوں یا معلومات عامہ کے لئے شائع کئے گئے ہوں میں غلط بیان دے یا غلط طور پر نمائندگی کرے تو ایسی صورت میں اسے قید کی سزا دی جائے گی جو کہ چھ ماہ تک بڑھائی جا سکتی ہے اور جرمانہ جو کہ دو ہزار روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

سابقہ سرکاری ملازمین کے غیر ملکی حکومت اور ایجنسی میں ملازمت کی ممانعت کا قانون مجریہ ۱۹۶۶ء

سابقہ سرکاری ملازمین کے لیے غیر ملکی حکومت اور ایجنسی میں ملازمت کی ممانعت کے قانون مجریہ ۱۹۶۶ء کی رو سے ملکی مفادات کے تحفظ کی خاطر سابقہ سرکاری ملازمین کے لیے غیر ملکی حکومت اور ایجنسی میں ملازمت پر پابندیاں عائد کی گئیں ہیں۔

دفعہ ۲ کی شق (الف) میں سابقہ سرکاری ملازم سے مراد ایسا ملازم ہے جو کہ وفاقی یا صوبائی حکومت میں بطور سرکاری ملازم یا آفیسر کے ملازمت کر چکا ہو یا اس ملازمت کو ختم کیا جا چکا ہو۔

دفعہ ۲ کی شق (ب) میں غیر ملکی ایجنسی سے مراد غیر ملکی سفارتی نمائندگی، کونسلر کا آفس یا ادارہ ہے۔ خواہ کسی بھی نام سے پکارا جاتا ہو جس میں کسی بھی طرح کی اطلاعات، جو کہ عوامی تعلقات، تجارت کمرشل ایجنسی، سروس سنٹر یا کوئی ایسا فاؤنڈیشن شامل ہے جو غیر ملکی حکومت یا غیر ملکی باشندے کی طرف سے بنایا جائے یا قائم کیا گیا ہو

دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت سابقہ سرکاری ملازم غیر ملکی حکومت یا ایجنسی میں ملازمت نہیں کر سکتا تاہم وفاقی حکومت یا اسکی نامزد کردہ اتھارٹی سے تحریری اجازت حاصل کرنے کی صورت میں کسی غیر ملکی حکومت یا غیر ملکی ایجنسی میں بطور ملازم یا آفیسر ملازمت کر سکتا ہے۔

دفعہ ۴ کے تحت اگر کوئی شخص اس قانون کی دفعہ ۳ کی خلاف ورزی کرے گا تو اسکو قید کی سزا جو کہ سات سال تک ہو سکتی ہے دی جائے گی اور جرمانہ کی سزا بھی جو کہ پچاس ہزار تک ہو سکتی ہے اور اسکو جائیداد کی ضبطی کی سزا بھی دی جا سکتی ہے اور اسکے علاوہ مذکورہ بالا دو یا دو سے زیادہ سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

تمباکو نوشی کی ممانعت کے قانون کی خلاف ورزی کو روکنے کے لئے مختلف افراد کی تعنیاتی

تمباکو نوشی کے صحت پر مرتب ہونے والے مضر اثرات اور عوام کی بہتری کے پیش نظر حکومت نے تمباکو نوشی کی ممانعت کا قانون نافذ کیا ہے اور اسکی خلاف ورزی کو روکنے کے لیے مختلف افراد کو مختلف جگہوں پر تعنیات کیا گیا ہے اور سزائیں بھی تجویز کی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

سگریٹ نوشی کی ممانعت اور اسکا استعمال نہ کرنے والے افراد کی صحت کے تحفظ کے آرڈیننس ۲۰۰۲ کی دفعہ ۵ کے تحت کوئی بھی شخص پبلک کے کام یا استعمال کی جگہ پر سگریٹ نوشی یا کسی اور شکل میں تمباکو کا استعمال نہیں کرے گا۔ تاہم

وفاقی حکومت بعض ایسی حدود یا جگہوں میں اسکی اجازت کے لیے رہنما اصول جاری کر سکتی ہے جہاں سگریٹ نہ پینے والے لوگوں کی صحت کے تحفظ کا معقول بندوبست کیا گیا ہو اسی طرح دفعہ ۶ کے تحت مسافر گاڑی میں تمباکو نوشی منع کی گئی ہے اور اسی طرح دفعہ ۷ کے تحت کوئی بھی شخص یا کمپنی ذرائع ابلاغ پر یا کسی بھی جگہ تمباکو یا اسکی مصنوعات کی تشہیر نہیں کرے گا جب تک کہ اشتہار اس مقصد کے لیے وفاقی حکومت کی بنائی گئی کمیٹی کے مقرر کردہ رہنما اصولوں کے مطابق نہ ہو۔ دفعہ ۸ کے تحت کوئی شخص سگریٹ یا اس قبیل کی کوئی اور چیز ۱۸ سال سے کم عمر کے بچے کو فروخت نہیں کرے گا اسی طرح دفعہ ۹ کے تحت کوئی بھی شخص خود یا اسکی ایماء پر کوئی شخص سگریٹ یا سگریٹ کے قبیل کا کوئی مواد کسی کالج سکول یا تعلیمی ادارے سے پچاس میٹر کے فاصلے پر ذخیرہ، فروخت یا تقسیم نہیں کرے گا۔

دفعہ ۱۰ کے تحت کسی پبلک ادارے کا مالک یا منیجر یا اسکے معاملات کا نگران شخص ادارے کے اندر اور باہر ہر ایسے مقام پر جہاں تمام لوگوں کا آنا جانا ہو یا انکے زیر استعمال ہو ان نمایاں الفاظ پر مشتمل ایک تختی چسپاں کرے گا کہ یہاں سگریٹ پینا منع ہے اور سگریٹ نوشی ایک جرم ہے۔

دفعہ ۱۱ کے تحت اگر کوئی شخص اس آرڈیننس کی دفعات ۵، ۶ اور ۱۰ کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا تو اسے ایک ہزار روپے تک جرمانے کی سزا دی جائے گی اور دوبارہ اس جرم کے ارتکاب پر کم از کم ایک ہزار روپے جرمانے کا مستوجب ہوگا جس میں ایک لاکھ روپے تک اضافہ کیا جا سکتا ہے اسی طرح دفعات ۷، ۸، اور ۹ کی خلاف ورزی پر ہر ایسے شخص کو پانچ ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جائے گی اور دوبارہ اس جرم کے ارتکاب پر ہر بار وہ تین ماہ تک سزائے قید اور کم از کم ایک لاکھ روپے جرمانے کا مستوجب ہوگا۔

دفعہ ۱۲ کے تحت کوئی بھی مجاز آفسر یا کم از کم سب انسپکٹر کے عہدے کا پولیس آفیسر اس آرڈیننس کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والے شخص کو عوام کے کام یا استعمال کی جگہ سے بے دخل کر سکتا ہے۔

دفعہ ۱۳ کے تحت عدالت اس آرڈیننس کی دفعات ۵، ۶، اور ۱۰ کے تحت آنے والے جرائم کی سماعت کی مجاز آفیسر کی تحریری شکایت پر اور دفعات ۷، ۸ اور ۹ کے تحت آنے والے جرائم کی سماعت کی پولیس آفیسر کی تحریری رپورٹ پر کر سکتی ہے جو سب انسپکٹر کے عہدہ سے کم نہ ہو۔

قانون ہذا کے عملی نفاذ کا طریقہ کار۔

اس قانون کی دفعہ ۴ کی رو سے وفاقی حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے

ایک یا ایک سے زیادہ افراد کو اس قانون کے تحت امور سرانجام دینے کے اختیارات تفویض کرے لہذا مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت دیئے گئے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ایس۔آر۔او نمبر ۶۵۴ (۱) ۲۰۰۳ جاری کیا گیا ہے جسکے تحت کاروائی عمل میں لانے کے اختیارات حسب ذیل افراد کو تفویض کیے گئے ہیں۔

(الف) دفعات ۵، ۶، ۱۰، ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ کے تحت تمام مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) اور صوبائی اسمبلیوں کے اراکین۔

(ب) دفعات ۵، ۶، ۱۰، ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ کے تحت تمام ضلعی، تحصیل، یونین ناظم، ڈپٹی ناظم اور کونسلر۔

(ت) دفعات ۵، ۶، ۱۰، ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ کے تحت تمام ۲۰ سکیل اور اس سے اوپر کے افسران۔

(ح) دفعات ۵، ۶، ۱۰، ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ کے تحت تمام سب انسپکٹر اور اس سے اوپر کے سکیل کے افسران۔

(خ) دفعات ۶، ۱۲، ۱۳ کے تحت تمام تعلیمی اداروں کے سربراہان۔

(ج) دفعات ۶، ۱۲، ۱۳ کے تحت پبلک ٹرانسپورٹ، بس، ویگن کے ڈرائیور اور کنڈیکٹر۔

(د) دفعات ۶، ۱۲، اور ۱۳ کے تحت ریل گاڑی کا ڈرائیور، کنڈیکٹر، گارڈ۔

(ذ) دفعات ۵، ۱۰، ۱۲، اور ۱۳ کے تحت ائیر پورٹ کے لاونج، ریلوے سٹیشن کی انتظار گاہوں اور بس سٹاپ کے منیجر۔

(ر) دفعات ۵، ۶، ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ کے تحت ہوائی جہاز کے تمام عملہ ممبران۔

(ز) دفعات ۵، ۱۰، ۱۲، اور ۱۳ کے تحت ہر ادارے کا منیجر جہاں عوامی خدمات معاوضے کے ساتھ یا مفت بہم پہنچائی جاتی ہوں جس میں چیزوں کا بیچنا بھی شامل ہے۔

(س) دفعات ۵، ۱۰، ۱۲، اور ۱۳ کے تحت ہسپتالوں کے سربراہان، صحت کی دیکھ بھال کے ادارے کے سربراہ۔

(ش) دفعات ۵، ۱۰، ۱۲، اور ۱۳ کے تحت ہوٹلوں کے منیجر، تفریح گاہ کے منیجر جس میں سینما، تھیٹر، ٹی وی کا سٹوڈیو اور ریڈیو وغیرہ شامل ہیں۔

اسلام آباد رہائشی پلاٹوں کی تقسیم کی ممانعت کا قانون

رہائشی پلاٹوں کی مزید تقسیم کی ممانعت کا قانون (The Prohibtion of Division of Residential Plots Ordinance 1997) ۱۹۹۷ء میں نافذ ہوا۔ اسکا اطلاق صرف اسلام آباد تک محدود ہے۔ اس قانون کے تحت اسلام آباد میں واقع رہائشی پلاٹوں کی مزید تقسیم پر پابندی لگائی گئی ہے۔ اس قانون کی رو سے کوئی بھی شخص رہائشی پلاٹ کو مزید تقسیم نہیں کرسکتا اور اگر وہ ایسا کرے گا تو جرم کا مرتکب ہوگا جس کیلئے قید اور جرمانے کی سزا تجویز کی گئی ہے تفصیل حسب ذیل ہے۔

رہائشی پلاٹوں کی تقسیم کی ممانعت وغیرہ (Prohibtion of Division of Residential Plots etc)

دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کسی بھی نافذالعمل قانون، قاعدے، ضابطے یا ذیلی قانون کے باوجود اور کسی پلاٹ کے انتقال نامہ، پٹہ نامہ یا الاٹمنٹ کی شرائط وضوابط کے ہوتے ہوئے کوئی بھی شخص رہائشی پلاٹ کو تقسیم یا مزید دو یا دو سے زیادہ حصول میں تقسیم نہیں کر سکتا۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت کوئی بھی عدالت اس آرڈیننس کے نافذ ہونے کے بعد کسی رہائشی پلاٹ کی تقسیم یا تقسیم در تقسیم کے دعوے، اپیل یا درخواست کی سماعت نہیں کرے گی۔ اور اس طرح کے سارے دعوے، اپیلیں یا درخواستیں جو کسی بھی عدالت میں اس قانون کے نافذ ہونے کے وقت زیر التواء ہوں ان پر کارروائی ساقط ہو جائے گی۔

خلاف ورزی پر سزا :

دفعہ ۴ کے تحت جو کوئی بھی شخص دفعہ ۳ کے احکام کی خلاف ورزی کرے گا یا پلاٹ کے کسی حصے کی فروخت یا کسی طرح سے اسکی منتقلی کا معاہدہ کرے گا۔ یا کوئی ایسا فعل سرانجام دے گا جس کا نتیجہ پلاٹ کو تقسیم در تقسیم کرنے کا باعث بنے تو ایسی صورت میں وہ شخص جرم کا مرتکب ہوگا اور اسے قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد ایک سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا ایک لاکھ روپے تک دی جائے گی یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ اور اس شخص کے حق میں کی جانے والی پلاٹ کی الاٹمنٹ، اقرار نامہ بیع، پٹہ نامہ کو دارالخلافہ ترقیاتی اتھارٹی (Capital Development Authority) منسوخ کر سکتی ہے۔

سینما گھروں میں تمباکونوشی کی ممانعت کا قانون

تمباکونوشی ایک ایسی بری عادت ہے جس سے نہ صرف اسے پینے والے کی صحت متاثر ہوتی ہے بلکہ اس کے مضر اثرات اردگرد کے لوگوں پر بھی پڑتے ہیں۔ لہذا اس کی روک تھام کے لیے نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی بہت کوشش کی جارہی ہے تاکہ لوگوں کو تمباکونوشی سے پیدا ہونے والی مہلک بیماریوں سے بچایا جا سکے۔ چنانچہ تمباکونوشی کے مضر اثرات کے پیش نظر پنجاب میں ۱۹۶۰ء میں سینما گھروں میں تمباکونوشی کی ممانعت کا قانون نافذ کیا گیا جس کا مقصد تمباکونوشی کو روکنا اور اسکے مضر اثرات کو دوسروں تک پھیلانے سے روکنا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

سینما گھروں میں تمباکونوشی کے قانون مجریہ ۱۹۶۰ کی دفعہ ۳ کے تحت جو کوئی بھی شخص کسی پرفارمنس مظاہرہ یا کسی شو کے دوران سینما کی ایسی جگہ پر جو کہ ناظرین یا تماشائیوں کے لیے مخصوص کی گئی ہو پر تمباکونوشی کرے گا تو وہ جرمانے کی

سزا کا مستوجب ہوگا جو کہ ایک سو روپے تک ہو سکتا ہے۔

دفعہ ۴ کے تحت کوئی بھی پولیس آفیسر جو کہ سب انسپکٹر کے عہدے سے کم نہیں ہوگا ایسے شخص کو بغیر وارنٹ کے گرفتار کر سکتا ہے جو کہ دفعہ ۳ کے تحت جرم کا مرتکب ہوا ہو لیکن مخصوص تاریخ پر مجسٹریٹ کے سامنے حاضری پر اس کو رہا کر دیا جائے گا۔

دفعہ ۵ کے تحت سینما گھر کی انتظامیہ نمایاں جگہ پر نوٹس چسپاں کر کے یا اشتہار کے ذریعے ناظرین، تماشائیوں کو مطلع کرے گی کہ اگر کوئی شخص کسی پرفارمنس، شو، مظاہرہ کے دوران سینما کی ایسی جگہ جو کہ ناظرین کے لیے مخصوص ہوگی پر تمباکونوشی کرتے ہوئے پایا گیا تو اسے بغیر وارنٹ گرفتار کیا جائیگا اور جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت جو کوئی بھی ذیلی دفعہ (۱) کی خلاف ورزی کرے گا تو وہ جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا جو کہ ایک سو روپے تک ہو سکتا ہے۔

دفعہ ۷ کے تحت اس قانون کے مقاصد کے لیے حکومت قواعد بنائے گی۔

مجرم کو پناہ دینے کی سزا

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۱۶ کے تحت جب کوئی شخص کسی جرم میں سزایاب ہو چکا ہو یا اس پر الزام لگایا گیا ہو اور جرم کی قانونی حراست میں ہوتے ہوئے اس حراست سے بھاگ جائے یا جب کوئی سرکاری ملازم قانونی اختیارات کے نفاذ میں کسی جرم پر کسی شخص کی گرفتاری کا حکم دے تو ایسی صورت میں اگر کوئی مجرم کے بھاگ جانے یا گرفتاری کے حکم کے بارے میں جانتے ہوئے اس کو گرفتار ہونے سے روکنے کی نیت سے پناہ دے یا چھپائے تو اس شخص کو مندرجہ ذیل طریقے سے سزا دی جائے گی۔

اگر جرم سنگین ہو۔

اگر جرم جس کے لیے مجرم حراست میں تھا یا اسکے گرفتار کیے جانے کا حکم دیا گیا تھا کی سزا موت ہو تو ایسی صورت میں اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جا سکتی ہے جسکی معیاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کی سزا کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر جرم کی سزا عمر قید یا قید ہو:

جرم کی سزا عمر قید یا دس برس تک ہونے کی صورت میں اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی

جاسکتی ہے جس کی معیاد تین برس تک ہوسکتی ہے۔ جو کہ جرمانہ کے ساتھ یا بغیر جرمانہ کے ہوسکتی ہے۔ اگر اس جرم کی سزا قید ہو جو کہ ایک سال تک بڑھائی جاسکتی ہو نہ کہ دس برس تک تو ایسی صورت میں اسکو جرم کے لیے مقررہ سزا دی جائے گی۔ اور اسکی میعاد اس قید کی طویل ترین میعاد ایک چوتھائی تک ہو سکے گی جو اس جرم کے لیے مقرر ہو یا جرمانہ کی سزا دی جاسکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

اس دفعہ میں لفظ جرم میں وہ فعل یا ترک فعل بھی شامل ہے جسکا ارتکاب بیرون پاکستان کرنے کاالزام ہو کہ اگر وہ پاکستان کے اندر مرتکب ہوتا تو بطور جرم قابل سزا ہوتا جس کی نسبت وہ تحویل ملزمان سے متعلقہ کیس قانون کے تحت یا بصورت دیگر پاکستان میں گرفتار یا قید ہوسکتا ہو اور ایسے فعل یا ترک فعل کی سزا دفعہ ہذا کے مقاصد کے لیے اس طرح دی جائے گی۔ گویا کہ ملزم شخص نے اس کا ارتکاب پاکستان کے اندر کیا ہو لیکن استثنائی صورت میں یہ حکم اس صورت میں وسعت پذیر نہیں گا جس میں پناہ دینا یا چھپانا گرفتار کیئے جانے والے شخص کے شوہر یا بیوی کی طرف سے ہو۔

پنجاب تعلیمی فاؤنڈیشن کا قانون مجریہ ۲۰۰۴ء

کسی بھی معاشرے میں تعلیم کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرے اور تعلیم سے متعلقہ تمام سہولیات مہیا کرے۔ لہذا تعلیم کی اہمیت کے پیش نظر ۲۰۰۴ء میں پنجاب میں تعلیمی فاونڈیشن کے نام سے قانون نافذ کیا گیا ہے جسکے نفاذ کا مقصد تعلیم کو فروغ دینے کے علاوہ پرائیویٹ سیکٹر کی ان کوششوں میں مدد کرنا ہے جو کہ خاص طور پر غریب بچوں کو تعلیم دلوانے کے لیے کی جارہی ہوں۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

پنجاب تعلیمی فاونڈیشن کے قانون مجریہ ۲۰۰۴ء کی دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت فاونڈیشن قائم کی جائے گی۔

فاؤنڈیشن کے فرائض۔

فاونڈیشن مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دے گی۔

(i) تعلیمی اداروں کے قیام، ان کی توسیع اور اداروں میں بہتری لانے اور انتظام وانصرام کے علاوہ ملحقہ پراجیکٹ کے لیے مالی امداد فراہم کرنا۔

(ii) تعلیمی اداروں، اساتذہ، طالب علموں کو ترغیب دینا۔

(iii) تعلیم سے متعلقہ پبلک اور پرائیویٹ اشتراک کو فروغ دینا۔

(iv) تعلیمی اداروں کو ٹیکنکل مدد فراہم کرنا۔

(v) عطیات گرانٹ، امداد کے ذریعے فنڈ جمع کرنا۔

(vi) تعلیمی اداروں کی صلاحیت کار میں مدد کرنا بشمول اساتذہ کی ٹریننگ کے۔

(vii) ہر وہ فرض سرانجام دینا جو کہ بورڈ نے حکومت کی اجازت سے اسے تفویض کیا ہو۔

فاؤنڈیشن فنڈ۔

دفعہ ۱۰ کے تحت فاؤنڈیشن کے لیے فنڈ قائم کیا جائے گا جو کہ مندرجہ ذیل طریقوں سے اکٹھا کیا جائے گا۔

(i) وفاقی، صوبائی حکومت اور لوکل باڈیز سے حاصل ہونے والی امداد۔

(ii) فاونڈیشن کی طرف سے کی جانے والی سرمایہ کاری پر حاصل ہونے والے منافع کی رقم۔

(iii) تنظیموں، افراد کی طرف سے حاصل ہونے والی امداد، عطیات۔

(iv) بین الاقوامی تنظیموں سے حاصل ہونے والے عطیات، امداد وغیرہ جنکو قبول کرنے کی اجازت حکومت پاکستان نے دی ہو۔

(v) وہ تمام رقوم جو کہ کسی بھی ذرائع سے فاونڈیشن نے حاصل کی ہوں۔

دفعہ ۱۱ کے تحت بورڈ مالی، ٹیکنیکل، مشاروتی اور دوسری متعلقہ کمیٹیاں جو کہ ضروری ہوں قائم کرے گا۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت کمیٹیوں کی تشکیل اور انکے فرائض کا تعین بورڈ کرے گا۔

دفعہ ۱۳ کے تحت حکومت بذریعہ نوٹفکیشن اس قانون کے مقاصد کے لیے قواعد بنائے گی۔

پنجاب صحت کی فاؤنڈیشن کا قانون مجریہ ۱۹۹۲ء

ہر مہذب معاشرے میں انسانی جسم و جان کی حفاظت کا بندوبست کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے ۱۹۹۲ء میں پنجاب میں صحت کی فاونڈیشن کا قانون نافذ کیا گیا جس کا مقصد صحت کے اداروں کی حالت کو بہتر بنانا اور صحت کے اداروں اور ڈاکٹروں کو کلینک کھولنے کے لیے قرضے فراہم کرنا ہے اور دیگر وہ تمام امور سرانجام دینا جو کہ ضروری ہوں۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

پنجاب صحت کی فاونڈیشن کے قانون مجریہ ۱۹۹۲ء کی دفعہ ۳ کے تحت حکومت نوٹیفکیشن کے ذریعے فاونڈیشن قائم کرے گی جو کہ پنجاب صحت کی فاونڈیشن کہلائے گی۔

فاؤنڈیشن کے فرائض۔

دفعہ۱۰ کی ذیلی دفعہ(۱) کے تحت فاؤنڈیشن وہ تمام ضروری اقدامات اٹھائے گی جنہیں وہ ضروری سمجھے اور اسکے ساتھ ساتھ پرائیویٹ سیکٹر میں صحت کی ترقی کے لیے مالی امداد مہیا کرے گی۔

ذیلی دفعہ(۱) میں مذکورہ فرائض سے تعصب برتے بغیر فاؤنڈیشن مندرجہ فرائض سرانجام دے گی۔

(الف) صحت کے ادارے اور ملحقہ پراجیکٹ قائم کرے گی یا قائم کرنے کی وجہ بنے گی۔

(ب) صحت کے اداروں کو گرانٹ مہیا کرے گی۔اور زمین خریدنے، فرنیچر اور دوسرے ملحقہ پراجیکٹس کے لیے گرانٹ فراہم کرے گی۔

(ج) صحت کے اداروں کو قرضے فراہم کرے گی۔

(چ) ڈاکٹروں کو کلینک کھولنے کے لیے قرضے فراہم کرے گی۔

(ح) صحت کے اداروں اور ڈاکٹروں کو شیڈولڈ بنکوں اور مالی امداد کے اداروں سے قرضہ حاصل کرنے کے لیے مدد کرے گی۔

(خ) حکومت، ترقیاتی اتھارٹیز اور ہاؤسنگ ایجنسی جنکا کنٹرول حکومت کے ہاتھ میں ہے سے زمین حاصل کرنے اور پلاٹ لینے کے لیے مدد حاصل کرسکتی ہے۔اور ان پلاٹس کو کرائے پر دینے کے ساتھ ساتھ بیچ بھی سکتی ہے۔

(د) بہبود آبادی کے پروگرامات کے لیے پرائیویٹ سیکٹر کو ضروری سہولیتں مہیا کرنے میں مدد کرے گی۔

(ز) حکومت کی اجازت سے قرضہ بڑھائے گی اور امداد وصول کرے گی۔

(ر) وہ تمام فرائض سرانجام دے گی جو اسے حکومت نے تفویض کیئے ہوں۔

فاونڈیشن فنڈ۔

دفعہ ۱۱ کے تحت فاونڈ ویشن وفاقی ۔حکومت اور لوکل باڈیز سے گرانٹ حاصل کرے گی ، اور اسکے علاوہ فاونڈیشن کی جانب سے کی جانے والی سرمایہ کاری سے حاصل کردہ رقم ڈونیشن اور وقف وغیرہ۔

پنجاب پبلک سروس کمیشن کے امتحانات میں بدعنوانی اور اسکی سزا

پنجاب قانون اصلاح پبلک سروس کمیشن ۱۹۷۷ء کی دفعہ۳ کے تحت پبلک سروس کے امتحانات میں بدعنوانی اور اس پر سزا کی تفصیلات بتائی گئی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

بدعنوانی پر سزا۔

اگر کوئی شخص حسب ذیل جرائم کا مرتکب ہوگا یعنی

(i) قبل از وقت کمیشن کے زبانی یا تحریری امتحان کے لیے سوال یا پرچہ سوال کے بارے میں انکشاف کرے کہ یہ سوال یا پرچہ سوال کمیشن کے امتحان کے لیے منتخب کیا جاچکا ہے۔

(ii) کسی بھی فرضی پرچہ یا فرضی سوال جسکے بارے میں یہ رائے ہو کہ یہ کمیشن کے زبانی یا تحریری امتحان کے لیے سیٹ کیا جاچکا ہے اور اسکو مدنظر رکھتے ہوئے اس فرضی پرچہ یا فرضی سوال کو بیچنے یا خریدنے کے لیے چھاپے یا شائع کرے۔

(iii) پرچے کے حل کیلئے دی گئی شیٹ، جوابی کتاب کے کسی حصے یا پوری کتاب کو تبدیل کرے۔ یا

(iv) ایسا شخص جو کہ ممتحن (examinor) کے فرائض انجام دے رہا ہو اور ان فرائض کو سرانجام دیتے ہوئے کسی امیدوار کو پرچہ میں بددیانتی سے زیادہ یا کم نمبر دے جبکہ وہ امیدوار حاصل کردہ نمبروں سے کم یا زیادہ کا مستحق ہو۔ یا

(v) ممتحن(Examinor) کسی دستاویز کو بددیانتی سے ریکارڈ کرنے کی صورت میں کسی امیدوار کو کم یا زیادہ نمبر دے، یا

(vi) کمیشن کے زبانی اور تحریری امتحان کے دوران کسی امیدوار کو پرچہ میں موجود کسی سوال کا جواب مہیا کرے۔

(vii) کسی امیدوار کی شخصی تلبیس کرے۔ یا

(viii) کسی امیدوار کی شخصی تلبیس کرنا اور یہ ظاہر کرنا کہ وہ اصل امیدوار ہے۔ یا۔

(ix) سرٹیفکیٹ یا کسی دستاویز کی عبارت کو مسخ کرنا، تبدیل کرنا، الفاظ کا اضافہ کرنا یا مٹا دینا جو کہ کمیشن نے ریکارڈ کے طور پر محفوظ رکھا ہو یا کسی بھی طریقے سے اس دستاویز یا سرٹیفکیٹ میں بددیانتی سے الفاظ کو مسخ، تبدیل، اضافہ کرنا یا مٹانا۔

(x) کمیشن کے سرکاری امتحانات کے سرکاری نتائج میں کسی بھی طریقے سے یعنی متبادل افسر شیٹ شامل کرکے، اسے مسخ کرنا، تبدیل کرنا جعل سازی کرنا یا کمیشن کے ریکارڈ میں جعل سازی کرنا۔

(xi) امتحانات کی پیش رفت میں رکاوٹ ڈالنا اور کسی امتحانی سنٹر میں کسی بھی طریقے سے رکاوٹ ڈالنا۔ یا

(xii) امتحانی سنٹر کے انچارج یا امتحانات سے متعلقہ کسی شخص کو ڈرانا دھمکانا۔ یا

(xiii) کمیشن کے کسی ملازم کو جو کہ امتحانات سے متعلقہ امور سرانجام دے رہا ہو اور اس ملازم کو مرغوب کرنے کے لیے اس تک رسائی حاصل کرے تاکہ اس ملازم سے بددیانتی سے امتحانات کے امور سرانجام دے یعنی امتحانات کے نتائج کا اعلان کرے یا پرچہ جات کے نمبر لگائے یا اس ملازم سے پرچے سے متعلقہ خفیہ معلومات حاصل کرے۔

(xiv) جو کوئی مذکورہ بالا جرائم کو کرنے کی کوشش یا کرنے کے لیے مدد فراہم کرے گا تو وہ ایک سال کے لیے قید با مشقت سزا کا مستوجب ہوگا اور جرمانہ جو کہ ایک (T) ہزار روپے تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

ایک ہی جرم میں دوبارہ مقدمہ چلانے کی ممانعت کا قانون

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل (۱) ۱۳ کے تحت کسی شخص پر ایک ہی جرم کی بناء پر ایک بار سے زیادہ نہ تو مقدمہ چلایا جائے گا اور نہ ہی سزا دی جائے گی۔ اس ضمن میں ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۴۰۳ کے تحت اگر کسی شخص کو فوجداری مقدمہ میں ملوث کیا گیا ہو اور مجاز عدالت نے اسے بری کر دیا ہو یا سزایاب کیا ہو تو انہی حقائق پر اس شخص کو دوبارہ اسی جرم کی پاداش میں ملوث نہیں کیا جاسکتا۔

ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۴۰۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کوئی بھی ایسا شخص جس کو کسی مجاز عدالت نے ایک بار کسی جرم میں مقدمہ چلا کر بری کر دیا ہو یا اس کو سزا سنا دی ہو، تو جب تک ایسی سزایابی یا بریت لاگو رہے اس پر اسی جرم میں دوبارہ مقدمہ نہیں چلایا جاسکتا اور نہ ہی انہیں حقائق کی بنیاد پر اسے کسی ایسے دوسرے جرم میں ماخوذ کیا جاسکتا ہے جس میں اسکے خلاف دفعہ ۲۳۶ کے تحت کوئی اور مختلف الزام عائد کرنا ضروری ہو یا جس میں اسے دفعہ ۲۳۷ کے تحت سزا دی جاسکتی ہو یعنی جب جرم کی نوعیت مختلف ہو۔

ذیلی دفعہ (۲) کی رو سے کوئی شخص جس کو کسی جرم میں سزایاب یا بری کیا گیا ہو، اس پر بعد میں کسی اور جرم میں مقدمہ چلایا جاسکتا ہے جسکے لئے اس پر زیر دفعہ (۱) ۲۳۵ ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء کوئی الگ الزام عائد کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً کسی شخص کے قبضے میں کئی جعلی مہریں ہیں جو بہت سی جعلسازیوں کیلئے قابل تعزیر ہیں، تو ایسے شخص پر ہر مہر قبضہ میں رکھنے کی علیحدہ علیحدہ فرد جرم عائد کی جائے گی اور اسے سزایاب کیا جائے گا۔

ذیلی دفعہ (۳) کی رو سے کوئی شخص جو کسی ایسے جرم میں سزایاب ہوا ہو جو کسی ایسے فعل پر مبنی ہو جس سے برآمد ہونے والے نتائج اس فعل سے مل کر اس جرم سے مختلف جرم کی تشکیل کرتے ہوں جس کیلئے اسے سزا دی گئی ہے، تو اس پر بعد میں اس نئے تشکیل شدہ جرم کیلئے مقدمہ چلایا جاسکتا ہے بشرطیکہ وہ نتائج اس وقت وقوع پزیر نہ ہوئے تھے یا انکا وقوع پزیر ہونا پہلے جرم میں سزا سناتے وقت عدالت کے علم میں نہیں تھا۔

ذیلی دفعہ (۴) کی رو سے جو شخص کچھ افعال پر مبنی کسی جرم میں بری یا سزایاب ہوا ہو تو ویسی بریت یا سزایابی کے

باوجود بعد ازاں اسے کسی اور ایسے جرم میں ماخوذ کیا جا سکتا ہے جو ان ہی افعال پر مشتمل ہو، جس کا ارتکاب اس نے کیا ہو، تاہم شرط یہ ہے کہ جس عدالت نے مقدمے کی سماعت کر کے پہلی سزا تجویز کی تھی وہ عدالت اس دوسرے جرم کے مقدمے کی سماعت کی مجاز نہ ہو جس میں وہ بعد میں ماخوذ ہوا ہو۔

مثلاً کسی شخص نے بغیر لائسنس کے پستول سے کسی کا قتل کیا ہو تو الزام ثابت ہونے پر قتل کی سزا کے علاوہ اسے بغیر لائسنس اسلحہ رکھنے کے جرم میں الگ سزا سنائی جائے گی اور اگر قتل کے جرم میں اسے ورثاء نے معاف کر دیا تو بغیر لائسنس پستول رکھنے کے جرم میں دی گئی سزا معاف نہیں ہوگی۔

لاوارث مال کے سلسلہ میں پولیس کی ذمہ داری

لاوارث مال کے ملنے کی صورت میں پولیس کی ذمہ داریوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پولیس لاوارث مال کی فہرست تیار کرے گی:

پولیس آرڈر ۲۰۰۲ کے آرٹیکل ۱۳۴ کے تحت پولیس کو لاوارث مال کے ملنے یا حوالے کیے جانے کی صورت میں ہر پولیس افسر کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس مال کو قبضہ میں لے اور اسکی فہرست تیار کرے اور بلا تاخیر فہرست کی ایک کاپی ضلع پولیس کے سربراہ کو فراہم کرے اور ضلع پولیس کا سربراہ اس فہرست کی ایک نقل ضلع عوامی تحفظ کمیشن کو بھجوائے گا۔

لاوارث مال کے تصفیہ کے لیے طریقہ کار:

آرٹیکل ۱۳۵ کی شق (۱) کے تحت آرٹیکل ۱۳۴ کے تحت قبضہ میں لئے گئے مال کی صورت میں ضلع پولیس کا سربراہ پندرہ دن کے اندر مقررہ طریقہ کار کے مطابق اس مال کے بارے میں اطلاع عام جاری کرے گا۔ جس میں ان اشیاء کی صراحت ہوگی جس پر مذکورہ مال مشتمل ہوگا اور اس اطلاع عام میں بتایا جائے گا کہ اگر کوئی شخص مذکورہ مال پر دعویٰ رکھتا ہو تو وہ ضلع پولیس کے سربراہ یا کسی ایسے آفسر کے سامنے جو کہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ یا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے عہدے سے کم نہ ہو جسے اس سلسلے میں خاص طور پر مجاز کیا گیا ہو کے سامنے پیش ہو اور مذکورہ اطلاع عام کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنا دعویٰ ثابت کرے۔ شق (۲) کے تحت اگر مال یا اسکا کوئی حصہ فوری یا قدرتی بوسیدگی کے تابع ہو یا ایک ہزار روپے کی مالیت سے کم ہو تو ایسی صورت میں ضلع پولیس کے سربراہ کی طرف سے جاری کردہ احکام کے تحت مال کو مقررہ طریقہ کار کے مطابق فوری طور پر فروخت کر دیا جائے گا اور اسکی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم کو آرٹیکل ۱۳۶ اور ۱۳۷ میں دیئے گئے طریقہ

کار کے مطابق استعمال کیا جائیگا۔ شق (۳) کے تحت جہاں پر کسی شخص کا مال پر دعویٰ ہو اور اسے شق (۱) کے تحت اطلاع عام کی رو سے ضلع پولیس کے سربراہ کے مجاز کردہ کسی افسر کے سامنے پیش ہونے اور دعویٰ ثابت کرنے کا حکم دیا گیا ہو تو ایسی صورت میں مذکورہ افسر کارروائی کا ریکارڈ ضلع پولیس کے سربراہ کو بھیجے گا اور ضلع پولیس کا سربراہ شق (۳) کے تحت مال کے تصفیہ سے متعلق ضلع عوامی تحفظ کمیشن کی طرف سے دی گئی ہدایات پر عمل کرے گا۔

مستحق شخص کو مال کی حوالگی:

آرٹیکل ۱۳۶ کے تحت ضلع پولیس کا سربراہ آرٹیکل ۱۳۵ کی شق (۱) کے تحت جاری کردہ اطلاع عام میں صراحت کردہ مال کے قبضہ یا انتظام کے کسی دعوے دار کے استحقاق کے بارے میں مطمئن ہونے پر اس مال کو اس دعوے دار کے حوالے کرنے کا حکم دے گا۔

شق (۲) کے تحت جہاں پر مال کے دعوے دار ایک سے زائد ہوں تو ایسی صورت میں ضلع پولیس کا سربراہ معاملہ مجاز عدالت کو بھجوا دے گا۔

اگر کوئی دعوے دار پیش نہ ہو تو مال کا تصفیہ:

آرٹیکل ۱۳۷ کے تحت اطلاع عام میں بیان کردہ مخصوص مدت کے دوران اگر کوئی شخص اس مال کے بارے میں اپنا دعویٰ ثابت نہ کر سکے تو مال یا اسکا ایسا حصہ جو آرٹیکل ۱۳۵ کی شق (۲) کے تحت پہلے فروخت نہ کیا گیا عوامی تحفظ کمیشن کی منظوری سے مقررہ طریقہ کار کے مطابق فروخت کیا جائے گا اور حاصل ہونے والی رقم سرکاری خزانے میں جمع کرا دی جائے گی۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء کے تحت حق حفاظت خود اختیاری اور اسکی مختلف صورتیں

حق حفاظت خود اختیاری سے مراد ایک ایسا حق ہے جس کا استعمال ایک شخص اس وقت کر سکتا ہے جب کوئی دوسرا شخص اس پر حملہ آور ہو اور وہ جوابی کارروائی کرتے ہوئے اپنے دفاع کے لیے مزاحمت کرے۔ اسی طرح مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۹۶ کے تحت ایسا کوئی بھی فعل جرم کے زمرے میں نہیں آتا جو کہ حق حفاظت خود اختیاری کو استعمال کرتے ہوئے کیا جائے۔ دفعہ ۹۷ کے تحت دفعہ ۹۹ میں درج قیود سے مشروط ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ حفاظت کرے۔

اول: اپنی اور کسی دوسرے شخص کی کسی ایسے جرم کے خلاف جو انسان کے جسم پر اثر انداز ہوتا ہو۔

دوم: اپنے اور کسی دوسرے شخص کے مال کی خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ کسی ایسے فعل کے خلاف جو سرقہ یا سرقہ بالجبر یا

نقصان رسانی یا مداخلت بے جا مجرمانہ کی تعریف میں داخل ہو یا ایسے کسی جرم کے اقدام فعل کے زمرے میں آتا ہو۔

دفعہ ۹۸ کے تحت ایسا فعل جو کہ بصورت دیگر جرم ہو لیکن فعل کے مرتکب فرد کی کم عمری، سوجھ بوجھ کی ناپختگی، فاتر العقلی یا نشہ کی وجہ سے جرم نہ ہو تو ایسے فعل کے خلاف ہر شخص کو وہی حق حفاظت خود اختیاری حاصل ہوگا جو کہ اسے فعل کے جرم ہونے کی صورت میں ہوتا۔

وہ افعال جن کے خلاف حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں۔

دفعہ ۹۹ کے تحت ایسے فعل کے خلاف حق حفاظت خود اختیاری نہیں ہوتا جس سے معقول طور پر ہلاکت یا شدید ضرب کا احتمال نہ پیدا ہوتا ہو اور جس کا ارتکاب یا اقدام کسی سرکاری ملازم نے اپنے فرائض منصبی انجام دیتے ہوئے نیک نیتی سے کیا ہو اگرچہ وہ فعل عین قانونی طور پر حق بجانب نہ ہو۔ اسی طرح کسی ایسے فعل کے خلاف حق حفاظت خود اختیاری نہیں ہوتا جس سے معقول طور پر ہلاکت یا شدید ضرب کا احتمال نہ پیدا ہوتا ہو جسکا ارتکاب یا اقدام کسی ایسے سرکاری ملازم کی ہدایت پر کیا گیا ہو جس نے اپنے فرائض منصبی انجام دیتے ہوئے نیک نیتی سے ایسی ہدایات دی ہوں اگرچہ وہ ہدایات عین قانونی طور پر حق بجانب نہ ہوں۔ ایسی صورتوں میں بھی حق حفاظت خود اختیاری نہیں ہوتا جن میں سرکاری حکام سے تحفظ لینے کیلئے چارہ جوئی کا وقت موجود ہو۔ حق حفاظت خود اختیاری میں کسی حالت میں بھی کسی کو ضرورت سے زیادہ نقصان پہنچانے کا حق نہیں ہوگا۔

حق حفاظت خود اختیاری جسم میں قتل کرنے کے جواز کی صورتیں۔

دفعہ ۱۰۰ کے تحت دفعہ ۹۹ میں مذکور شرائط سے مشروط حق حفاظت خود اختیاری جسم میں حملہ آور کو بالارادہ ہلاک کرنے یا کوئی اور نقصان پہنچانے پر وسعت پذیر ہوسکتا ہے اگر وہ جرم جو اس حق کو استعمال کرنے کا باعث بنا ہو اور مندرجہ ذیل قسموں میں سے کسی ایک میں داخل ہو۔

اول — حملہ ایسا ہو جس سے یہ احتمال پیدا ہو کہ اس حملے کا نتیجہ موت ہوگی۔

دوم — حملہ کے نتیجے سے یہ احتمال پیدا ہو کہ اس حملے سے شدید ضرر پہنچے گی۔

سوم — ایسا حملہ جو زنا بالجبر کے ارادہ سے کیا جائے۔

چہارم — ایسا حملہ جو کہ خلاف وضع فطری کے ارادہ سے کیا جائے۔

پنجم — ایسا حملہ جو کسی شخص کو لے بھاگنے یا اغواء کرنے کے ارادہ سے کیا جائے۔

ششم ایسا حملہ جو کسی شخص پر اس ارادہ سے کیا جائے کہ اسکو حبس بیجا میں رکھا جائے اور جس سے یہ احتمال ہو کہ وہ اپنی رہائی کے لیے حکام سے مدد لینے کے قابل نہیں رہے گا۔

دفعہ ۱۰۱ کے تحت اگر جرم ان اقسام میں سے نہ ہو جو کہ دفعہ ۱۰۰ میں بیان کی گئی ہیں تو حق حفاظت خود اختیاری حملہ آور کی عمداً ہلاکت تک وسعت پذیر نہ ہوگا بلکہ دفعہ ۹۹ میں درج قیود کے تحت ہلاک کرنے کی بجائے ضرر پہنچانے تک محدود ہوگا۔ اسی طرح دفعہ ۱۰۲ کے تحت اگر کسی جرم کے اقدام یا دھمکی سے جسم کو خطرے کا معقول اندیشہ پیدا ہو جائے تو ایسی صورت میں حق حفاظت خود اختیاری جسم شروع ہو جاتا ہے اگر چہ جرم کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو اور یہ حق اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک ایسے خطرے کا اندیشہ قائم رہتا ہے۔

حق حفاظت خود اختیاری مال میں قتل کرنے کے جواز کی صورتیں۔

دفعہ ۱۰۳ کے تحت دفعہ ۹۹ میں مزکورہ شرائط سے مشروط حق حفاظت خود اختیاری مال خطا کار کو بالا رادہ ہلاک کرنے یا کوئی اور نقصان پہنچانے پر وسعت پذیر ہوسکتا ہے اگر وہ جرم جسکا ارتکاب یا اقدام اس حق کو استعمال کرنے کا باعث بنا ہوا ایسا جرم ہو جو نیچے شمار کردہ قسموں میں سے کسی میں داخل ہو۔ یعنی

اول سرقہ بالجبر

دوم رات کو نقب زنی

سوم نقصان رسانی بذریعہ آگ جو کسی عمارت، خیمے یا بحری جہاز میں کی جائے جبکہ وہ عمارت، خیمہ یا بحری جہاز انسان کی بود و باش یا مال کو محفوظ رکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہو۔

چہارم سرقہ، نقصان رسانی یا مداخلت بے جا بخانہ ایسے حالات کے تحت جس سے معقول طور پر خدشہ پیدا ہوتا ہو کہ اگر حق حفاظت خود اختیاری زیر کار نہ لایا گیا تو اسکا نتیجہ ہلاکت یا شدید ضرب ہوگی۔

حق حفاظت خود اختیاری میں قتل کے علاوہ کوئی نقصان پہنچانے کے جواز کی صورتیں۔

دفعہ ۱۰۴ کے تحت ایسا جرم یعنی سرقہ، نقصان رسانی یا مداخلت بیجا مجرمانہ اور ان اقسام میں سے جو کہ دفعہ ۱۰۳ میں بیان کی گئی ہیں۔ حفاظت خود اختیاری بالا ارادہ ہلاک کرنے پر وسعت پذیر نہیں ہوگا۔ لیکن دفعہ ۹۹ میں مزکور قیود سے مشروط خطا کار کو ہلاک کرنے کی بجائے ضرر پہنچانے تک وسعت پذیر ہوگا۔ اسی طرح دفعہ ۱۰۵ کے تحت حق حفاظت خود اختیاری مال اس وقت شروع ہوتا ہے جب مال کو خطرے کا معقول اندیشہ ہو اور سرقہ کے خلاف حق حفاظت خود اختیاری مال اس وقت تک

جاری رہتا ہے یعنی مجرم کے مال لے کر چلے جانے سے لے حکام سے مدد مل جانے یا مال واپس مل جانے تک اور سرقہ بالجبر کی صورت میں حق حفاظت خود اختیاری اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ مجرم کسی شخص کو ہلاک یا ضرر پہنچانا یا مزاحمت کرتا ہے یا کرنے کا اقدام کرتا ہے یا جتنی دیر تک فوری ہلاکت، ضرر یا مزاحمت جسمانی کا خوف قائم رہتا ہے۔

مداخلت بے جا مجرمانہ یا نقصان رسانی کے خلاف حق حفاظت خود اختیاری مال اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ مجرم مداخلت بے جا مجرمانہ یا نقصان رسانی کے ارتکاب میں مصروف رہتا ہے۔

نقب زنی بوقت شب کے خلاف حق حفاظت خود اختیاری مداخلت بے جا مجرمانہ جو ایسی نقب زنی سے شروع ہو جاری رہتا ہے۔

غیر شائستہ علمی مواد کی فروخت اور اسکی سزا

معاشرے میں خلاف تہذیب حرکات کی روک تھام اور انسداد حکومت کے اہم فرائض میں شمار ہوتا ہے لہذا ایسی کتابیں، رسالے تصویریں وغیرہ جنکی فروخت اور اشاعت سے لوگوں کی اخلاقیات متاثر ہو رہی ہوں ان کی اشاعت اور فروخت پر پابندی لگانا حکومت کی ذمہ داری ہے اور اسکے ساتھ ساتھ اسطرح کے جرائم میں ملوث افراد کو سزا دلوانا بھی، مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۲ کے تحت اگر کوئی شخص

(الف) ایسی کتاب جو کہ غیر شائستہ انداز میں لکھی گئی ہو اس کتاب کو بیچے، کرائے پر دے، تقسیم کرے یا اعلانیہ طور پر اسکی نمائش کرے یا کسی طرح سے اس کتاب کی اشاعت کرے یا فروخت کی غرض سے کتاب، پمفلٹ، کاغذ ڈرائنگ، تصویر، مورتی یا کوئی دیگر شے بنائے، تیار کرے یا اپنے قبضہ میں رکھے یا۔

(ب) کوئی اس قسم کی شے مندرجہ بالا اغراض کے لئے درآمد یا برآمد کرے اور یہ جانتے ہوئے کہ یہ شے فروخت کی جائے گی کرایہ پر دی جائیگی، تقسیم کی جائیگی یا اعلانیہ طور پر دکھائی جائے گی یا کسی بھی طریقے سے اسکی اشاعت کی جائیگی، یا

(ج) جانتے ہوئے کسی ایسے قسم کے کاروبار میں حصہ لے یا منافع حاصل کرے، یا

(د) مشتہر کرے یا کسی بھی طریقہ سے ظاہر کرے اور اسکے علاوہ کوئی بھی شخص اس قسم کا فعل سرانجام دینے میں مصروف ہو یا کرنے کے لیے رضامند ہو جسکا کرنا دفعہ ہذا کے تحت جرم ہو یا اسکے علاوہ غیر شائستہ قسم کی شے اس شخص سے یا کسی اور ذریعے سے مہیا ہو سکتی ہو، یا

(ر) اگر کوئی شخص اس قسم کے فعل کو کرنے کیلئے رضامندی ظاہر کرے جو کہ اس دفعہ کے تحت جرم ہو تو اسے دونوں

قسموں میں کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد تین ماہ ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں۔

مگر اس دفعہ کا اطلاق کسی ایسی کتاب، تحریر، پمفلٹ ڈرائنگ یا تصویر پر نہیں ہوگا جو کہ خالصتاً مذہبی اغراض کے لیے رکھی گئی ہوں یا استعمال کی گئی ہو یا کسی مورتی پر جو کہ مندر پر یا مندر کے اندر یا کسی گاڑی پر جو کہ بتوں کے لے جانے کے لیے استعمال ہوتی ہو یا کسی مذہبی غرض کے لیے رکھی گئی ہو یا استعمال ہوتی ہو۔

دفعہ ۲۹۳ کے تحت اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو جس کی عمر بیس برس سے کم ہو ایسی فحش کتاب یا کوئی اور شے فروخت کرے، کرائے پر دے، دکھائے پیش کرے، اشاعت کرے یا ایسا کرنے کا اقدام کرے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ہوسکتی ہیں۔

دفعہ ۲۹۴ کے تحت اگر کوئی شخص دوسروں کو تکلیف دینے کے لیے۔

(الف) جائے عامہ پر کوئی فحش قسم کی حرکات کرے یا

(ب) کسی جائے عامہ پر یا اسکے قریب غلط قسم کے یا جذباتی گیت گاتے یا الفاظ کہے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی معیاد تین مہینے تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

معدنی کانوں میں بچوں اور خواتین کے کام کرنے سے متعلق خصوصی ہدایات

مہذب معاشرے میں ہر شخص اپنی گزر وبسر کے لیے محنت ومشقت کرتا ہے۔ تاکہ وہ اپنی ضروریات/ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے پورا کرسکے۔ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین اور بچے بھی مزدوری کرتے ہیں۔ لہذا ایسی جگہوں پر جہاں بچے اور خواتین کام کرتے ہوں ان سے بچوں کی عمر اور صلاحیت کے مطابق کام لیا جاتا ہے لیکن اگر کوئی ایسی جگہ جو کہ کام کے حوالے سے خطرناک ہو تو وہاں پر بچوں کو کام کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اسی طرح خواتین کے لیے کام کے حوالے سے مناسب وقت اور جگہ کا تعین کیا جاتا ہے۔ معدنی کان کے قانون میں ان تمام امور کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے جسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

معدنی کان کے قانون مجریہ ۱۹۲۳ء کی دفعہ ۲۳ (ج) کے تحت کسی بھی خاتون کو کان کے کسی ایسے حصے میں کام کرنے/مزدوری کی اجازت نہیں دی جائے گی جو کہ زمین کے نیچے ہو۔

اس قانون کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت کسی بھی خاتون کو کان میں صبح سات بجے سے پہلے اور شام چھ بجے کے بعد

کام کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

اس قانون کی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت اس دفعہ کی مندرجہ بالا ذیلی دفعات کا اطلاق ایسی خواتین پر نہیں ہوگا جو کہ

(الف) انتظامی یا فنی نوعیت کے کسی عہدے پر اپنی ذمہ داریاں سرانجام دے رہی ہوں/مامور ہوں، یا

(ب) صحت سے متعلق فلاحی خدمات پر مامور ہوں۔

دفعہ ۲۶ کے تحت کسی بھی بچے کو کان کے کسی ایسے حصے چاہے وہ زمین کا اوپر والا حصہ ہو یا زمین کا نیچے والا میں کام کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

دفعہ ۲۶ الف کے تحت کسی بھی ایسے شخص کو کان کے اندر کام کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی جسکی عمر ابھی سترہ سال نہ ہوئی ہو مگر جب تک کہ وہ وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق فٹنس سرٹیفکیٹ مہیا نہ کرے جو کہ اسے سند یافتہ طبی ماہر نے دیا ہو اور وہ کان میں کام کرنے کی صورت میں منیجر کی تحویل میں ہوگا اور کام کے دوران متعلقہ سرٹیفکیٹ کے ٹوکن کا حوالہ اپنے پاس رکھے گا۔

دفعہ ۲۶ (ب) کے تحت ایسا فرد جس کی عمر ابھی سترہ سال نہ ہوئی ہو اسے کان کے اندر کام کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ جب تک کہ اس کے کام کا دورانیہ مختص نہ کیا جائے جس میں اس کے آرام کا وقفہ بھی شامل ہوگا جو کہ مسلسل ۱۲ گھنٹے پر مشتمل ہوگا۔ مگر واضح رہے کہ اس دفعہ کا اطلاق ایسے افراد پر نہیں ہوگا جن کو اس پیشہ کی تربیت کے طور پر یا فنی تربیت کے حوالے سے مخصوص حالات اور وضع کردہ شرائط کے مطابق کام کرنے کی اجازت دی گئی ہو۔

واضح رہے کہ ایسے افراد کو کام کے دو دفعہ کے دورانیہ میں کم از کم ۱۳ گھنٹے آرام کا وقت دیا جائے گا۔

دفعہ ۲۷ (الف) کے تحت فٹنس سرٹیفکیٹ کی غیر موجودگی کی صورت میں کسی شخص کی عمر کے حوالے سے سوال کہ آیا یہ بچہ ہے یا سترہ سال کا ہو چکا ہے۔ چیف انسپکٹر، انسپکٹر اور منیجر کے درمیان اٹھایا گیا ہو تو ایسی صورت میں یہ سوال سند یافتہ طبی ماہر کے پاس فیصلے کے حوالے سے بھجوا دیں گے۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت عمر سے متعلق ہر سرٹیفکیٹ جو کہ مخصوص کردہ طریقہ کار کے مطابق دیا گیا ہو یا ایسا سرٹیفکیٹ جو کہ مذکورہ بالا ذیلی دفعہ (۱) کے تحت سند یافتہ طبی ماہر نے دیا ہو تو ایسی صورت میں یہ سرٹیفکیٹ متعلقہ شخص کی عمر کے حوالے سے قطعی ثبوت ہوگا۔

فیکٹریوں میں بچوں کے کام کرنے سے متعلقہ خصوصی ہدایات

بچے کسی بھی قوم کا سرمایہ اور مستقبل کی امید ہوتے ہیں لہذا انکا ہر لحاظ سے خیال رکھنا معاشرے کی ذمہ داری ہے۔ مثال کے طور پر اگر بچے کسی فیکٹری میں کام کر رہے ہیں تو اس سلسلے میں آجر کو انکی عمر اور صلاحیت کے مطابق کام لینا چاہیے۔ اسکے علاوہ کام کے اوقات کار کا بھی تعین کرنا چاہیے۔ لہذا ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے فیکٹری کے قانون مجریہ ۱۹۳۴ میں ایسی چیزوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

فیکٹری کے قانون مجریہ ۱۹۳۴ کی دفعہ ۵۰ کے تحت ایسا بچہ جسکی عمر ابھی چودہ سال نہ ہوئی ہو تو ایسی صورت میں اس بچے کو فیکٹری میں کام کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

دفعہ ۵۱ کے تحت چودہ سال سے کم عمر بچے اور نوعمر افراد کو فیکٹری میں کام کرنے کی اجازت نہیں ہوگی الا یہ کہ۔

(الف) دفعہ ۵۲ کے تحت ملنے والا فٹنس سرٹیفکیٹ فیکٹری کے منیجر کی تحویل میں ہو۔

(ب) اور کام کے دوران وہ اس سرٹیفکیٹ کے ٹوکن کا حوالہ اپنے پاس رکھے گا۔

دفعہ ۵۲ کے تحت مصدقہ سرجن بچے یا نوعمر یا انکے والدین یا ولی، فیکٹری کے منیجر کی درخواست پر جو کہ ایسے بچے یا نوعمر کے لیے فیکٹری میں کام کرنے کے حوالے سے دی گئی ہو کے سلسلے میں اس بچے یا نوعمر شخص کا معائنہ کرے گا اور فیکٹری کے کام کے حوالے سے اسکی موضونیت کا تعین کرے گا۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت مصدقہ سرجن معائنہ کرنے کے بعد اگر مطمئن ہو کہ بچے نے اپنی عمر کے چودہ سال مکمل کر لئے ہیں اور وہ مقررہ جسمانی معیار پر بھی وہ پورا اترتا ہے تو ایسی صورت میں سرجن ایسے بچے کو فیکٹری میں کام کرنے کے حوالے سے فٹنس سرٹیفکیٹ دے گا۔ اور بالغ شخص کو اس صورت میں فٹنس سرٹیفکیٹ دے گا اگر وہ مطمئن ہو کہ اس نے پندرہ سال مکمل کر لیے ہیں اور تمام دن فیکٹری میں کام کرنے کے قابل ہے۔

ذیلی دفعہ (۳) کے تحت سرجن کسی بھی وقت فٹنس سرٹیفکیٹ کو ختم کر سکتا ہے اگر اسکی یہ رائے ہو کہ سرٹیفکیٹ رکھنے والا شخص فیکٹری میں کام کرنے کے حوالے سے موزوں نہیں ہے۔

ذیلی دفعہ (۴) کے تحت سرجن با پیشہ ور طبیب سرٹیفکیٹ کو ختم کرنے کی وجوہات تحریر میں لائیں گے۔

دفعہ ۵۴ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کسی بھی بچے کو فیکٹری میں ایک دن میں پانچ گھنٹے سے زیادہ کام کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

ذیلی دفعہ (۳) کے تحت کسی بچے یا نوعمر سے صبح چھ بجے سے پہلے اور شام سات بجے کے بعد فیکٹری میں کام نہیں کروایا جائے گا۔

ذیلی دفعہ (۵) کے تحت کسی بھی بچے کو کسی بھی فیکٹری میں اس دن جب وہ دوسری فیکٹری میں پہلے ہی کام کر رہا ہو اس دن اس سے کسی اور فیکٹری میں کام نہیں لیا جائے گا۔

دفعہ ۵۵ کے تحت بچوں کے لیے کام کے دورانیہ کا نوٹس لگایا جائے گا جس کے مطابق فیکٹری میں بچوں کو کام کرنا ہو گا۔

دفعہ ۵۶ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت ہر فیکٹری کا منیجر جہاں یہ بچے کام کر رہے ہوں وہاں پہ منیجر کام کرنے والے بچوں سے متعلق رجسٹر بنائے گا جس میں مندرجہ چیزوں کے بارے میں معلومات لکھی جائیں گی۔

(الف) بچے کا نام و عمر۔

(ب) کام کی نوعیت۔

(ج) گروپ جس میں وہ شامل ہو۔

(چ) جہاں پہ اسکا گروپ شفٹ پہ کام کرتا ہو relay جو کہ اسکو الاٹ ہوا ہو۔

(ح) دفعہ ۵۲ کے تحت ملنے والے فٹنس سرٹیفیکیٹ کا نمبر۔

(خ) اسکے علاوہ باقی کوئی مخصوص دیگر چیزیں۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت صوبائی حکومت قواعد بنائے گی جس میں بچوں کے لیے بنائے جانے والے رجسٹر کی نوعیت کو وضع کیا جائے گا اور طریقہ کار جس کے مطابق اس رجسٹر کو درست رکھا جائے گا اور وہ دورانیہ جسکے لیے یہ رجسٹر مخصوص کیا جائے گا۔

دفعہ ۵۷ کے تحت کسی بھی بچے کو کام کرنے کی اجازت نہیں ہو گی سوائے بچوں کو کام کرنیکے اوقات اور رجسٹر میں ہونے والے اندراج کے مطابق۔

دفعہ ۵۸ کے تحت جہاں پہ انسپکٹر کی یہ رائے ہو کہ فیکٹری میں کوئی بچہ، نوعمر بغیر فٹنس سرٹیفیکیٹ کے کام کر رہا ہے یا ایسا بچہ یا نوعمر جس کے پاس فٹنس سرٹیفیکیٹ تو ہو لیکن وہ مزید فیکٹری میں کام کرنے کے قابل نہ ہو تو ایسی صورت میں انسپکٹر فیکٹری کے منیجر کو نوٹس دے گا جس کے مطابق بچہ یا نوعمر مصدقہ سرجن سے دوبارہ معائنہ کرائے گا اگر انسپکٹر نے معائنے کی ہدایات دی ہوں تو ایسی صورت میں وہ فٹنس سرٹیفیکیٹ حاصل کرے گا۔ اور فٹنس سرٹیفیکیٹ موجود ہونے کی صورت میں دوبارہ فٹنس سٹرفکیٹ حاصل کرے گا۔

کھیلوں کی ترقی اور کنٹرول کا قانون مجریہ ۱۹۶۲ء

کھیل چاہے کوئی بھی ہو اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کھیل کو انسانی زندگی میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ لہذا حکومت نے کھیل کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ۱۹۶۲ میں کھیلوں کی ترقی اور کنٹرول کے لیے قانون نافذ کیا ہے۔ اس قانون کے نافذ کرنے کا مقصد پاکستانی کھیل اور اسکے ساتھ ساتھ پاکستانی کھلاڑیوں کے معیار کو بین الاقوامی معیار تک لانا اور کھیل کو مزید ترقی و ترویج دینا مقصود ہے۔

کھیلوں کی ترقی اور کنٹرول کے قانون مجریہ ۱۹۶۲ کی دفعہ ۲(i) کے تحت کھیلوں میں مندرجہ ذیل کھیل شامل ہیں۔ ہاکی، فٹ بال، ایتھلیٹ ریسلنگ، کرکٹ، وزن اٹھانا، سکواش، تیراکی، ریکٹ کھیلنا، باکسنگ، سائیکلنگ یا سکٹ بال، گالف، والی بال، رائفل سے نشانہ لگانا، ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن، لان ٹینس، پولو، دوڑنا، سکیٹنگ، تن سازی، اور کوہ پیمائی اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا کھیل جسے وفاقی حکومت نے سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے مخصوص کیا ہو۔

دفعہ ۳ کے تحت مذکورہ قانون کے نافذ ہونے پر وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے پاکستان کے اندر کھیلوں کی ترقی و ترویج کے لئے معیار ترتیب دینے اور بین الاقامی معیار سے موازانہ کرنے اور پاکستان کے اندر کھیلوں کو منضبط اور کنٹرول کرنے کے لئے ایک یا ایک سے زیادہ بورڈ تشکیل دے گی۔

دفعہ ۴ کے تحت بورڈ کا نام، اس کا دستور، اختیارات اور فرائض کا تعین وفاقی حکومت کرے گی۔

دفعہ ۵ کے تحت بورڈ مذکورہ قانون کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے قواعد اور ضابطے بنائے گا۔

صوبہ سرحد میں ابتدائی تعلیم فاونڈیشن کا قانون مجریہ ۲۰۰۲ء

ترقی کی منازل طے کرنے کے لیے کسی بھی معاشرے میں تعلیم کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ایک حدیث نبوی کے مطابق علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے لہذا سرحد حکومت نے تعلیم کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ۲۰۰۲ میں ابتدائی تعلیم فاونڈیشن کے نام سے ایک قانون نافذ کیا ہے جسکے نافذ کرنے کا مقصد صوبہ سرحد میں ابتدائی تعلیم کو عام کرنا اور معاشرے کے پسماندہ اور غریب افراد کو تعلیم دلوانا ہے تفصیل حسب ذیل ہے۔

صوبہ سرحد کے ابتدائی تعلیم فاونڈیشن کے قانون مجریہ ۲۰۰۲ کی دفعہ (۱) کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت اس قانون کا

طلاق پورے صوبہ سرحد پر ہوگا۔

دفعہ ۳ کے تحت صوبائی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے فاونڈیشن قائم کرے گی۔

فاونڈیشن کے فرائض۔

فاونڈیشن تعلیم کی ترقی، بہتری اور مالی اعانت کے ساتھ ساتھ صوبہ سرحد میں انسانی وسائل کی ترقی کے لیے حکومتی تعلیمی پالیسی کے مطابق پرائیویٹ سیکٹر میں ابتدائی تعلیم کے فروغ کے لیے وہ تمام ضروری اقدامات کرے گی جنہیں وہ ضروری سمجھے۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت اسکے علاوہ فاونڈیشن کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

(الف) افراد یا غیر سرکاری تنظیموں کو ابتدائی تعلیمی سکول قائم کرنے کے لیے قرضے فراہم کرے گی۔

(ب) خواندگی کی شرح خاص طور پر خواتین کی تعلیم پر توجہ دے کر اور نئے سکول کھلوا کر بڑھائی جائے گی اور جہاں اساتذہ کی ضرورت ہو وہاں نئے اساتذہ کا تقرر کرے گی۔

(ج) موثر بیت کے پرواگراموں کے ذریعے اساتذہ کے تعلیمی معیار کو مزید بلند کیا جائے گا۔

(چ) نچلی سطح پر معاشرے کے افراد کی شرکت کو یقینی بنانا اور بنیادی تعلیمی پروگراموں کو فروغ دینا۔

(ح) مساجد اور دینی مدرسوں میں دی جانے والی تعلیم کو ایک دھارے میں لانے کے لیے قومی سطح پر ہونے والی کوششوں میں مدد دینا۔

(خ) معذور اور پسماندہ بچوں کے لیے خواندگی اور مہارت سے متعلقہ اختراعی تعلیمی پروگرام متعارف کرانا۔

بورڈ کی تشکیل۔

دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت بورڈ مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہوگا۔

(الف) صوبہ سرحد کا گورنر۔ (چیئر مین)

(ب) تعلیم کا صوبائی وزیر۔ (وائس چیئر مین)

(ج) سکولوں اور خواندگی کے شعبے کا سیکرٹری (ممبر)

(چ) منصوبہ بندی اور ترقی کے شعبے کا سیکرٹری (ممبر)

(ح) سیکرٹری شعبہ فنانس یا اس کا نامزد نمائندہ جو ایڈیشنل سیکرٹری کے عہدے سے کم نہیں ہوگا۔ (ممبر)

(خ) انٹرمیڈیٹ اور سیکنڈری ایجوکیشن کے بورڈ کا چئیر مین۔ (ممبر)

(د) سرحد تعلیمی فاونڈیشن کا مینجنگ ڈائریکٹر (ممبر)

(ر) ضلع ناظم جسے چیف ایگزیکٹیو نے نامزد کیا ہو (ممبر)

(ز) چیف ایگزیکٹیو کی طرف سے نامزد کردہ ایک تحصیل ناظم۔ (ممبر)

(س) ابتدائی تعلیمی فاونڈیشن کا مینجنگ ڈائریکٹر (ممبر)

(ش) سرحد چیمبر آف کامرس کا نامزد کردہ نمائندہ (ممبر)

(ص) تعلیمی سیکٹر میں غیر سرکاری تنظیم کے دو نمائندے جنہیں چیف ایگزیکٹیو نے نامزد کیا ہو (ممبران)

(ض) ماہر تعلیم جسے چیئرمین نے نامزد کیا ہو (ممبر)

بورڈ کے فرائض اور اختیارات۔

دفعہ ۶ کے تحت بورڈ کے مندرجہ ذیل فرائض اور اختیارات ہوں گے۔

ذیلی دفعہ (۱) کے تحت بورڈ فاونڈیشن کا منصرم اور انتظامیہ سے متعلقہ تمام کام بورڈ کے ذمہ ہونگے اور وہ تمام اختیارات بروئے کار لائے گا اور فرائض سرانجام دے گا جو اسے سونپے گئے ہوں۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت بورڈ کے پاس مندرجہ ذیل اختیارات ہیں۔

(الف) فاونڈیشن کے فنڈ کو اپنے پاس رکھنا، کنٹرول کرنا اور ان کا بندوبست کرنا۔

(ب) فاونڈیشن کی سالانہ رپورٹ کا جائزہ لینا اور ضروری ہدایات دینا۔

(ج) فاونڈیشن کے ایماء پر کسی معاہدے کا کرنا، جاری رکھنا اور منسوخ کرنا۔

(ح) فاونڈیشن کو ملنے والی جائیداد، گرانٹ، ترکہ، ٹرسٹ، تحائف، وقف، عطیہ اور دوسرے حاصل ہونے والے اموال کو وصول کرنا اور اس کا انتظام کرنا۔

(خ) ایسے فنڈ کا انتظام و انصرام کرنا جو کہ فاونڈیشن کو کسی خاص مقصد کے لیے دیا گیا ہو۔

تارکین وطن کا قانون مجریہ ۱۹۷۹ء

پاکستانی شہری ملازمت، روزگار کے سلسلے میں بیرون ممالک آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں شہریوں کے مفاد اور فلاح کو مدنظر رکھتے ہوئے تارکین وطن کے قانون کے تحت ڈائریکٹر جنرل اور ماتحت عملے کا تقرر کیا جاتا ہے تاکہ ملک سے باہر جانے والوں کی رہنمائی کی جا سکے اور وہ متعلقہ قوانین کی خلاف ورزی کے مرتکب نہ ہوں اور انہیں غیر قانونی تارک وطن ہونے سے بچایا جا سکے۔ مذکورہ قانون کی دفعہ ۴ کے تحت ڈائریکٹر جنرل امیگریشن کو کنٹرول اور منضبط

کرنے کے ساتھ ساتھ تارکین وطن کی فلاح اور مفاد کو مدنظر رکھے گا اور اسکے علاوہ وہ تمام فرائض انجام دے گا جو اسے وفاقی حکومت نے تفویض کیے ہوں۔ دفعہ ۴ (الف) کے تحت کارپوریشن پاکستانی شہریوں کی ایمیگریشن کو مزید ترقی دینے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گی۔ وفاقی حکومت کی طرف سے متعین کردہ تارکین وطن کا محافظ وہ تمام فرائض سرانجام دے گا جو اسے وفاقی حکومت نے سونپے ہوں۔ دفعہ ۷ کے تحت وفاقی حکومت تارکین وطن کے مفاد کے تحفظ کے لیے اور سمندر پار ملازمت کی ترقی کے لیے لیبر اتاشی کا تقرر کرے گی اور اسکے فرائض بھی وضع کرے گی۔ دفعہ ۸ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت ایمگریشن پاکستان سے دنیا کے ان ممالک کے لیے جائز ہوگی جن ممالک کو پاکستان نے تسلیم کیا ہو۔ اور ایمیگریشن مذکورہ قانون کے تحت ہو۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت مذکورہ قانون کی دفعات اور قواعد کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے پاکستانی شہری کی ایمیگریشن قانونی طور پر جائز ہوگی جب اس کی تقرری کا خط، کام کرنے کا اجازت نامہ جو کہ کسی غیر ملکی آجر کی طرف سے دیا گیا ہو یا ملازمت کا ویزہ، غیر ملکی ایمگریشن ویزہ حکومت کی طرف سے یا غیر ملکی آجر نے اسے ایمیگریشن کے لیے ڈرایکٹر جنرل کے زریعے یا سمندر پار ملازمت ممدومددگار یا پاکستانی اور غیر ملکی حکومت کے درمیان کسی معاہدے یا Treaty کی صورت میں منتخب کیا ہو۔

ذیلی دفعہ (۳) کے تحت اگر وفاقی حکومت کسی فرد یا گروپ کے افراد کے پیشے، شعبے، روزگار اور قابلیت سے مطمئن ہو کہ اس فرد یا گروپ کے افراد کی ایمیگریشن مفاد عامہ کے حق میں نہیں ہے تو ایسی صورت میں وفاقی حکومت ان کی ایمگریشن قواعد کے تحت منضبط کرے گی اور اگر یہ افراد ان قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے روانہ ہو جائیں تو ایسی صورت میں ان کی ایمگریشن غیر قانونی ہوگی۔

ذیلی دفعہ (۴) کے تحت وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں نوٹیفکیشن میں اور مخصوص وجوہات کے ذریعے تمام افراد یا کسی مخصوص گروپ کے افراد کو تمام ممالک یا کسی مخصوص ملک کی ایمگریشن سے روک سکتی ہے۔

جرائم اور انکی سزا۔

تارکین وطن کے قانون مجریہ ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۱۷ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت جو کوئی بھی اس قانون کی دفعات اور قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تارک وطن ہو یا روانہ ہو یا کوشش کرے تو اسے پانچ سال تک قید کی سزا دی جائے گی یا قید کی سزا کے ساتھ ساتھ جرمانہ کی سزا بھی دی جاسکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت جوکوئی بھی مذکورہ قانون کی دفعات یا قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے۔

(الف) کسی شخص کے ساتھ کوئی بھی معاہدہ کرے یا کرنے کی کوشش کرے کہ جس سے اس شخص کو یا کسی دوسرے شخص کو تارک وطن یا روانہ ہونے کے لیے پابند کر سکے۔

(ب) کسی شخص کو تارک وطن یا ملک سے روانہ ہونے کے لیے مدد دے یا باعث بنے یا اسکی کوشش کرے یا روانہ ہونے یا کسی جگہ کو چھوڑنے کا مقصد تارک وطن ہونا ہو۔

(i) تو ایسی صورت میں پہلے جرم کے مرتکب ہونے پر پانچ سال تک قید کی سزا یا جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

(II) دوسری دفعہ جرم یا مابعد کے جرائم کے مرتکب ہونے کی صورت میں سات سال قید کی سزا یا جرمانے کی سزا کے ساتھ دی جا سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

ذیلی دفعہ (۳) کے تحت جب تارک وطن کی کسی بھی کاروائی کا تعلق سمندر پار ملازمت کے مددگار سے ہو یعنی اس نے اس قانون کی دفعات اور قواعد کی خلاف ورزی کی ہو تو وہ شخص ذیلی دفعہ (۲) میں مذکور سزا کا مستوجب ہوگا مگر جب تک کہ وہ اس چیز کو ثابت نہ کر دے کہ وہ اس کا ذمہ دار نہیں ہے اور نہ ہی اس خلاف ورزی کو روک سکتا تھا۔ ذیلی دفعہ (۴) کے تحت جو بھی شخص مذکورہ قانون کی دفعہ ۹ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کسی پاکستانی شخص کو بھرتی کرے اور امتحان یا انٹرویو لے یا بھرتی کے لیے اشتہار شائع کرے تو اس اشتہار کو شائع کرنے والے اخبار کے ایڈیٹر اور پرنٹ کرنے والوں کو ذیلی دفعہ (۲) کے تحت سزا دی جائے گی۔

دفعہ ۱۸ کے تحت جو کوئی بھی

(الف) کسی شخص کے تارک وطن ہونے سے متعلقہ کاغذات کی جعل سازی کرے یا اسکی تحویل اور کنٹرول میں ایسا آلہ یا اوزار ہو جس کو وہ جعل سازی کے استعمال میں لاتا ہو۔ یا

(ب) مدہوشی / نشے (Intoxication)، جبر دھوکے یا بالا ارادہ غلط بیانی سے کسی شخص کے ساتھ تارک وطن ہونے کا کوئی معاہدہ کرنے کا باعث بنے یا ترغیب دے یا کوشش کرے تو اسے چودہ سال تک قید کی سزا دی جائیگی یا ساتھ جرمانہ کی سزا بھی یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

دفعہ ۱۹ کے تحت جو کوئی بھی غلط طریقے سے یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ حکومت کو کوئی بھی تارک وطن مطلوب ہے یا

حکومت کی طرف سے بھرتی کیا گیا ہے تو ایسی صورت میں اسے پانچ سال تک قید کی سزا دی جاسکتی ہےاور ساتھ جرمانہ کی سزا بھی یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ دفعہ ۲۰ کے تحت جو کوئی بھی غیر ملکی آجر کے ساتھ ملازمت کا معاہدہ ہونے کی صورت میں اسکی شرائط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ملازمت سے دستبردار ہو جائے تو پاکستان اوردگی پر دس ہزار روپے کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

دفعہ ۲۱ کے تحت وہ خرچہ جو کہ پاکستان کی وفاقی حکومت نے ایسے شخص کی پاکستان آوردگی کیلئے اٹھایا ہو جو کہ دفعہ ۱۷ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت یا دفعہ ۲۰ کے تحت سزایاب ہوا ہو یا کوئی رقم اس قانون یا قواعد کے تحت وجود میں آنے والے کسی معاہدے، وعدے، بانڈ کے تحت ادا کی ہو تو حکومت اسے متعلقہ شخص مالگزاری اراضی کے بقایاجات کے طور پر وصول کرے گی۔ دفعہ ۲۲ کے تحت سمندر پار ملازمت کا ممد و مددگار کسی شخص کو ملازمت پر بھرتی کرنے کے سلسلے میں مقررہ رقم سے زیادہ فیس کا مطالبہ کرے۔ یا سمندر پار ملازمت کا ممد و مددگار نہ ہوتے ہوئے اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے کسی رقم یا کسی دوسری قیمتی چیز کا مطالبہ کرے یا حاصل کرے یا کوشش کرے تو اسے چودہ سال تک قید کی سزا دی جاسکتی ہےاور جرمانہ کی سزا بھی یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دفعہ ۲۳ کے تحت جو کوئی بھی اس قانون کی دفعات یا قواعد کی خلاف ورزی کرے یا عمل کرنے میں ناکام ہو جائے تو اس خلاف ورزی اور ناکامی پر اس قانون میں سزا موجود نہ ہونے کی صورت میں ایک سال تک قید کی سزا دی جاسکتی ہےاور ساتھ جرمانہ کی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔

قانون انسداد دہشت گردی کے تحت دہشت گردی اور اسکی سزا

لوگوں کے جان، مال، اور آزادی کا تحفظ کرنا حکومت کی اولین ذمہ داری ہے۔ لیکن اگر کچھ عناصر معاشرے میں بدامنی، خوف یا دہشت پھیلائیں یا ملک کی معاشی سرگرمیوں میں رکاوٹ ڈالیں تو ایسی صورت میں قانون انسداد دہشت گردی کے تحت ایسے ملزموں کو سزائیں دی جاتی ہیں۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

قانون انسداد دہشت گردی کی دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت دہشت گردی سے مراد کسی ایسے فعل کا ارتکاب یا دھمکی ہے جہاں۔

(الف) فعل کا اطلاق ذیلی دفعہ (۲) کے معنوں میں ہو اور۔

(ب) ایسے فعل یا دھمکی کا مقصد حکومت یا عوام یا کسی عوامی گروہ یا فرقے کو ڈرانا دھمکانا مرغوب کانا یا معاشرے میں خوف یا عدم تحفظ کا احساس پیدا کرنا ہو۔

(پ) کسی مذہبی فرقہ وارانہ یا نسلی مقصد کی ترقی کے مقاصد کے لیے دھمکی کا استعمال کرنا۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت ذیلی دفعہ (۱) کے معنوں میں فعل کا اطلاق ہوگا اگر یہ۔

(الف) کسی ایسے فعل کے زمرے میں آتا ہو جو موت کا باعث ہو۔

(ب) کسی شخص کی شدید مخالفت کرنا یا شدید جسمانی ضرر یا نقصان پہنچانا۔

(پ) کسی کی جائیداد کو شدید نقصان پہنچانا۔

(ت) کوئی ایسا فعل سرانجام دینا جو موت یا کسی کی زندگی کے لیے خطرے کا باعث بن سکتا ہو۔

(ٹ) اغواء برائے تاوان، یرغمال بنانا یا جہاز کا اغوا وغیرہ۔

(ث) مذہبی فرقہ ورانہ یا نسلی بنیادوں پر نفرت اور توہین کے لیے ابھارنا تاکہ اسے خلاف ورزی کے لیے اکسایا جائے یا اندرونی خلفشار پیدا کیا جائے۔

(ج) مذہبی اجتماعات، مساجد، امام بارگاہوں گرجا گھروں، مندروں اور عبادت کے دیگر مقامات پر فائرنگ یا خوف وہراس پھیلانے یا اندھادھند فائرنگ یا عبادت کے دیگر مقامات پر زبردستی قبضہ شامل ہے۔

(ح) عوام یا عوام کے کسی گروہ کے تحفظ کے لیے سخت خطرات پیدا کرنا یا عام لوگوں کو ڈرانے کا منصوبہ بنانا اور روزمرہ کے امور انجام دینے کے لیے باہر آنے سے روکنا اور شہری زندگی میں خلل ڈالنا۔

(خ) گاڑیوں کو جلانا یا کسی دیگر شدید شکل میں آگ لگانا

(د) زبردستی رقم (بھتہ) یا جائیداد حاصل کرنا۔

(ذ) مواصلات کے نظام یا پبلک یوٹیلٹی سروس میں شدید رکاوٹ یا مداخلت پیدا کرنا۔

(ر) کسی سرکاری ملازم کو ڈرا دھمکا کر اسے قانونی فرائض کی ادائیگی سے روکنا۔

(ز) کسی پولیس فورس، مسلح افواج، مسلح سول دستوں کے کسی رکن یا کسی سرکاری ملازم کی شدید مخالفت کرنا۔

(۳) ذیلی دفعہ (۲) میں شامل کسی فعل کا کرنا یا کرنے کی دھمکی دینا اور اس میں آتشیں اسلحہ بارود یا کوئی دیگر ہتھیار استعمال کرنا دہشت گری میں شامل ہے۔

(۴) دفعہ ہذا میں فعل سے مراد کوئی فعل یا کسی افعال کا تسلسل شامل ہے۔

(۵) قانون ہذا میں دہشت گردی میں ہر وہ فعل شامل ہے جو کسی مقررہ انجمن کے فائدے کے لیے کیا جائے۔

(۶) جو کوئی شخص دفعہ ہذا یا اس قانون کے کسی دیگر احکامات کے تحت کسی جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ دہشت گردی کے فعل کا مجرم ہوگا۔

(۷) قانون ہذا میں دہشت گرد سے مراد ایسا شخص ہے جس نے قانون ہذا کے تحت دہشت گردی کے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہو اور دہشت گردی کے افعال کے ارتکاب کی تیاری یا اشتعال دلانے سے منسلک ہو یا رہا ہو۔

دہشت گردی کی سزا۔

ایسا شخص جو کہ دفعہ ۶ کے تحت دہشت گردی کے فعل کا مرتکب ہوا ہو تو اسے مندرجہ ذیل سزائیں دی جائیں گی۔

(الف) کسی شخص کی موت کا باعث ہونے کی صورت میں موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور جرمانہ کی سزا بھی دی جائے گی یا۔

(ب) کوئی ایسا فعل سرانجام دیا ہو جسکی وجہ سے موت واقع نہ ہو لیکن ضرر کا باعث بنا ہو تو اسے قید کی سزا جو کہ پانچ سال سے کم یا ۱۴ سال سے زیادہ نہ ہوگی دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(ت) کسی شخص کو شدید جسمانی ضرر یا نقصان پہنچانے کی صورت میں قید کی سزا جو کہ سات سال سے کم اور عمر قید سے زیادہ نہ ہوگی دی جائے گی اور جرمانہ کی سزا بھی دی جائے گی۔

(ث) جائیداد کو شدید نقصان پہنچانے کی صورت میں قید کی سزا جو کہ دس سال سے کم اور ۱۴ سال سے زیادہ نہ ہوگی دی جائے گی اور جرمانے کی سزا بھی یا۔

(چ) دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ (۲) کی شق (ث) کے تحت دہشت گردی کا جرم سرزد کرنے کی صورت میں قید کی سزا جو کہ چھ ماہ سے کم اور تین سال سے زیادہ نہ ہوگی دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(ث) اغوا برائے تاوان یا یرغمال بنانے کا جرم سرزد کرنے کی صورت میں سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور جائیداد بھی ضبط کی جائے گی۔ یا

(ج) جہاز کے اغوا کا جرم سرزد کرنے کی صورت میں موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور جائیداد بھی ضبط کی جائے گی اور جرمانے کی بھی سزا دی جائے گی۔

(ح)　دہشت گردی کا کوئی فعل یا قانون ہذا کے تحت کوئی دیگر حکم جو شق (الف) سے لے کر شق (چ) تک کے زمرے میں نہ آتا ہوتو اسے قید کی سزا دی جائے گی جو چھ ماہ سے کم اور پانچ سال سے زیادہ نہ ہواور جرمانہ کی سزا بھی یا دونوں سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔

(خ)　دفعہ ٦ کی ذیلی دفعہ (٢) کی شق (چ) سے لے کر (ز) تحت دہشت گردی کا کوئی جرم سرزد کرنے کی صورت میں قید کی سزا ایک سال سے کم اور دس سال سے زیادہ نہ ہوگی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

ہوائی جہازوں کوخطرات سے تحفظ دینے کا قانون

ہوائی جہازوں کوخطرات سے تحفظ دینے کا قانون ۱۹۶۵ء میں نافذ ہوا۔اس کا اطلاق پورے پاکستان پر ہوتا ہے۔مذکورہ قانون کے نفاذ کا مقصد ہوائی جہازوں کو پرندوں کے ٹکرانے کی وجہ سے درپیش حادثات سے ممکنہ حد تک روکنا ہے کیونکہ اس سے نہ صرف قیمتی جانیں ضائع ہوتی ہیں بلکہ ملک کا قیمتی سرمایہ بھی ضائع ہوجاتا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

ہوائی جہازوں کوخطرات سے تحفظ دینے کے قانون مجریہ ۱۹۶۵ء کی دفعہ (١) کے تحت وفاقی حکم نامے کے ذریعے مذبح خانے (slaughter house)، دباغ خانے (tannery) مویشیوں کے باڑے (cattel yard)، مچھلیوں کوسکھانے کی جگہ (Fish drying area)، کوڑا پھینکنے کی جگہ (refuse dump)، یا ایسی جگہ کے مالک تحویل دار، منتظم اور کنٹرول رکھنے والے شخص سے مطالبہ کرسکتی ہے کہ وہ مخصوص دورانیے کے دوران ایسے اقدامات کریں کہ جن سے ایسی جگہوں کی طرف پرندے راغب نہ ہوں کیونکہ یہ پرندے ہوائی جہاز کے تحفظ کے لئے خطرے کا باعث بن سکتے ہیں۔

ذیلی دفعہ (٢) کے تحت وفاقی حکومت کی طرف سے جاری کردہ حکم نامے سے متاثرہ شخص ۳۰ دنوں کے اندر اس بناء پر کہ حکم نامہ میں وضع کردہ اقدامات ضروری نہیں ہیں یا متبادل اقدامات جو کہ درخواست میں موجود ہیں پرندوں کو ہٹانے کے لئے موثر ہیں وفاقی حکومت کونظر ثانی کے لئے درخواست دے سکتا ہے۔

ذیلی دفعہ (٣) کے تحت وفاقی حکومت درخواست کا جائزہ لینے اور درخواست گزار کوسماعت کا موقع دینے کے بعد ذیلی دفعہ (١) کے تحت جاری ہونے والے حکم نامے کوتبدیل، منسوخ یا اسکی تصدیق کرسکتی ہے۔

دفعہ ۴ کی رو سے دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (١) کے تحت جاری ہونے والے حکم نامے پرعمل درآمد نہ ہونے کی صورت میں وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے کسی بھی جگہ کے استعمال سے یا کسی تجارت یا پیشے سے جس میں

مذبح خانے دباغت خانے، مویشیوں کے باڑے، مچھلیوں کو سکھانے کی جگہ، کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ شامل ہیں کے استعمال سے منع کر سکتی ہے۔

دفعہ ۵ کے تحت مخصوص علاقے کے اندر کوئی بھی مذبح خانہ، دباغت خانہ تعمیر اور قائم نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی مچھلیوں کو سکھانے، کوڑا پھینکنے یا کوئی ایسا کاروبار یا پیشہ اختیار کرنے کی اجازت دی جائے گی جس کی طرف پرندے راغب ہوں سوائے وفاقی حکومت سے پیشگی تحریری منظوری حاصل کر لینے کے بعد۔

دفعہ ۶ کے تحت وفاقی حکومت کی طرف سے مجاز کوئی بھی شخص سورج طلوع ہونے سے لے کر سورج غروب ہونے تک مذکورہ بالا جگہوں میں داخل ہو کر انکا معائنہ کرے گا اور مذکورہ قانون اور اسکے تحت جاری ہونے والے حکم نامے یا نوٹیفیکیشن پر عمل درآمد کی صورت حال کا جائزہ لے گا۔

سزا۔

دفعہ ۷ کے تحت جو کوئی شخص مذکورہ قانون کی دفعات یا انکے تحت جاری ہونے والے حکم نامے یا ہدایت یا نوٹیفکیشن پر عمل درآمد کرنے میں ناکام رہے گا یا خلاف ورزی کرے گا اور جان بوجھ کر ان افعال کے سرانجام دینے سے روگردانی کرے گا جن کے کرنے کا وہ قانونی طور پر پابند تھا، تو اسے قید کی سزا دی جائے گی جو کہ چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا جو کہ دس ہزار روپے ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ اور جرم کے جاری رہنے کی صورت میں ہر روز پانچ ہزار اضافی جرمانہ ہوگا۔

دفعہ ۸ کے تحت اس قانون کے تحت سرزد ہونے والے جرائم کی سماعت درجہ اول مجسٹریٹ کرے گا۔

ایلو پیتھک سسٹم کے غلط استعمال کے تدارک کا قانون مجریہ ۱۹۶۲ء

ہر مہذب معاشرے میں انسانی جسم و جان کی حفاظت کا بندوبست کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس کے لئے دیگر کے علاوہ طب کے پیشے سے منسلک افراد کی تعلیم و تربیت کا بندوبست کرنے اور ان کو باقاعدہ رجسٹر کرنے کے لئے قوانین وضع کیئے گئے ہیں لیکن اگر کوئی شخص اپنے آپ کو غلط طور پر میڈیکل ڈاکٹر ظاہر کرتے ہوئے لوگوں کا علاج کرے یا دوائیاں فروخت کرے تو ایسی صورت میں خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے سزائیں تجویز کی گئیں ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے ایلو پیتھک سسٹم کے غلط استعمال کے تدارک کا آرڈیننس ۱۹۶۲ (The Allopathic

System Prevention of Misuse Ordinance, 1962) نافذ کیا گیا ہے۔

آرڈیننس ہذا کی دفعہ ا کی ذیلی دفعہ (ا) کے مطابق مذکورہ آرڈیننس ایلو پیتھک سسٹم کے غلط استعمال کے تدارک کا آرڈیننس ۱۹۶۲ کہلائے گا۔

ذیلی دفعہ ۲ کے تحت اسکا اطلاق پورے ملک پر ہوگا۔

دفعہ ۳ کے تحت کوئی بھی شخص اپنے نام، پتے یا کاروبار کے نام اور پتے کے ساتھ ڈاکٹر کا لفظ استعمال کر کے ایلو پیتھک، ہومیو پیتھک، ایورویدک یا کسی دوسرے طبی نظام کی پریکٹس نہیں کر سکتا سوائے ایسی صورت میں کہ ایسا شخص پیشہ ور طبیب کے طور پر رجسٹر ہو مگر واضح رہے کہ اس دفعہ کے احکام اس شخص پر لاگو نہیں ہونگے جس کو ملک کے اندر یا باہر کسی یونیورسٹی کی طرف سے میڈیکل ڈگری کے علاوہ کوئی ڈاکٹر ڈگری جاری کی گئی ہو۔

دفعہ ۴ کے تحت کوئی بھی شخص میڈیکل ڈگری، ڈپلومہ کو اس طرح سے استعمال نہیں کرے گا کہ اس سے ظاہر ہو کہ وہ ماہر پیشہ ور طبیب ہے یا میڈیکل پریکٹس سے ملحقہ کسی بھی مقصد کے لئے جب تک کہ ایسی ڈگری یا ڈپلومہ جو کہ اس نے پاکستان کی کسی یونیورسٹی یا باہر کی کسی یونیورسٹی سے حاصل کی ہو کو میڈیکل اور ڈینٹل کونسل آرڈیننس کے تحت تسلیم نہ کیا گیا ہو۔

دفعہ ۵ کے تحت رجسٹرڈ پیشہ ور طبیب کے علاوہ کوئی بھی شخص سرجیکل آپریشن نہیں کر سکتا۔

دفعہ ٦ کے تحت رجسٹرڈ پیشہ ور طبیب یا صوبائی حکومت کی طرف سے مجاز کردہ شخص کے علاوہ کوئی بھی شخص قواعد میں وضع کردہ اینٹی بائیوٹک یا خطرناک ادویہ سے متعلق کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

دفعہ ۷ کے تحت کوئی بھی شخص یونانی، ایورویدک، ہومیو پیتھک اور بائیو کیمک سسٹم کی اختراع اور ان سے تیار شدہ دوائیوں کو بازار میں فروخت نہیں کر سکتا سوائے ایسی صورت میں کہ دوائی کا صحیح فارمولا کاغذ پر لکھ کر کسی واضح جگہ پر چسپاں کرے جہاں اسے آسانی سے پڑھا جا سکے اور اس کے علاوہ دوائی کی شیشی کے باہر بھی فارمولے کا لیبل لگائے۔

دفعہ ۸ کے تحت صوبائی حکومت مذکورہ قانون کے مقاصد کو جاری رکھنے کے لئے قواعد وضع کرے گی۔

سزا:۔

دفعہ ۹ کے تحت جو کوئی دفعات ۳، ۴، ۵، ٦، ۷ کی خلاف ورزی کرے گا تو اسے قید کی سزا دی جائے گی جو کہ ایک سال تک ہو سکتی ہے اور جرمانہ جو کہ دو ہزار روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

دفعہ ۱۰ کی ذیلی دفعہ (ا) کے تحت کوئی بھی استغاثہ مذکورہ قانون کے تحت دائر نہیں کیا جائے گا۔ صرف ڈرگ

ایکٹ کے تحت متعین انسپکٹر یا صوبائی حکومت کی طرف سے مجاز کردہ شخص ہی استغاثہ دائر کرا سکتے ہیں۔

ذیلی دفعہ (۲) کی رو سے مذکورہ قانون کے تحت سرزد ہونے والے جرائم کی سماعت مجسٹریٹ درجہ اول کرے گا۔

دفعہ ۱۱ کے تحت کوئی بھی مقدمہ یا کاروائی انسپکٹر یا مجاز کردہ شخص کے خلاف عمل میں نہیں لائی جائے گی جس نے دفعہ ۱۰ کے تحت کوئی عمل اچھی نیت کے ساتھ انجام دیا ہو۔

پاکستان سے باہر جانے کے کنٹرول کا قانون مجریہ ۱۹۸۱ء

پاکستانی شہری تعلیم، کاروبار اور ملازمت کے حصول کے لیے دنیا کے دوسرے ممالک میں آتے جاتے رہتے ہیں۔ اسکے لئے متعلقہ شخص کو تمام قانونی شرائط پوری کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن اگر کسی شخص کے بارے میں حکومت یہ سمجھے کہ اسکا ملک سے باہر جانا خطرے سے خالی نہیں تو ایسی صورت میں حکومت پاکستان اسکو باہر جانے سے روک سکتی ہے۔ اگر چہ اسکے پاس تمام سفری دستاویزات موجود ہوں۔ پاکستان سے باہر جانے کے کنٹرول کے قانون مجریہ ۱۹۸۱ء کی دفعہ ۱ کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت مذکورہ قانون کا اطلاق پورے پاکستان پر ہوگا۔

دفعہ ۲ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت وفاقی حکومت حکم نامہ کے زریعے کسی شخص یا اشخاص پر مشتمل گروپ کو پاکستان سے باہر جانے سے روک سکتی ہے۔ اگر چہ ان کے پاس مطلوبہ سفری دستاویزات بھی موجود ہوں۔

ذیلی دفعہ (۳) کے تحت حکومت حکم نامہ میں کسی شخص کو روکنے کی وجوہات دینا اگر مفاد عامہ کے خلاف سمجھے تو ایسی صورت میں وفاقی حکومت کے لیے وجوہات کا حکم نامہ میں دینا ضروری نہیں ہوگا۔

دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت ایسا شخص جو کہ وفاقی حکومت کے حکم نامہ سے متاثر ہوا ہو تو ایسی صورت میں متاثرہ شخص حکم نامہ کے جاری ہونے کے پندرہ دنوں کے اندر اندر نظر ثانی کے لیے درخواست کرے گا اور درخواست میں نظر ثانی کے لیے تمام وجوہات کو تحریر میں لائے گا۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت وفاقی حکومت متعلقہ شخص کو سننے کا موقع دینے کے بعد ایسا حکم جاری کرے گی جو کہ وہ ضروری سمجھے۔

ذیلی دفعہ (۳) کے تحت نظر ثانی کا فیصلہ حتمی ہوگا۔ اور اس فیصلے پر کسی اتھارٹی کے آگے یا کسی عدالت میں کوئی سوال نہیں اٹھایا جائیگا۔

دفعہ ۴ کے تحت جو کوئی بھی اس حکم نامہ کی خلاف ورزی کرے گا یا خلاف ورزی کرنے میں مدد کرے گا یا کوشش کرے گا تو ایسی صورت میں اسے قید کی سزا دی جائے گی جو کہ پانچ سال تک ہو سکتی ہے۔

دفعہ ۵ کے تحت وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں بذریعہ اعلان اس قانون کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے قواعد بنائے گی۔

وفاق کے زیر نگرانی تعلیمی نصاب، کتابوں اور تعلیمی معیار کو برقرار رکھنے کا قانون مجریہ ۱۹۷۶ء

کسی بھی معاشرے میں تعلیم کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ تعلیمی نصاب، کتابوں اور تعلیمی معیار کے ذریعے معاشرتی اور ثقافتی ہم آہنگی کے علاوہ نصاب کو بدلتے ہوئے معاشی اور معاشرتی حالات کے مطابق بنانا اور قومی نظریے کو مدنظر رکھنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ جس کیلئے وفاق کے زیر نگرانی تعلیمی نصاب، کتابوں اور تعلیمی معیار کو برقرار رکھنے کا قانون مجریہ ۱۹۷۶ء نافذ العمل ہے اس قانون کی دفعہ ا کی ذیلی دفعہ (۲) کے تحت مذکورہ قانون کا اطلاق پورے پاکستان پر ہوگا۔

دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے مذکورہ قانون کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ایک یا ایک سے زیادہ مجاز حاکم کا تقرر کرے گی۔

ذیلی دفعہ (۲) کے تحت مذکورہ قانون کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے مجاز حاکم مندرجہ ذیل اقدامات کرے گا۔

(الف) پڑھائی سے متعلقہ سکیمیں تیار کرنا، نصاب تیار کرنے کے علاوہ کتابوں کے مسودے یا قلمی نسخے تیار کرنا اور اسکے علاوہ وفاقی حکومت کی تعلیمی پالیسی پر عمل درآمد سے متعلقہ تعلیمی اداروں کی مختلف کلاسوں میں ابتدائیے کے لیے شیڈول اور حکمت عملی بنانا۔

(ب) ایجنسیوں کی طرف سے پیش کیے جانے والی کتابوں کے قلمی نسخے یا مسودے کی منظوری دینا جو کہ تعلیمی ادارے کی مختلف جماعتوں کے لیے وضع کیا گیا ہو اور۔

(ج) مجاز اتھارٹی کسی بھی متعلقہ شخص یا ایجنسی کو تعلیمی کتاب کے نصاب کے کسی حصے یا سارے کو مٹانے یا ترمیم کرنے یا واپس لینے کے لیے حکم دے سکتی ہے اور یہ تمام کام اتھارٹی کی طرف سے مخصوص کیئے گئے وقت کے دوران کیے جائیں گے۔

ذیلی دفعہ (۳) کے تحت مجاز اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ حکم نامے پر جتنا جلدی ہو سکے متعلقہ شخص اور

ایجنسی عمل درآمد کریں گے اورعمل درآمد گی کی رپورٹ حکم نامہ میں مخصوص کیے گئے وقت کے دوران مجاز اتھارٹی کو جمع کرائی جائے گی۔

دفعہ ۴ کے تحت اگر کوئی شخص یا ایجنسی کا نمائندہ جو کہ ایجنسی کے معاملات کا ذمہ دار ہو اور اسے دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۲) کی شق (ج) کے تحت حکم نامہ جاری ہوا ہو لیکن وہ اس پر عمل درآمد کرنے میں ناکام ہو جائے تو ایسی صورت میں اسے قید کی سزا دی جائے گی جو کہ ایک سال تک ہو سکتی ہے اور اسکے علاوہ بدچلنی کا بھی مرتکب ہو گا۔

دفعہ ۵ کے تحت مجاز اتھارٹی کی تحریری شکایت پر عدالت کارروائی کر سکتی ہے۔

دفعہ ۶ کے تحت ایسے شخص کے خلاف کوئی بھی مقدمہ یا استغاثہ دائر نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کوئی قانونی کارروائی کی جائے گی جس نے اچھی نیت کے ساتھ مذکورہ قانون کے تحت یا اسکے تحت بننے والے کسی قاعدے یا حکم کے تحت کوئی کام سرانجام دیا ہو۔

دفعہ ۷ کے تحت وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے مذکورہ قانون کے مقاصد کے لیے قواعد بنائے گی۔

شادی شدہ ہندو عورت کا علیحدہ گھر اور نان و نفقے کے حق سے متعلق قانون مجریہ ۱۹۴۶ء

ازدواجی تعلقات کی اہمیت کے پیش نظر نہ صرف اسلام میں بلکہ دوسرے مذاہب میں بھی قوانین کے ذریعے میاں بیوی کے فرائض اور ذمہ داریوں کی تقسیم کرتے ہوئے انکے حقوق و فرائض متعین کیے گئے ہیں۔ شوہر کے فرائض میں سرفہرست بیوی کا نان ونفقہ اور اسکی معاشی کفالت ہے جس سے وہ کسی صورت بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔ شادی شدہ ہندو عورت کے علیحدہ گھر اور نان ونفقے کے حق کے قانون مجریہ ۱۹۴۶ء (The Hindu Married Women's Right to Separate Residence and Maintenance Act 1946) کے مطابق کچھ مخصوص حالات میں شادی شدہ ہندو عورت علیحدہ گھر اور نان ونفقے کا مطالبہ کر سکتی ہے لیکن ایسی صورتیں بھی واضح کی گئی ہیں جن میں بیوی ان چیزوں کا مطالبہ نہیں کر سکتی۔

مذکورہ قانون کا اطلاق پورے پاکستان پر ہوتا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۲ کے تحت کسی بھی رواج اور قانون کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہندو شادی شدہ عورت اپنے

شوہر سے کسی ایک یا ایک سے زیادہ وجوہات کی بناء پر علیحدہ گھر اور نان ونفقے کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ وجوہات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) اگر شوہر کسی نفرت انگیز بیماری میں مبتلا ہو جائے۔

(۲) اگر شوہر ظلم و زیادتی کرنے کا مرتکب ہو اور بیوی ایسی صورت میں شوہر کے ساتھ رہنے پر اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتی ہو۔

(۳) اگر شوہر بیوی کی مرضی کے خلاف یا مرضی کے بغیر بیوی کو عمداً چھوڑ کر فرار ہو جائے۔

(۴) اگر شوہر دوسری شادی کرے۔

(۵) اگر شوہر نے ہندو مذہب ترک کر کے کوئی دوسرا مذہب اختیار کر لیا ہو۔

(۶) اگر شوہر بغیر شادی کے کسی عورت کو اپنے گھر میں رکھے۔

(۷) یا کسی اور جائز وجہ کی بناء پر۔

مگر واضح رہے کہ ہندو شادی شدہ خاتون ایسی صورت میں علیحدہ گھر اور نان ونفقے کا مطالبہ نہیں کر سکتی جب وہ خود پاک دامن نہ ہو اور ہندو مذہب ترک کر کے کوئی دوسرا مذہب اختیار کر لیا ہو یا مجاز عدالت کے ازدواجی حقوق کی بحالی کے فیصلے پر بغیر کسی معقول وجہ کے عمل درآمد نہ کیا ہو۔

نان ونفقے کی رقم۔

دفعہ ۳ کے تحت علیحدہ گھر اور نان ونفقے کے دعوے کی اجازت ملنے کی صورت میں عدالت نان ونفقے کی رقم کا تعین کرے گی جو کہ شوہر اپنی بیوی کو ادا کرے گا رقم کا تعین کرتے وقت فریقین کی معاشرتی حیثیت کے ساتھ ساتھ شوہر کی آمدنی کے ذرائع کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔

پنجاب قانون مزارعت کے تحت زمین کی ترقی واصلاح اور فصل کی بٹائی کا طریقہ کار

پاکستان کی آبادی کے بیشتر حصے کا گزر اوقات زراعت پر ہے۔ بعض مالکان اراضی بوجوہ اپنی اراضی خود کاشت کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوتے اس لئے زمین کی کاشت کے لیے زمانہ قدیم سے مزارعت یا بٹائی کا طریقہ چلا آ رہا ہے جس میں زمین ایک طرف سے ہوتی ہے اور محنت دوسرے کی طرف سے اور پیداوار طے شدہ شرائط کے مطابق

باہم تقسیم ہوتی ہے لوگوں کی حاجت کے پیش نظر اسلام نے بھی مزارعت کو جائز قرار دیا ہے اور فقہاء نے اسکی جائز صورتوں اور متعلقہ ضروری احکام کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ مزارعت سے متعلق ضروری مسائل و احکام کو کئی رائج الوقت قوانین میں منضبط کیا گیا ہے جو مختلف صوبوں میں مقامی حالات کے لحاظ سے بعض اختلافات کے ساتھ نافذ العمل ہیں۔

مزارع کی تعریف۔

پنجاب مزارعت ایکٹ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۵) کی رو سے مزارع سے ایسا شخص مراد ہے جو کسی دوسرے شخص کے تحت زمین پر قابض ہو اور جسکے عوض وہ اسکو لگان ادا کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہم ان میں ماتحت مالک اراضی اور حقوق ملکیت اراضی کا مرتہن شامل نہیں ہوگا۔ اسطرح مزارع صرف وہی شخص ہوگا جسے قانونی طور پر قابض ہونے کا حق حاصل ہو۔

قانون مزارعت پنجاب کی دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ ۷ کی رو سے مزارع اور مالک اراضی میں بالترتیب انکے وہ پیش رو اور جانشین بھی شامل ہیں جنکا مفاد اس اراضی سے وابستہ ہو جیسے وارث اور مورث وغیرہ۔

زمین کی اصلاح و ترقی۔

دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ ۱۹ کی رو سے مزارعت کے حوالے سے اصلاح سے وہ کام مراد ہیں جو مزارعت کے لیے سود مند اور اسکی شرائط کے موافق ہوں اور جسکی وجہ سے زمین کی مالیت بڑھ جائے یا بڑھتی رہے۔ اس میں مندرجہ ذیل امور شامل ہیں۔

(1) کنویں بنوانا اور زرعی مقاصد کے لیے پانی جمع کرنے کے دیگر کام۔

(2) نالیاں کھودنا اور سیلاب کی روک تھام وغیرہ۔

(3) درخت لگانا اور کاشت کاری کی اغراض کے لیے بنجر زمین کو ہموار کر کے مزروعہ بنانا یا باڑ لگانا وغیرہ۔

(4) ایسی تعمیرات جو کاشت کاری کے لئے کارآمد اور ضروری ہوں۔

(5) یا تعمیر شدہ عمارات میں ایسی تبدیلیاں کرنا یا اضافہ کرنا جو محض مرمت قسم کی نہ ہوں تاہم اس میں ایسی صفائیاں، بند باندھنا، ہموار کرنا راستے بنانا یا عارضی کنواں یا آبی گزرگاہیں بنانا وغیرہ شامل نہیں ہیں جو مزارعین عام کاشت کاری کے دوران بغیر کسی خرچ کے بناتے ہیں اور نہ ہی کوئی ایسا مفاد شامل ہے جو اراضی کی عام کاشت کاری کو صحیح طریقہ پر لانے کی وجہ سے حاصل ہوا ہو۔

پیداوار سے متعلق مالک اور مزارع کے درمیان بٹائی کے حقوق۔

(1) پنجاب قانون مزارعت ۱۸۸۷ کی دفعہ ۱۲ کی ذیلی دفعہ (۱) کی رو سے موجودہ وقت کے مطابق واجب الادا لگان اس کھاتہ کی پیداوار پر پہلا بار ہوگا۔

(2) مزارع کو حق حاصل ہوگا کہ مناسب وقت پر مالک اراضی کی مداخلت کے بغیر زمین پر اپنی مرضی سے فصل تیار کرے، نگرانی کرے، برداشت کرے۔

(3) سوائے اس صورت کے جہاں لگان بذریعہ بٹائی لی جاتی ہو مزارع بلاشرکت غیرے پیداوار کے قبضے کا مستحق ہوگا۔

(4) جہاں لگان پیداوار کا حصہ بٹائی پر لیا جاتا ہو تو اس صورت میں

(الف) مزارع کو پیداوار کو (اسکی) بٹائی تک اپنے قبضے میں رکھنے کا حق ہوگا۔

(ب) مالک اراضی کو پیداوار کی بٹائی کے موقع پر موجود رہنے اور اس میں حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا۔

(ج) جب پیداوار بانٹ دی جائے، تب مالک اراضی اپنے حصہ پر قبضہ لینے کا مستحق ہوگا۔

آزادانہ رضامندی کے بغیر معاملہ کا قابل انفساخ ہونا:۔

قانون معاہدہ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۱۹ کے تحت، جب کسی معاملہ میں کسی فریق سے رضامندی جبراً، فریب یا غلط بیانی سے حاصل کی گی ہو تو وہ معاملہ اس فریق کی مرضی پر جس کی رضامندی (جبراً، فریب یا غلط بیانی) سے حاصل کی گئی، قابل انفساخ ہے۔

جس فریق سے معاہدہ کی رضامندی فریب یا غلط بیانی سے حاصل کی گئی ہو، اگر وہ مناسب سمجھے تو اس معاہدہ کی تکمیل پر اصرار کر سکتا ہے۔ وہ دوسرے فریق کو یہ باور کرائے کہ اس کے حق میں اس طرح عمل کیا جائے جیسا کہ اس کے بیان کی سچائی پر ہوتا۔

استثناء:۔

اگر ایسی رضامندی غلط بیانی یا خاموشی سے حاصل کی گئی ہو جو قانون معاہدہ کی دفعہ ۱۷ کے تحت فریب پر مبنی ہے تو اس کے باوجود معاہدہ قابل فسخ نہیں ہوگا، اگر اس فریق کو جس کی رضامندی حاصل کی گئی ہو، معمولی سی کوشش سے اصل حقائق معلوم کرنے کے ذرائع حاصل ہوں۔

ایسا فریب یا غلط بیانی جو معاملہ کے بارے میں اس فریق کی رضامندی کا سبب نہ ہو جس کے ساتھ فریب یا غلط

بیانی کی گئی ہوتو ایسا فریب یا غلط بیانی معاہدہ کو قابل انفساخ نہیں بناتی۔

ناجائز دباؤ کے تحت کیے گئے معاہدہ کو فسخ کرنے کا اختیار:۔

دفعہ A-۱۹ کے تحت، جب کسی معاملہ میں ناجائز دباؤ کے تحت رضامندی حاصل کی گئی ہو تو یہ معاملہ ایسا معاہدہ ہے جو اس فریق کی مرضی پر جس سے ناجائز دباؤ کے تحت رضامندی حاصل کی گئی ہو، قابل انفساخ ہے۔

ناجائز دباؤ کے تحت کیا گیا کوئی بھی معاہدہ مکمل طور پر فسخ ہوسکتا ہے، اگر اس فریق نے جس کی مرضی پر وہ معاہدہ قابل انفساخ ہے، اس معاہدہ میں کوئی فائدہ حاصل کیا ہو تو وہ معاہدہ ایسے قواعد اور شرائط کے ساتھ فسخ ہوسکتا ہے جو عدالت کے نزدیک مناسب ہوں۔

معاملہ کی حقیقت سے متعلق غلطی:۔

دفعہ ۲۰ کے تحت، جہاں دونوں فریق کسی معاملہ کی حقیقت کے متعلق غلطی پر ہوں جو معاملہ کی تکمیل کیلئے ضروری ہو تو وہ معاملہ باطل ہوگا۔

وضاحت:۔

ایسی رائے کی غلطی جو کسی چیز کی مالیت کے بارے میں ہو جس سے معاملہ طے پانا ہو تو ایسی غلطی امر واقعہ تصور نہیں کی جائے گی۔

قانون کی غلط فہمی کا اثر:۔

دفعہ ۲۱ کے تحت کوئی معاہدہ اس وجہ سے قابل انفساخ نہ ہوگا کہ وہ پاکستان کے کسی قانون کی غلط فہمی کی بناء پر کیا گیا لیکن ایسے قانون کی غلط فہمی جو پاکستان میں نافذ نہ ہو وہی اثر رکھتی ہے جو امر واقعہ کی غلط فہمی کا اثر ہے۔

ایک فریق کی امر واقعہ سے متعلق غلط فہمی:۔

دفعہ ۲۲ کے تحت، کوئی معاہدہ صرف اس وجہ سے قابل انفساخ نہ ہوگا کہ ایسا معاہدہ کسی ایک فریق کی امر واقعہ سے متعلق غلط فہمی سے ہوا ہے۔ بلکہ وہ فریق اس معاہدہ کی تکمیل کا پابند ہوگا۔

معمولی دعوؤں اور چھوٹے جرائم کی عدالتوں کے قانون کی رو سے دیوانی وفوجداری مقدمات کی سماعت کا طریقہ کار اور اپیل

اگر معاملہ یا تنازعہ کو ثالث کے پاس نہیں بھیجا جاتا یا اگر ثالثی کے طریقہ کار سے معاملہ حل نہیں ہوتا اور فریقین اس پر راضی نہیں ہوتے تو اس صورت میں عدالت تنازعہ داخل ہونے کے (۴۵) یوم کے اندر شہادت ریکارڈ کرے گی اور اگر عدالت مناسب سمجھے تو کوئی بھی نقطہ یا واقعہ بیان حلفی کے ذریعے بھی ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اس قانون کی رو سے عدالت کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ یومیہ بنیادوں پر مقدمے کی سماعت کر کے مقدمے کا (۹۰) یوم کے اندر اندر فیصلہ کرے۔ ان عدالتوں کو باقی معاملات نمٹانے کے لیے وہی اختیار دیا گیا ہے جو کہ ضابطہ دیوانی کے تحت ایک عام دیوانی عدالت استعمال میں لاتی ہے۔ دیوانی مقدمے میں اگر کوئی بھی فریق عدالت کے فیصلے سے مطمئن نہیں ہے تو اسے ڈگری کے (۳۰) یوم کے اندر اندر ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں اپیل کا حق دیا گیا ہے عدالت کے اس فیصلے یا ڈگری (Decree) کے خلاف اپیل کا حق نہیں دیا گیا ہے۔ جو فیصلہ ثالثی (Award) کی روشنی میں دیا گیا ہو ماسوائے درج ذیل صورتوں کے۔

(۱) اگر ثالث کارروائی کے دوران کسی بدانتظامی (Misconduct) کا مرتکب ہوا ہے۔

(۲) فیصلہ ثالثی (Award) عدالت کے فیصلہ یا ڈگری کے بعد جاری ہوا ہے یا عدالت نے فیصلہ ثالثی کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔

(۳) فیصلہ ثالثی کی روشنی میں عدالت سے فیصلہ یا ڈگری غیر قانونی طریقے سے حاصل کیا گیا ہے۔

کسی بھی ایسے فیصلے یا ڈگری کے خلاف اپیل کا حق نہیں دیا گیا ہے جو فیصلہ فریقین کی رضامندی سے کیا گیا ہو۔

اس قانون میں کسی بھی فیصلہ یا ڈگری کے خلاف صرف ایک بار اپیل کا حق دیا گیا ہے اور دوسری اپیل نہیں کی جا سکتی۔

فوجداری مقدمے میں اگر کوئی فریق عدالت کے کسی فیصلے سے مطمئن نہیں ہے تو وہ فیصلے کے تیس (۳۰) یوم کے اندر اندر سیشن (Sessions) جج کی عدالت میں اپیل دائر کر سکتا ہے لیکن اگر اپیل کسی فریق کی جرم سے بریت (Aequittal) کے خلاف دائر کرنی ہے تو اس میں وہ طریقہ کار اپنایا جائیگا جو کہ ضابطہ فوجداری (The Code of Criminal Procedure 1898) میں دیا گیا ہے۔

غلامی اور جبری مزدوری کے جرائم اور انکی سزائیں

تعزیرات پاکستان میں غلامی اور جبری مزدوری کرانے کے اقدام کو جرم قرار دیا گیا ہے اور ان کیلئے سزائیں مرتب کی گئی ہیں تاکہ ایسے غیر انسانی اور غیر اخلاقی کاموں کو روکا جا سکے اور ایسا کرنے والوں کو سزا دی جا سکے۔

غلامی کیلئے کسی شخص کو خریدنا یا بیچنا۔

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۷۰ کے تحت اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو غلام کی حیثیت سے درآمد یا برآمد اور غائب کرتا ہے یا خریدتا ہے یا بیچتا ہے یا اسکی مرضی کے خلاف اسے غلام کی حیثیت سے قبول کرتا ہے، حاصل کرتا ہے یا نظر بند کرتا ہے تو ایسا کرنے والا شخص قید کی سزا جو کہ سات سال تک ہو سکتی ہے اور جرمانے کا مستحق قرار پائے گا۔

عادتاً غلاموں کا لین دین کرنا۔

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۷۱ کے تحت اگر کوئی شخص عادتاً کسی دوسرے شخص کو غلام کی حیثیت سے درآمد، برآمد، غائب، خریدتا یا بیچتا یا لین دین کرتا ہے تو ایسا کرنے والا شخص عمر قید کی سزا یا دس سال سے کم قید کی سزا اور جرمانے کا بیک وقت مستحق قرار پائے گا۔

کسی شخص کو عصمت فروشی کیلئے بیچنا۔

تعزیرات پاکستان کی دفعہ 371-A کے تحت اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو بیچتا ہے، کرائے پر دیتا ہے یا کسی اور طریقے سے استعمال کرتا ہے اس نیت کے ساتھ کہ وہ شخص کسی بھی وقت عصمت فروشی یا ناجائز جسمانی تعلق کیلئے استعمال کیا جائیگا یا کسی اور غیر قانونی اور غیر اخلاقی مقصد کیلئے استعمال ہوگا یا اس شخص کو یہ معلوم ہو کہ دوسرا شخص کسی بھی وقت کسی ایسے مقصد کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے تو ایسا شخص قید کی سزا جو کہ پچیس سال تک ہو سکتی ہے اور جرمانے کی سزا کا بیک وقت مستحق قرار پائے گا۔

وضاحت:-

جب کوئی خاتون کسی عصمت فروش یا عصمت فروشی کا اڈہ چلانے والے کے پاس بیچی جاتی ہے یا کرائے پر دی جاتی ہے تو یہ سمجھا جائے گا (جب تک کہ اس کے برعکس کوئی بات واضح نہ ہو) کہ اس شخص نے خاتون کو اس نیت کے ساتھ بیچا یا کرائے پر دیا کہ وہ خاتون عصمت فروشی کے لئے استعمال کی جائیگی۔

عصمت فروشی کی غرض سے کسی شخص کو خریدنا۔

دفعہ 371-B کے تحت اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو خریدتا ہے، کرائے پر حاصل کرتا ہے یا کسی دوسرے طریقے سے اسے قبضے میں لیتا ہے اس نیت کے ساتھ کہ اس شخص کو کسی بھی وقت عصمت فروشی کیلئے استعمال کرے گا یا ناجائز جسمانی تعلق کیلئے استعمال کرے گا یا کسی اور غیر قانونی یا غیر اخلاقی کام کیلئے استعمال کرے گا یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ شخص کسی بھی وقت اس قسم کے کاموں کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے تو ایسا کرنے والا شخص پچیس سال تک کی قید کی سزا اور جرمانے کی سزا کا بیک وقت مستحق قرار پائے گا۔

وضاحت:-

اگر کوئی عصمت فروش یا عصمت فروشی کا اڈہ چلانے والا/والی کسی عورت کو خریدتا ہے، کرائے پر حاصل کرتا ہے یا کسی دوسرے طریقے سے اسے قبضے میں لیتا ہے تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس شخص نے جان بوجھ کر اور اس نیت کے ساتھ کہ اس شخص کو عصمت فروشی کیلئے استعمال کیا۔

غیر قانونی جبری مزدوری۔

دفعہ 374 کے تحت اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اسکی مرضی کے خلاف اور غیر قانونی طور پر مزدوری یا کام کرنے پر مجبور کرتا ہے تو ایسا کرنے والا شخص قید کی سزا جو کہ ایک سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا پھر دونوں سزاؤں کا بیک وقت مستحق قرار پائے گا۔

اگر کوئی شخص کسی جنگی قیدی یا حفاظت یا تحویل میں لئے گئے شخص کو پاکستانی افواج کیلئے خدمات انجام دینے پر مجبور کرے گا تو ایسا کرنے والے شخص کی قید کی سزا ایک سال تک ہوسکتی ہے۔

معمولی دعووں اور چھوٹے جرائم کی عدالتوں کے قانون کے مطابق تنازعات اور مقدمات کا بذریعہ ثالث دوستانہ حل

ان عدالتوں میں دائر شدہ مقدمے کے کسی بھی مرحلے پر اگر عدالت یہ سمجھتی ہے کہ معاملے کا حل دوستانہ یا مصالحتی طریقے سے نکالا جاسکتا ہے تو عدالت فریقین کی مرضی سے بذریعہ ثالث معاملے یا جرم کو حل کرنے کی کوشش کریگی اور معاملہ اگر ثالث کی مصالحت سے خوش اسلوبی سے حل ہو جاتا ہے تو عدالت اس پر ایک ڈگری جاری کریگی اور معاملہ

اختتام پذیر ہوگا۔اس قانون کے تحت ایسے معاملات یا جرائم پر مصالحت نہیں کی جاسکے گی جو جرائم قانون کی نظر میں نا قابل مصالحت (Non-Compoundable) ہیں اور جنکے لئے سزا کا ہونا ضروری ہے۔

ثالث کا تقرر۔

ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ،ڈسٹرکٹ جج اور بار ایسوسی ایشن کے صدر سے مشورے کے بعد ایسے لوگوں کی فہرست تیار کرینگے جن کا تقرر ثالث کی حیثیت سے کیا جائیگا اور وہ مصالحتی امور سرانجام دیں گے۔ ریٹائرڈ ججوں اور وکلاً کا بھی ثالث کی حیثیت سے تقرر کیا جا سکتا ہے۔فریقین کو بھی یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنی مرضی کا ثالث منتخب کرسکیں مگر اس میں وہ ثالث شامل نہیں ہوگا جس کا تقرر پہلے سے عدالت کرچکی ہو۔

ثالث کی ذمہ داریاں۔

اگر ثالث کا کسی معاملے کی مصالحت کے لئے تقرر کیا گیا ہے تو یہ اسکی ذمہ داری ہے کہ وہ کوئی بھی ایسی بات یا ایسا تعلق جو مقدمے یا مصالحت کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرے یا کسی قسم کے تعصب کا احتمال ہو تو وہ عدالت کو مطلع کرے جس پر عدالت دوسرے ثالث کی تقرری کریگی۔ اسکے ساتھ ساتھ ثالث کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ فریقین کے مابین ہونے والی مصالحتی گفتگو میں کلیدی کردار ادا کرتے ہوئے انھیں مصالحت تک پہنچنے میں مفید مشورے دے۔

ثالثی کا طریقہ کار۔

جب معاملہ مصالحت کے لئے ثالث کے پاس آئے تو وہ معاملے کے احسن حل کے لئے کوشش کریگا اور اس مقدمہ کے لئے فریقین کو بذریعہ نوٹس کسی مخصوص جگہ اور وقت پر مصالحت کے لئے بلائے گا اور مقررہ وقت تک معاملے کے حل کی کوشش کرے گا اور ساتھ ہی فریقین کو ایک مقررہ وقت میں دعوے کا تحریری جواب داخل کرنا ہوگا۔

فریقین کے مابین اگر مصالحت کامیاب ہو جاتی ہے اور وہ مسئلے کے کسی ایک حل پر اتفاق کرتے ہیں تو اسکے نتیجے میں ثالث ایک معاہدہ نامہ تحریر کرے گا جس میں تمام شرائط وضوابط طے ہونگے اور اس پر فریقین اپنے دستخط ثبت کریں گے۔ ثالث یہ معاہدہ نامہ اپنے تحریری فیصلہ ثالثی کے ساتھ عدالت میں پیش کریگا جس پر عدالت فیصلہ ثالثی کی روشنی میں اپنی ڈگری دے گی۔

اگر کسی بھی فریق کو فیصلہ ثالثی (Award) پر اعتراض ہو تو وہ فیصلہ کے پندرہ (۱۵) یوم کے اندر عدالت میں تحریری صورت میں اپنا اعتراض داخل کریگا جس پر عدالت ان اعتراضات کو پندرہ (۱۵) یوم کے اندر حل کرکے اپنی ڈگری

(Decree) دے گی۔ اگر کوئی فریق عدالت کے فیصلے یا ڈگری کی صحت (Validity) سے دھوکہ دہی یا غلط بیانی کی بنیاد پر انکار کرتا ہے تو اسے پندرہ یوم کے اندر اندر اس فیصلے کے خلاف عدالت میں درخواست دینے کا حق حاصل ہوگا اور اس مقصد کے لئے کوئی نیا دعوٰی دائر کرنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ وہی عدالت ہی فیصلہ کرے گی۔

چھوٹے دعووں اور معمولی جرائم کی عدالتوں کا قانون

چھوٹے دعووں اور معمولی جرائم کی عدالتوں کے قانون کے تحت عدالتوں کا قیام، دائرہ اختیار اور مقدمات کی نوعیت

چھوٹے دعووں اور معمولی جرائم کی عدالتوں کا قانون (The Small Claims and Minor Offences Courts Ordinance) ۲۰۰۲ء میں ایک صدارتی حکم نامے (Ordinance) کے تحت پورے ملک میں نافذ ہوا۔ اس قانون کا مقصد چھوٹے دعووں اور معمولی جرائم کی جلد از جلد سماعت کرنے اور انکا تصفیہ کرانے یا سزا دینے کے لئے مخصوص عدالتوں کا قیام عمل میں لانا ہے۔ اس قانون کی رو سے وہ تمام دعوے جن کی مالیت ایک لاکھ روپے تک ہو یا تین سال تک سزا ہو ان عدالتوں میں دائر کیئے جا سکتے ہیں جنکی سماعت کے بعد مختصر عرصہ میں فیصلہ کیا جائیگا۔ ان عدالتوں کی سربراہی سول جج و جوڈیشل مجسٹریٹ کرے گا۔ صوبائی حکومت ہائی کورٹ کی اجازت سے ضلعی سطح پر ایک یا اس سے زائد ایسی عدالتیں قائم کر سکتی ہے۔

مقدمات کی نوعیت۔

اس قانون کی رو سے مندرجہ ذیل مقدمات ان عدالتوں کے دائرہ سماعت میں آتے ہیں۔

(۱) ایسے مقدمات جن میں کسی معاہدے یا رسید کی بابت پیسے یا رقم وصول کرنی ہو۔

(۲) کسی معاہدے کی خلاف ورزی کی صورت میں ہرجانے کا دعوٰی۔

(۳) کسی معاہدے کی تعمیل مختص (Specific Performance) یا اسکی منسوخی کا مقدمہ۔

(۴) منقولہ جائیداد کی بازیابی (Recovery) اور اسکی قیمت کا مقدمہ۔

(۵) مشترکہ غیر منقولہ جائیداد (Joint Immovable Property) کی بذریعہ تقسیم (Partition) ملکیت کی منتقلی کا مقدمہ۔

(۶) نقصان کی تلافی کا مقدمہ (Suit for compensation).

(۷) گروی شدہ(Mortgaged Property) کی بازیابی(Redemption) کا مقدمہ۔

(۸) حق آسائش(Easement Right) کے نفاذ کا مقدمہ۔

(۹) نہری نظام اور ندی نالوں کے قوانین سے متعلق تنازعات کا مقدمہ۔

(۱۰) جائیداد کے ذرِ واصلات(Mesne Profit) کا مقدمہ۔

(۱۱) جائیداد منقولہ وغیر منقولہ پر قبضہ یا اسے نقصان پہنچانے پر تلافی کا مقدمہ۔

(۱۲) مویشیوں کی مداخلت کے باعث ہونے والے نقصانات کی تلافی کا مقدمہ۔

(۱۳) ٹریفک حادثات کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کی تلافی یا ہرجانے کا مقدمہ۔

(۱۴) ایسا کوئی مقدمہ جو اس قانون میں تو نہ دیا گیا ہو لیکن دونوں فریق اسے ان عدالتوں میں لے جانے پر رضا مند ہوں۔

(۱۵) تعزیرات پاکستان میں ایسے جرائم جنکی سزا تین سال قید یا اس سے کم ہو اور جرمانہ عائد کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو ان کے مقدمات ان عدالتوں میں دائر کئے جاسکتے ہیں۔

اسلام سے متعلق جرائم اور ان کی سزائیں

(۱) قرآن پاک کی بے حرمتی اور پیغمبرﷺ کیلیے نازیبا الفاظ کا استعمال۔

اگر کوئی شخص جان بوجھ کر قرآن پاک کی بے حرمتی کرتا ہے یا اسکے کسی حصے کو نقصان پہنچاتا ہے یا بے حرمتی کرتا ہے یا اسے کسی بھی ناجائز اور غلط طریقے سے استعمال کرتا ہے، ایسا شخص عمر قید کی سزا کا مستحق قرار پائے گا۔

(۲) مقدس شخصیات کی شان میں گستاخانہ الفاظ کا استعمال۔

اگر کوئی شخص الفاظ کے ذریعے خواہ وہ زبان سے ادا کئے گئے ہوں یا لکھے گئے ہوں یا ان کا اظہار کسی بھی اور ذریعے سے کیا گیا ہو، امہات المومنین (حضور پاکﷺ کی ازواج)، اہل بیت، خلفائے راشدینؓ (مقرب صحابہ کرام) یا دوسرے صحابہ کرام کی شان میں تہمت، بہتان، طنز و تضحیک یا در پردہ الزام کے ذریعے گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے تو ایسا شخص تین سال تک قید کی سزا یا جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا بیک وقت مستحق قرار پائے گا۔

(۳) مقدس شخصیات اور مقامات کے لئے مخصوص القاب اور خطابات کا ناجائز استعمال۔

قادیانی یا احمدی فرقوں کے پیروکاروں میں سے اگر کوئی پیروکار الفاظ کے ذریعے خواہ وہ زبان سے ادا کئے گئے ہوں یا لکھے گئے ہوں یا پھر ان کا اظہار کسی بھی طریقہ سے کیا گیا ہو۔

(i) پیغمبر کے کسی بھی صحابیؓ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو امیر المومنین، خلیفۃ المومنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی یا رضی اللہ عنہ کا لقب یا خطاب دیتا ہے یا منصوب کرتا ہے۔

(ii) پیغمبر ﷺ کی ازواج امہات (المومنین) کے علاوہ کسی دوسرے کو ام المومنین (مومنوں کی) کا خطاب دیتا ہے یا منصوب کرتا ہے۔

(iii) پیغمبر ﷺ کے خاندان (اہل بیت) کے علاوہ کسی دوسرے کو اہل بیت کا لقب دیتا ہے یا شامل کرتا ہے یا منصوب کرتا ہے۔

(iv) اپنی کسی عبادت گاہ کو مسجد کا نام دیتا ہے یا اسے مسجد پکارتا ہے یا اسے مسجد سے منصوب کرتا ہے۔

(v) اپنی عبادت کے لئے پکار لگائے جانے کو اذان کا نام دیتا ہے یا اسے اذان سے منصوب کرتا ہے یا پھر وہی اذان دیتا جو مسلمان دیتے ہیں۔

ایسا شخص یا ان فرقوں سے تعلق رکھنے والے تمام پیروکار تین سال تک قید کی سزا بمعہ جرمانہ کے مستحق قرار پائیں گے۔

(۴) جائے تدفین یا قبرستان میں بے جا مداخلت۔

اگر کوئی شخص کسی کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے، کسی کے مذہب کی بے حرمتی کرنے یا یہ جانتے ہوئے کہ اس سے کسی کی دل آزاری ہوگی، کسی عبادت گاہ میں بے جا مداخلت کرتا ہے یا کسی مزار پر بے جا مداخلت کرتا ہے یا جہاں تدفین کی رسومات ادا کی جاتی ہیں یا ایسی جگہ جہاں نعشوں کو محفوظ کیا جاتا ہے، میں بے جا مداخلت کا مرتکب ہوتا ہے یا پھر کسی انسانی نعش کی بے حرمتی کرتا ہے یا جنازہ کے اجتماع میں کوئی بے جا مداخلت یا خلل ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، تو ایسا شخص ایک سال تک قید کی سزا یا جرمانہ یا پھر دونوں سزاؤں کا بیک وقت مستحق قرار پائے گا۔

(۵) قادیانیوں کا اپنے آپ کو مسلمان پکارنا اور اپنے فرقے کی اشاعت کرنا۔

قادیانی اور احمدی فرقے سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص بالواسطہ یا بلا واسطہ اگر اپنے آپ کو مسلمان پکارتا ہے یا اپنے عقیدے کو اسلام سے منصوب کرتا ہے یا اپنے عقیدے کی ترویج و اشاعت کرتا ہے یا کسی شخص کو بذریعہ الفاظ یا

لکھائی یا کسی دوسرے اظہار کے ذریعے اپنے عقیدے کو قبول کرنے اور پیروکار بننے کی دعوت دیتا ہے اور اسکے ذریعے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرتا ہے، تو ایسا شخص تین سال تک قید کی سزا بمعہ جرمانہ کا مستحق قرار پائے گا۔

مذہب سے متعلق جرائم اور ان کی سزائیں

مذہب انسانی زندگی میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے خواہ وہ مذہب آسمانی ہو، روحانی ہو یا پھر مکانی اور اسکے پیروکاروں کی تعداد خواہ کتنی ہی کیوں نہ ہو مذہب سے ہر انسان کی جذباتی وابستگی ضرور ہوتی ہے۔ مذہب بنی نوع انسان کو نہ صرف عبادات اور اخلاقیات کا درس دیتا ہے بلکہ اسکے لئے پوری زندگی گزارنے کا ڈھنگ اور ایک ضابطہ مرتب کرتا ہے جس میں انسان کی معاشرتی، سماجی، معاشی، اقتصادی اور اخلاقی زندگی کا ہر پہلو اُجاگر ہوتا ہے اور ایک سیدھی اور صحیح راہ کا تعین ہوتا ہے تاکہ انسان زندگی کے کسی بھی موڑ پر گمراہ نہ ہو اور احسن طریقے سے اپنی دوامی منازل طے کرے۔

دنیا میں کئی ایک مذاہب موجود ہیں جنکے مقلدین بھی بے شمار تعداد میں پائے جاتے ہیں ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ دوسرے مذاہب اور انکے پیروکاروں کا احترام کرے اور انکے جذبات کو مجروح نہ کرے۔ ان تمام اخلاقی تقاضوں کے باوجود ہمارے معاشرے میں ایسے عناصر پائے جاتے ہیں جو دوسرے مذاہب کا احترام نہیں کرتے اور بے حرمتی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ایسے ہی عناصر کو روکنے کے لئے تعزیرات پاکستان میں مذاہب سے متعلق چند ایک جرائم کا ذکر کیا گیا ہے اور انکے لئے سزائیں بھی مرتب کی گئی ہیں تاکہ کسی بھی شخص کے مذہبی جذبات مجروح کرنے اور مذہب کی بے حرمتی کرنے والے کو سزا دی جا سکے۔ اسلام اور دیگر مذاہب سے متعلق جرائم اور ان کی سزائیں حسب ذیل ہیں۔

اسلام و دیگر مذاہب سے متعلق جرائم اور انکی سزائیں

(۱) عبادت گاہوں کو نقصان پہنچانا اور بے حرمتی کرنا۔

کوئی بھی شخص جان بوجھ کر اگر کسی دوسرے طبقے کے مذہب سے تعلق رکھنے والے پیروکاروں کی عبادت گاہوں یا وہاں پر رکھی گئی مقدس چیزوں کو کسی بھی قسم کا نقصان پہنچاتا ہے اور یہ جانتے ہوئے کہ اس سے مذہب کے پیروکاروں کی دل آزاری ہوگی، بے حرمتی کرتا ہے تو ایسا شخص خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو، قید کی سزا جو کہ دو سال تک ہو سکتی ہے اور جرمانہ یا پھر دونوں سزاؤں کا بیک وقت مستحق قرار پائیگا۔

(۲) مذہبی جذبات کو مجروح کرنا اور مذہبی اعتقادات کی بے حرمتی کرنا۔

کوئی بھی شخص اگر دیدہ دانستہ طور پر اور بدخواہی پر مبنی کوئی بھی ایسا کام کرے یا ایسے الفاظ استعمال کرے خواہ وہ زبان سے ادا شدہ ہوں یا لکھے گئے ہوں یا پھر ان الفاظ کا کھلے عام استعمال کرے جن سے کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والے پیروکاروں کے مذہبی اعتقادات اور جذبات مجروح ہوں یا مذہب کی بے حرمتی ہو، تو ایسا شخص اس جرم کی پاداش میں دس سال تک قید اور جرمانے یا پھر دونوں سزاؤں کا بیک وقت مستحق قرار پائے گا۔

(۳) الفاظ کے ذریعے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا۔

اگر کوئی شخص دانستہ طور پر کسی کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے لئے نازیبا الفاظ کا استعمال کرتا ہے یا اس شخص کو ستانے کیلئے کوئی آواز نکالتا ہے یا اسے دکھانے کے لئے کوئی اشارے کرتا ہے یا اسکے سامنے کوئی ایسی چیز رکھتا ہے جس سے اس شخص کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں تو ایسا شخص ایک سال تک قید کی سزا یا جرمانہ یا پھر دونوں سزاؤں کا بیک وقت مستحق قرار پائے گا۔

(۴) مذہبی مجلس یا اجتماع میں خلل ڈالنا اور مداخلت کرنا۔

اگر کوئی شخص کسی مذہب کے پیروکاروں کی مذہبی مجلس یا اجتماع جو کہ جائز اور قانونی و اخلاقی طریقے سے جاری ہو خواہ عبادت یا کوئی اور مذہبی رسم ادا کی جارہی ہو، میں کسی قسم کا خلل ڈالتا ہے یا اسے منتشر کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ایسا شخص ایک سال تک قید کی سزا یا جرمانہ یا پھر دونوں سزاؤں کا بیک وقت مستحق قرار پائے گا۔

قیمتوں پر قابو پانے، منافع خوری اور ذخیرہ اندوزی کے تدارک کا قانون

قیمتوں پر قابو پانے اور منافع خوری اور ذخیرہ اندوزی کے تدارک کا قانون ۱۹۷۷ء میں وجود میں آیا۔ اس قانون کا مقصد اشیائے خورد و نوش اور دوسری تمام عام استعمال کی اشیاء کی قیمتوں پر قابو پانا اور ناجائز منافع خوری اور ذخیرہ اندوزی کو روکنا ہے۔ اس قانون کا اطلاق پورے ملک پر ہوتا ہے اور اس قانون میں جان بچانے والی ادویات، بجلی کا سامان، گیس کا سامان، لکڑی سے تیار شدہ سامان، جوتے اور کپڑے ہر قسم کی کتابیں و کاپیاں وغیرہ، ہر قسم کی مشینی اشیاء، ہر قسم کی کھادیں اور زرعی دوائیاں، ہر قسم کی پیٹرولیم کی مصنوعات، ہر قسم کی تعمیراتی اشیاء وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔

کنٹرولر جنرل کا تقرر:

مذکورہ قانون کی دفعہ ۲ (الف) کی رو سے وفاقی حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ قیمتوں کا صحیح تعین کرنے اور اس قانون پر عمل درآمد کرانے کے لئے کنٹرولر جنرل کا تعین کرے اور ڈپٹی کنٹرولر جنرل اور اسسٹنٹ کنٹرولر جنرل بھی تعینات کیئے جا سکتے ہیں تا کہ اشیا کی قیمتوں کا صحیح تعین کرتے ہوئے اور ناجائز منافع خوری اور ذخیرہ اندوزی کا تدارک کر کے انہیں مارکیٹوں میں یکساں نرخوں پر فروخت کیا جا سکے۔

قیمتوں کا تعین:

دفعہ ۲ کی رو سے وفاقی حکومت کی طرف سے کنٹرولر جنرل کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ نوٹیفیکیشن کے ذریعے روزمرہ استعمال کی ضروری اشیاء کی قیمتوں کی زیادہ سے زیادہ حد کا تعین کرے اور اسکے ساتھ ساتھ مختلف علاقوں کے لئے مختلف اقسام اور مختلف نوعیت کی ضروری اشیاء کی قیمتوں کا تعین بھی کیا جا سکتا ہے۔

قواعد بنانے کا اختیار:

دفعہ ۳ کی رو سے وفاقی حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی ضروری شے کی مناسب قیمت پر منصفانہ تقسیم اور مارکیٹ میں اشیاء کی پیداوار، نقل و حمل، تقسیم اور فروخت کو یقینی بنانے کے لئے نوٹیفیکیشن کے ذریعے قواعد وضوابط بنائے وفاقی حکومت اسی نوعیت کے دوسرے احکامات بھی صادر کرنے کا اختیار رکھتی ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

(۱) کسی بھی ضروری شے کی خرید وفروخت کے لئے قیمتوں پر قابو پانا۔

(۲) اشیاء کی پیداوار اور دستیابی کو منظم کرنا۔

(۳) لائسنس، پرمٹ یا کسی دوسرے طریقے سے ضروری اشیاء کی نقل وحمل اور صوبوں کے درمیان تقسیم کو یقینی بنانا۔

(۴) کسی ضروری شے کی دستیابی کو روکنے کو ممنوع قرار دینا۔

(۵) کسی ایسے شخص کو حکم دینا جس کے پاس کسی ضروری شے کا ذخیرہ کسی صوبے میں موجود ہے کہ وہ اس مکمل ذخیرے کو یا اسکے کسی حصے کو کسی خاص شخص اور کسی خاص قیمت پر فروخت کرے تا کہ اسے ارزاں نرخوں پر مارکیٹ میں دستیاب بنایا جا سکے۔

(۶) کسی ضروری شے جو کہ کسی تاجر یا پیدا کرنے والے کے پاس موجود ہے کی مقدار کی زیادہ سے زیادہ حد کا تعین کرنا۔

(۷) کسی مال تیار کرنے والے ادارے یا تاجر کو اپنے کاروبار سے متعلق، کھاتوں اور ریکارڈ کو معائنہ کے لئے پیش کرنا۔

(۸) مال درآمد کرنے والے، تیار کرنے والے اور تاجر کو ضروری استعمال کی اشیاء پر قیمتیں لگانے اور اپنے کاروباری مراکز کے باہر اشیاء کی قیمتوں کی فہرستیں آویزاں کرنے کا حکم وغیرہ۔

مزید برآں دفعہ۴ کے تحت وفاقی حکومت اس قانون میں دیئے گئے اپنے تمام یا کچھ اختیارات کو نوٹیفکیشن کے ذریعے صوبائی حکومتوں کو بھی منتقل کر سکتی ہے۔

تاجروں کی ذمہ داریاں:

دفعہ۶ کی ذیلی دفعہ۲ کے تحت کوئی بھی شخص کسی بھی ضروری استعمال کی شے کو اسکی مقرر کردہ قیمت کی حد سے زیادہ قیمت پر فروخت یا فروخت در فروخت نہیں کرے گا۔

ذیلی دفعہ۳ کے تحت ہر تاجر، درآمد کرنے والا اور اشیا تیار کرنے والا اس امر کا پابند قرار دیا گیا ہے کہ وہ طلب کرنے پر کنٹرولر جنرل کو اپنی تیار کردہ اشیاء کی مقدار، درآمدگی، خرید فروخت اور تقسیم کے بارے میں معلومات فراہم کرے۔

سزائیں:

(۱) دفعہ ۷ کے تحت اگر کوئی شخص ضروری اشیاء کی قیمتوں کے تعین، اشیاء کی مارکیٹ میں دستیابی، نقل و حمل، پیداوار، تقسیم اور خرید و فروخت سے متعلق وفاقی حکومت کی طرف سے کئے جانے والے کسی بھی حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ شخص قید کی سزا جو کہ تین سال تک ہو سکتی ہے اور جرمانہ جو کہ ایک لاکھ روپے تک ہو سکتا ہے کا مستحق قرار پائے گا۔

(۲) اگر کوئی شخص جس کو اس قانون کے مطابق پہلے ہی سزا دی جا چکی ہو اور وہ دوبارہ اس قانون کی خلاف ورزی کرے تو ایسے شخص کو قید کی سزا دی جائے گی جو کہ ایک سال سے کم نہیں ہو گی۔

(۳) اگر عدالت یہ سمجھتی ہے کہ دفعہ۳ کے تحت وفاقی حکومت کے کسی حکم کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو وہ اس شخص کی جائیداد کو بحق سرکار ضبط کرنے کا حکم صادر کرے گی۔

غلط بیانی کی سزا:

دفعہ۱۰ کے تحت اگر کوئی شخص وفاقی حکومت کے سامنے غلط بیانی کرتا ہے اور کوئی غلط اور مبالغہ آمیز مواد یا اطلاع مہیا کرتا ہے اور اسے یقین ہے کہ وہ مواد یا اطلاع غلط اور مبالغہ آرائی پر مبنی ہے۔

اپنے کاروبار سے متعلق کسی کھاتے، کھاتے کی کتاب، ریکارڈ یا اس سے متعلق دستاویزات کے بارے میں غلط بیانی کرتا ہے اور مبالغہ آمیز اطلاع دیتا ہے، تو ایسے شخص کو قید کی سزا دی جائے گی جو کہ تین سال تک ہو سکتی ہے اور جرمانہ یا پھر دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔